بازآفرینیٔ فیض

سہیل کاکوروی

फ़ैज़ः एक नवसंरचना

सुहैल काकोरवी

Retelling of Faiz

Suhail Kakorvi



بازآفرینیٔ فیض

سہیل کاکوروی

फ़ैज़ः एक नवसंरचना

सुहैल काकोरवी

Retelling of Faiz

Suhail Kakorvi

بازآفرینیٔ فیض

نام کتاب	: بازآفرینیٔ فیض
شاعر	: سہیلؔ کاکوروی
مرتب	: ڈاکٹر یاسر جمال
کمپوزنگ	: اشعر علیگ
تزئین	: ڈاکٹر مفید احمد 9335221278 #
سال اشاعت	: ۲۰۱۹
تعداد	: ۲۰۰
قیمت	: تین سو پچاس روپئے /Rs. 350
اشاعت	: پرتشٹھا پبلشنگ ہاؤس، لکھنؤ

+91 8707551183

www.pratishthaa.com

9 789389 221329

Baaz Afreeni-e-Faiz

(Retelling of Faiz)

A collection of Urdu Ghazal by

Suhail Kakorvi

Compiled by Dr. Yasir Jamal

انتساب

پروفیسر شارب ردولوی

کے

نام

جو ترقی پسند تحریک میں فیضؔ احمد فیضؔ کے ساتھی رہے۔

جن کی شفقتوں اور محبتوں کی تفصیل طویل ہے۔

میرے لئے ان کا وجود شجر سایہ دار ہے۔

بازآفرینیِ فیضؔ پر میری رائے

ایک مرتبہ مومن خاں مومنؔ کو ایک مشاعرے میں مدعو کیا گیا۔ مومنؔ نے داعی سے پوچھا کہ منعقد شدنی مشاعرے کے لیے کیا مصرع طرح تجویز کیا گیا ہے، جواب ملا کہ حضور! مشاعرہ غیر طرحی ہے۔ مومنؔ نے شاعرانہ طمطراق سے کہا۔ بھئی! لطف سخن گوئی تو مصرع طرح پر گرہ لگانے میں ہے۔ ورنہ قادر الکلامی کا امتحان کہاں۔ اب جب ہم مومنؔ کے فرمودہ کی روشنی میں سہیلؔ کاکوروی کی زیر نظر شعری تصنیف پر نظر ڈالتے ہیں تو بے اختیار داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ کیوں کہ نہ تو سرقے کا اندیشہ ہے اور نہ توارد کا خدشہ۔ جناب سہیلؔ استاذ الاساتذہ شیخ امام بخش کے درج ذیل شعر کی سچی تفسیر ہیں:

جاں لڑا دیتا ہے ہو کیسی زمین سنگلاخ
خامہ تیشہ ہے تو ناسخ کوہکن سے کم نہیں

اور بات صرف چند غزلوں کی زمینوں میں طبع آزمائی تک محدود نہیں۔ بہ تمام وکمال پورا مجموعہ طرح پر تصنیف کیا گیا اور وہ بھی صرف شاعر واحد کی زمینوں پر طبع آزمائی پر کسی کافر ہی کو شک ہو سکتا ہے (ادبی کافر) اور میرا معاملہ تو غالبؔ کے لفظوں میں یہ ہے ع

آخر گناہ گار ہوں کافر نہیں ہوں میں

سہیلؔ کاکوروی کثیر التصنیف ہیں۔ ایک درجن سے زائد تصانیف ان کی

جولانیٔ قلم کا بین ثبوت ہیں۔ اکثر ناقدین کا خیال ہے کہ بسیار نویسی ادیب کے مرتبے کے قد و مامت کے تعین میں نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ کیوں کہ کمیت کی بھیڑ میں کیفیت کی شناخت گم ہو جانے کا اندیشہ دامن گیر رہتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ غالبؔ اور اقبالؔ نے اپنے کلام کا انتخاب اتنی سختی کے ساتھ کیا کہ مطبوعہ کلام سے کہیں زیادہ حصہ ضائع کر دیا۔ یعنی ان کا موجودہ شعری سرمایہ ان کے مسترد شدہ کلام سے بہت کم ہے۔ لہذا آج غالبؔ و اقبالؔ کے بیشتر اشعار اپنے خالق کے منفرد اسلوب کے حامل ہیں اور بہ یک نظر پہچان لیے جاتے ہیں۔ ہم یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ غالبؔ و اقبالؔ کے تقریباً ہر شعر پر ان کے دستخط ثبت ہیں۔

سہیلؔ کاکوروی کی بسیار نویسی ان کے تنوع، رنگارنگی اور بوقلمونی کی شاہد تو ہے ہی لیکن ان کے متنوع کلام سے ایسے اشعار برآمد کرنے میں جن پر ان کے منفرد دستخط ثبت ہوں، ان کے ناقدین امتحان میں ضرور پڑ سکتے ہیں۔ لیکن ضخامت کلام سے کسی کو اس غلط فہمی کا شکار نہ ہونا چاہیے کہ سہیلؔ کاکوروی کی شناخت دھندلی یا مدھم ہے، انھوں نے کثرت کلام کے باوجود اپنی انفرادیت سے کہیں سمجھوتہ نہیں کیا ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بسیار نویسی شناخت کے لیے خطرے کی گھنٹی ضرور ہے اور اس کا خمیازہ بڑے بڑوں کو بھگتنا پڑا ہے۔ فکشن میں کرشن چندر اور شعر و نثر دونوں کے مردِ میداں احمد ندیمؔ قاسمی اس کی زندہ مثالیں ہیں۔ اور تو اور بسیار نویسی کے خسارے سے تو ہمارے خدائے سخن جناب میرؔ بھی نہ بچ سکے اور لوگ باگ نے ان کو صرف بہتر نشتروں کا شاعر کہہ دیا۔

لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میرؔ کا دور اور تھا اور سہیلؔ کاکوروی کا ادبی منظر نامہ اور۔ ان کی کمیت کو کیفیت کی قربان گاہ پر چڑھانا غیر دانشمندانہ عمل ہوگا۔ آج جب اردو کے لکھنے والے تو کجا پڑھنے والے تشویشناک حد تک کم ہوتے جا رہے ہیں، سہیلؔ کاکوروی کا دم بہت غنیمت ہے، ایسی ناگفتہ بہ صورتِ حال میں جب طلبہ تو خیر کس شمار میں ہیں، اساتذہ تک صرف سیمناروں میں تحقیقی مقالے لکھنے بلکہ لکھوانے تک محدود رہ گئے ہیں، سہیلؔ کاکوروی کا لکھنا اور مسلسل لکھتے رہنا کسی نعمت سے کم نہیں۔ وہ بھی ایسے وقت میں جب کہ انہیں اپنی تحریروں کی بدولت نہ پروفیسر بننا ہے اور نہ کہیں کوئی منفعت بخش عہدہ مطلوب ہے، ان کی کاوش کو علم و ادب کے لئے ان کے مخلصانہ عمل پر ہی محمول کیا جا سکتا ہے۔

آیئے! اب زیر نظر تصنیف کے آئینہ میں ان کی خصوصیات کلام پر بھی ایک طائرانہ نظر ڈالتے چلیں، ان کا ایک شعر ہے۔

یاد کیوں آئے کوئی منزلِ مقصود مجھے
جب نظر مجھ کو ترے نقش قدم آتے ہیں

اس شعر میں ایک درسِ عمل پوشیدہ ہے۔ عاشق کا مطمح نظر وصل نہیں ہجر ہوتا ہے کہ کیونکہ عشق وصل سے مر جاتا ہے (شوق بمیر دز وصل۔ اقبالؔ)

یوں بھی۔

وصل میں وصل کے سوا کیا ہے؟
ہجر میں ہیں ہزار امکانات

(شارق کیفی)

اسی لئے حفیظ میرٹھی نے کہا تھا ؎

نہ منزلوں سے ملا وہ جو رہ گذر سے ملا

اب دیکھئے حفیظ میرٹھی کے خیال کی تصدیق سہیلؔ کاکوری کی تراکیب ''منزلِ مقصود'' اورنقشِ قدم کررہی ہیں یانہیں۔اور یہ بھی تو ہے کہ عاشق کے لئے ؎

منزل کا نشاں ہے ہر منزل آرام کسی منزل میں نہیں

ایک شعراور ملاحظہ فرمائیں ؎

عشق کی ساری وفا قتل گہہِ ناز میں ہے
سن لیا آپ نے حکم لبِ جاناں ! چلیے

یعنی وفا کا ثبوت وصل جاناں میں نہیں،کوچہ جاناں میں قربان ہوجانے میں ہے۔
اسی لیے توغالبؔ نے کہا تھا ؎

ہاں وہ نہیں خدا پرست ، جاؤ وہ بے وفا سہی
جس کو ہو دین ودل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں

کبیرؔ نے کس قدر آسان اور اثرانگیز زبان میں اس حقیقت کو بیان کیا ہے (یوں بھی اثرانگیزی سلاست وآسانی کے ذریعہ زیادہ ممکن ہے ؎

پریم نہ باڑی اوپجے پریم نہ ہاٹ بکائے
راجا پرجا جے رُچے سیس دیئی لئی جائے

اوراس پرسہیلؔ کاکوروی کا چبھتا ہوا لہجہ مستزاد ہے۔

لیکن شاعر کی قادر الکلامی کا اصل مظاہرہ درجِ ذیل شعر میں ہوا ہے جو غالبؔ کے لفظوں میں ''معنیٰ آفرینی'' کی خوبصورت مثال ہے۔

طلب کا اپنی یہ ان سے جواب خوب ملا
وہ کہہ رہے ہیں کہ انساں زکوٰۃ دے پنہاں

عشاق کا مسلک یہ ہے کہ معشوق اظہارِ عشق نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس طرزِ عمل سے خلوص اور بے غرضی پر سوال کھڑے ہو جاتے ہیں، اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اظہار اپنی ہوس کی تکمیل کی لیے ہوتا ہے، جو درست بھی ہے۔ اردو کے تقریباً تمام قابلِ ذکر شعراء نے عدمِ اظہارِ عشق کے مسلک پر عمل کیا ہے۔ علامہ اقبالؔ سے سہیلؔ کے صرف ایک شعر پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

دل خطاوار اشتیاق سہی
لب گنہگار التجا نہ ہوا

تو یہاں تک تو خیر کوئی بات نہ تھی کیونکہ یہ اکثر شعراء کا مسلک ہے لیکن سہیلؔ کاکوروی نے جو ندرت پیدا کی وہ مضمون آفرینی کی نہایت عمدہ مثال ہے، ہ یہ کہ عشق ایک بے لوث عبادت ہے، اور عبادت میں اظہار و دکھاوا نہیں، جس طرح زکوٰۃ اس طرح دی جاتی ہے کہ دینے والا دائیں ہاتھ سے دے اور اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہو۔ بہت عمدہ شعر کہا ہے۔ اس کا حسن بیاں سے باہر ہے۔

بے غرض اور بے لوث عشق کی بات نکلی ہے تو یہ شعر بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اس شعر کے بعد قارئینِ کرام کی زحمت تمام۔

بے غرض پیار کا جب ذکر وہ کرتے ہیں سہیلؔ

ان کے لب پر یہ بہت ہے مرا نام آتا ہے

شعر میں تعلّی ہے اور کیوں نہ ہو کہ تعلّی اور خودستائی سے ہمارے اساتذہ کا کلام بھرا پڑا ہے۔ شاعر کو ہمیشہ یہ گمان ہی نہیں یقیں رہتا ہے کہ معشوق کے تمام عشاق کے منجملہ صرف وہی ایک عاشقِ صادق ہے، دیگر چاہنے والے عاشق نہیں بلکہ اہلِ ہوس ہیں، بلکہ غالبؔ کی معشوق فریبی تو اپنے معشوق کو بھی یہ بار آور کرانے میں کامیاب ہوگئی کہ غالب ہی سچا عاشق ہے اس کے علاوہ کوئی سچا عاشق تو کیا عاشق کے زمرہ ہی میں نہیں آتا۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ غالبؔ کی وفات کے بعد ان کے معشوق نے بناؤ سنگھار ہی ترک کر دیا کہ اب جب عاشق ہی نہیں تو تزیین و آرائش کس کے لیے۔ غالبؔ کا شعر دیکھیں ؎

حسن غمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد

بارے آرام سے ہیں اہلِ جفا میرے بعد

مذکورہ اشعار اور اس قبیل کے اشعار زیرِ نظر مجموعے میں وافر تعداد میں موجود ہیں جو اپنی نغمگی اور غنائیت کے سبب جگہ جگہ قاری کے دامنِ دل کو کھینچتے ہیں، مزید اشعار کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا، اور طوالت کی راہ قاری کی دلچسپی دیر تک برقرار نہیں رہ سکتی، لہٰذا انہیں قلم انداز کیا جاتا ہے، لیکن جو بات کہنی مقصود ہے اس کے ثبوت کے لیے مندرجہ بالا اشعار کافی ہیں۔ جہاں تک سخت تنقیدی معیار و میزان پر سہیلؔ کاکوروی کے اشعار کو پرکھنے اور جانچنے کا سوال ہے تو بے عیب ذات

اللہ کی ہے۔ سہیلؔ کاکوروی کا کلام کلامِ انسانی ہے کوئی صحیفۂ آسمانی نہیں۔ چنانچہ یہاں اسقام واغلاط کے وجود سے یکسر انکار ممکن نہیں لیکن ان کی تعداد نہایت کم ہے۔

یوں بھی مشہور جرمن فلسفی البرٹ آئن سٹائن نے ایک بڑے معرکہ کی بات کہی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "داغ دھبے چاند میں بھی ہیں لیکن خدا نے ہمارے سامنے اس کے روشن رخ کو رکھا ہے لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم انسان کی خوبیوں پر نظر رکھیں، اور خامیوں سے صرفِ نظر کریں"۔ راقم الحروف آئن سٹائن کے اس قول پر کاربند ہے۔

میں سہیلؔ کاکوروی کو ان کے تازہ مجموعہ کی اشاعت پر خلوصِ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ حلقۂ اردو میں اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔

ڈاکٹر انیس انصاری (موظف)

موسس شیخ الجامعہ

خواجہ معین الدین چشتی اردو، عربی۔ فارسی یونیورسٹی، لکھنؤ

بازآفرینیٔ فیضؔ اور سہیلؔ کاکوروی

''اردو شاعری میں غالبؔ کے بعد اس افق معنی خیز پر فلسفے کے حوالے سے علامہ اقبال اور جدید فکری نظام کے ساتھ فیضؔ کی درخشندگی باعث اضافۂ روشنیٔ عالم ہے۔ اقبال کے مقام کا بھرپور تعین ان کی نظمیہ شاعری سے ہوتا ہے جو تمام قیود سے آزاد ہوکر فیضؔ کے نظام شاعری کی پہچان بنتی ہے۔ یہاں عظمتوں کی بحث یا کمی وبیشی پر بات کرنا مقصود نہیں بلکہ ایک ایسے شاعر کا ذکر کرنا ہے جس نے تمام خطرات سے بے نیاز ہوکر غالبؔ سے آنکھیں ملائیں اور سو غزلوں کے ساتھ زمینِ غالب میں گل بوٹے کھلائے ہیں۔'' سہیلؔ کاکوروی کے شعری مجموعہ ''ارضیات غالب'' کے بارے میں یہ اہم خیالات دور حاضر کے معروف ومعتبر ناقد شمس الرحمٰن فاروقی کے ہیں۔

''ارضیات غالب'' کے بارے میں پورے اعتماد کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ یقیناً یہ کاوش شاعری برائے شاعری نہیں ہے بلکہ اس کتاب میں سہیلؔ کاکوروی بعض مقامات پر فکر غالبؔ سے اتنے قریب تر دکھائی دیتے ہیں کہ یہ گمان ہونے لگتا ہے یہ شعر ان کا نہ ہوکر غالبؔ کا ہی ہو۔ قبل اس کے بعض شعرا نے بھی ایسی کوششیں کی ہیں اور غالبؔ کی غزلوں کی زمین میں متعدد غزلیں کہی ہیں۔ کئی شعرا نے تو اسی کاوش میں پورے کے پورے دیوان مرتب کرلیے ہیں لیکن وہ بات پیدا نہ ہو پائی جس کا تقاضا اردو شاعری کے قارئین کرتے آئے ہیں۔ اردو کے تمام دانشور شعرا اور شعر وادب کے شائقین کے درمیان ''ارضیات غالب'' کی مقبولیت نے بلاشبہ سہیلؔ کاکوروی کے حلقۂ تعارف کو مزید وسعت عطا کی۔ اس کامیابی نے انہیں فیض احمد فیضؔ کی غزلوں پر

اشعار کہنے کی جانب مائل کیا۔فیض کی شاعری فنی اعتبار سے کلاسیکی روایت اور تصوف کی اصطلاحات وعلامات کے زیر سایہ نئی فکری بصیرت اور اس کے مفہوم سے وابستہ ہے۔شعوری یاغیر شعوری طور پر فیض کی شاعری بھلے ہی سیاسی نظریات کی حامل رہی ہو لیکن فکری طور پر ہمیشہ معاشرتی تبدیلی کے لئے کوشاں رہی ہے۔ان کی شاعری کے بنیادی وصف میں تصوف اور عقائد کی شدت پنہاں ہے۔جس میں حیات وکائنات کے حقائق کے انکشافات انسانی ذہنوں سے براہ راست وابستگی رکھتے ہیں اور یہی فیض کی شاعری کا امتیاز ہے۔

سہیل کاکوروی فطری طور پر شاعر ہیں۔اوران کا مزاج شاعری غزل کے بنیادی مزاج سے مکمل طور پر ہم آہنگ ہے۔'ارضیاتِ غالب' سے غالب کی مشہور زمانہ زمینوں میں سہیل کاکوروی نے آج کے بدلے ہوئے پس منظر میں غالب کو آئینۂ سہیل میں پیش کرنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے اور بیشتر مقامات پر کامیاب نظر آتے ہیں۔'ارضیاتِ غالب' کی کامیابی اور معتبر ناقدین کے مثبت اظہار خیال نے شاید انہیں اس عمل کی جانب آمادہ کیا کہ فکری طور پر غالب کے بعد غزل کے سب سے قدآور شاعر فیض کی غزلوں پر غزلیں کہیں۔

'ارضیات غالب' کی بے پناہ مقبولیت کے بعد سہیل کاکوروی نے اپنی نئی تصنیف کے لئے فیض کا انتخاب شاید اس لئے بھی مناسب سمجھا کیونکہ جہان شعر و شاعری میں غالب اور اقبال کے بعد فیض کی شاعری کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہوئی ہے۔اقبال کی شاعری کے افکارونظریات مختلف ذہنون کی سیر کرتے ہوئے جس

مقام تک پہنچتے ہیں فیضؔ نے اپنی شاعری میں اپنے انداز تخاطب کے ساتھ اسی فکر کو آگے بڑھایا ہے۔ اقبالؔ سے چل کر ایک وسیع ترین ذہنی رویے کے ساتھ نئے معاشرے کی تعمیر کے پیغام کی حامل شاعری جب فیضؔ تک پہنچتی ہے تو عصری تقاضات اور نئے فکری نظام سے مربوط ہو کر جدید شاعری کی پہچان بنتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فیضؔ کو اقبال کے بعد سب سے بڑا شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔

سہیلؔ کاکوروی کا روحانی و قلبی رابطہ کاکوری کے مشہوز مانہ رروحانی وعرفانی مرکز خانقاہ کاظمیہ سے ہے۔ اودھ کا ایک اہم قصبہ کاکوری یوں بھی شعروادب کا گہوارا ہے اور اپنی ایک منفرد ادبی اور تہذیبی شناخت رکھتا ہے۔ محسنؔ کاکوروی کا مشہور زمانہ لامیہ قصیدہ اردو ادب کا شاہکار عظیم ہے۔ خانقاہ کاظمیہ نہ صرف روحانیت کا مرکز ہے بلکہ یہاں علم و حکمت کے ایسے معتبر حوالے موجود ہیں جنہیں ساری دنیا میں مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ سہیلؔ کاکوروی بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہیں جن کی اب تک اردو، ہندی اور انگریزی میں کم وبیش چودہ مختلف تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں۔ ان کے تخلیقی سفر کا آغاز افسانہ نگاری سے ہوتا ہے۔ 'لو' (دیوناگری میں) ان کی کہانیوں کا ایسا مجموعہ ہے جو روایات سے الگ ایک منفرد اسلوب اور بیانیہ کا حامل ہے۔ ان میں بعض افسانے ایسے ہیں جن میں خود اعتمادی اور رجائیت کا پہلو جس انداز مین نمایاں ہے یقیناً وہ دل کو چھو لینے والا ہے۔

تصوف سہیلؔ کاکوروی کی شاعری کی بنیاد رہا ہے اور جس کا تعلق فروغ انسانیت ہے۔ جس کے ذریعے ان کی غزل کو اعلیٰ ترین تناظر حاصل ہوا ہے۔ اور جس

میں حسن بلندیوں سے اپنے جلوے دکھا رہا ہے۔یہاں عشق کی آواز میں بھی پروقار آہنگ ہے۔فیضؔ بے شک اپنی غزلوں میں شاعری کی بلندیوں کو چھوتے نظر آتے ہیں اور سہیلؔ کاکوروی جب ان غزلوں کی زمین میں غزلیں کہتے ہیں تو بلاشبہ ان میں فیضان کی ترنگیں محسوس کی جاسکتی ہیں۔فیضؔ کی شاعری کی غنائیت اوراس میں نمایاں رومان کی رنگینی ''بازآفرینیِ فیضؔ'' کی بیشتر غزلوں میں اور بھی زیادہ نکھری ہوئی معلوم پرتی ہے۔وہ رومانی مزاج جو فیضؔ کی غزلوں کا امتیاز ہے، جب عناصر تصوف سے ہم آہنگ ہوتا ہے تو ایک بہت ہی پاکیزہ اور خوشگوار شعری فضا کا احساس ہوتا ہے۔سہیلؔ کاکوروی نے اس کتاب میں یہ کارنامہ بخوبی کردکھایا ہے۔

سہیلؔ کاکوروی کی شاعری کا کمال ہنر یہ بھی ہے کہ لفظوں کو دورافتادہ معنی کے ساتھ استعمال کرنا نئی تراکیب کی تراشنا اور وہی پرانے موضوعات کو نئے طرز میں پیش کرنا۔خواہ یہ شعری عمل جدیدیت کے زمرے میں تو ضرور آتا ہے لیکن جدید ترین وہ ہے جو اس سے قبل نہ ہوا ہو۔اس جدید کاری کے جوش فکر نے سہیلؔ کاکوروی کو شاعری میں نت نئے تجربات کی جانب آمادہ کیا۔صدیوں سے آم اپنے باغوں میں پھل رہے ہیں اور تمام دوسرے پھلوں پر ان کو فوقیت بھی حاصل رہی ہے۔شعرا نے اس پر شاعری بھی کی ہے اور ان کی خوبیوں کا بیان نثر میں بھی تحریر کیا ہے۔پھلوں کے راجہ آم پر سہیلؔ کاکوروی نے سال ۲۰۱۳ میں ایک طویل نظم 'آم نامہ' تحریر کرڈالی جو لمکا بک آف ریکارڈ ۲۰۱۵' میں درج کی گئی۔دنیا میں کسی بھی پھل پر اتنی طویل شاعری کی یہ پہلی کتاب تسلیم کی گئی ہے جو اردو شعر وادب کے لئے فخر کی بات ہے۔'آم نامہ'

ہندوستانی شاعری میں ایک بیش بہا اضافے کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ تقریباً ۷۰۰ اشعار کی یہ نظم نادر روزگار حیثیت کی حامل ہے۔ اس نظم کے ہر شعر میں لفظ 'آم' کے ساتھ سہیلؔ کاکوروی نے یہ بھی ملحوظ رکھا کہ کیسے چھوٹی سی بحر کے التزام اور مضمون کی ادائیگی کے ساتھ شعریت برقرار رکھی جائے۔ آم نامہ پڑھ کر ایک لطیف احساس ہوتا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس طویل نظم میں سہیلؔ کاکوروی نے نہ صرف آم کے فوائد، اقسام اور دیگر تمام خصوصیات موضوع شعر بنائے ہیں بلکہ ان اشعار میں تمام احباب اور متعلقین کا بخوبی ذکر کیا ہے جو اپنے آپ میں ایک انوکھا تجربہ ہے۔ دراصل سہیلؔ کاکوروی کا تعلق جس ارض آبائی سے ہے اس علاقے کے لوگوں میں آم سے ایک مخصوص قسم کی رفاقت و محبت ملتی ہے جس کا منھ بولتا ثبوت یہ شعر ہے جو سہیلؔ کاکوروی کے اس نادر تجربے کی ترجمانی بھی کرتا ہے۔

پھل سے معمور ہے بہشت مگر
کیا وہاں آم کا ہے کوئی گذر؟

صاف ظاہر ہے کہ سہیلؔ کاکوروی اپنے اس نادر تجربے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔ ادبی حلقوں میں ابھی ان کے اس منفرد و نایاب تخلیق کا تذکرہ چل ہی رہا تھا کہ باغ شاعری سے دوش صبا پر یہ خبر آئی کہ سہیلؔ کوکوروی کی ایک اور تصنیف وجود میں آچکی ہے جس میں ایک شعر میں کبھی دو اور کبھی کبھی تو تین محاورے استعمال ہوئے ہیں۔ ابھی تک اساتذہ کے کلاموں میں چند محاوروں کا برمحل استعمال نظر آتا ہے۔ خود غالبؔ کے پورے دیوان میں شاید کچھ گنے چنے محاورے ہی استعمال کئے ہیں۔ سہیلؔ

کاکوروی کی تصنیف 'نیلا چاند' جس میں مختلف غزلوں میں تقریباً ایک ہزار محاوروں کا استعمال کیا جانا وہ بھی اس انداز کے ساتھ کہ شعریت مجروح نہ ہو، اپنے آپ میں کمال درکمال ہے۔ میری دانشت میں چھ سو اشعار کی یہ طویل ترین غزل بھی ہے۔

'تشکیل نو' سہیل کاکوروی کی منفرد انداز بیان میں کی جانے والی فکر انگیز شاعری کی عمدہ مثال ہے۔ کاکوری جیسے مردم خیز علم وادب کے گہوارے سے تعلق رکھتے ہوئے سہیلؔ کاکوروی نے شاعری میں جس فصیح البیانی اور سادہ کاری کا مظاہرہ کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ ۱۳۰۰ اشعار پر مشتمل 'گل نامہ' پر معروف ناقد شمس الرحمٰن فاروقی کی اعلیٰ قدر رائے اور دیگر دانشوروں کی آرا کے بعد میرے لئے مزید کچھ لکھنا مناسب معلوم نہیں ہوتا ہے۔ 'ارضیات غالبؔ' میں مطبوعہ ۱۰۰ غزلیں ہیں۔ سہیلؔ کاکوروی نے دیوان غالبؔ کی مزید ۴۰ منتخب غزلوں پر غزلیں کہیں ہیں جو ابھی تک غیر مطبوعہ ہیں۔ امید ہے جلد ہی یہ غزلیں بھی ترمیم شدہ 'ارضیاتِ غالبؔ' میں شائع ہو کر باذوق قارئین کے سامنے ہوں گی۔

نیز جہانِ شاعری میں ایک طویل مسافت کے بعد اب یہ سلسلہ اس قدر مربوط ہوا ہے کہ لکھنؤ اور بیرون لکھنؤ سہیلؔ کاکوروی کا شمار ایک قادر الکلام اور بلند خیال شاعر کے طور پر کیا جانے لگا ہے۔ مجھے پوری امید ہے یہ کتاب 'بازآفرینیِ فیضؔ' بھی سہیلؔ کاکوروی کے ادبی سفر میں کامیابی کی نئی منزلیں طے کرے گی۔

ڈاکٹر یاسر جمال
لکھنؤ

میں سحر گاہِ فیضؔ میں

اپنی شاعری کے متعلق مجھے کبھی کوئی خوش فہمی نہیں رہی اور شعر کہنے کی کبھی کوئی شعوری کوشش بھی نہیں کی۔ بس یوں ہی جب چاہا کچھ کہہ لیا اور کبھی اپنے پاس رکھا تو کبھی کھو دیا۔ کسی کے سامنے پڑھنے سے گریز کیا کہ خود پر ہی کوئی بھروسا نہیں تھا۔ جو یہ ڈر بن گیا تھا کہ شعر ٹال دیا جائے گا اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ میرے چاروں طرف اعلیٰ ترین اردو شعر و ادب کے ماہرین کا مجمع تھا۔ میرے والد معین الدین حسن کاکوروی انگریزی کے استاد اور اردو کے نقاد تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ مجھ سے لکھنے پڑھنے کے معاملے میں کچھ بہت اچھی امید نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے پہلا خطرہ تو یہ تھا کہ ان تک اگر میری کوئی تحریر یا شعر پہنچا تو وہ اسے ہرگز ہی لائق اعتنا نہیں سمجھیں گے۔ اب ان سے ہٹ کر بھلا کیسے ان کے تعلق والے ادیبوں اور شاعروں کے سامنے پڑھنے کی جرأت ہوتی۔

میری اس ذہنی کیفیت کی تبدیلی کو ایک نئی راہ ملی جب ایک دن میرے والد کے بے تکلف دوست اور مایہ ناز مزاح نگار پروفیسر غلام احمد فرقت میرے گھر آ گئے۔ میں اس زمانے میں گیارہویں کلاس میں پڑھ رہا تھا اور جوش ملیح آبادی کی شاعری کی رومانی فضا کے رنگ میرے ذہن کو اسیر کیے ہوئے تھے۔ میں نے ایک مضمون ان کی غزلیہ شاعری پر لکھا تھا۔ میرے والد اس وقت گھر پر نہیں تھے۔ میں نے وہ مضمون فرقت صاحب کو اجازت لے کر ڈرتے ڈرتے

سنایا۔ مضمون کے اختتام پر انہوں نے نہایت ہی اعلیٰ الفاظ میں داد دی جو میرے گمان سے بالاتر تھی۔ وہ مضمون سری نگر کے محکمۂ اطلاعات کے جریدہ ''شیرازہ'' میں شائع ہوگیا۔ بس وہی میرے قلم کے حوصلے کا نقطہ آغاز تھا۔

اس درمیان جہاں قدم رکھا اللہ نے کامیابی دی اور اس درجہ سرفراز کیا کہ میری کتاب ''آم نامہ'' لمکا بک آف ورلڈ ریکارڈ میں درج ہوگئی۔ ابھی تک اردو شعر و ادب کے حوالے سے یہ امتیاز اور کسی کو حاصل نہیں ہے۔ شعری کاوش اور اس کے صفحے کہیں ادھر ادھر بکھر کر میری لاپرواہی کا ماتم کر رہے ہوتے اگر میرے عزیز بھانجے صبور عثمانی (آئی۔آر۔ایس) کا پیہم اصرار ان کی اشاعت کے لیے نہ ہوتا۔ وہ مجھ سے جتنی محبت کرتے ہیں اور میری شاعری کے جتنے بڑے مداح ہیں اسے بتانے سے میرا قلم قاصر ہے۔ لیکن ان کی ہر خواہش کی تکمیل کیلئے یہ قلم حاضر بھی ہے رہتا ہے۔

اس کتاب کی افادیت کو دیکھتے ہوئے بلند پایا اور مقبول ترین شاعر وسیم بریلوی نے اسے فروغ اردو کونسل میں خرید کرائی جب وہ اس کے وائس چیئرمین تھے۔ ایک کامیابی دوسری کامیابی کی راہ ہموار کرتی ہے ایک غزل ایسی ہوئی کہ جس کے ہر شعر میں کوئی نہ کوئی ہندوستانی محاورہ نظم کر دیا۔ شروع میں دس شعر ہوئے اور اب اس میں چھ سو اشعار ہیں۔ اور تقریبا ایک ہزار محاورے نظم ہو چکے ہیں۔ ''نیلا چاند'' نام سے اس کتاب کو خاطر خواہ پذیرائی حاصل ہوئی اور

ابھی بھی ہو رہی ہے۔اس پر پروفیسر شافع قدوائی کی آراء اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکی ہے۔ پروفیسر شارب ردولوی بھی اسے شاہکار قرار دے چکے ہیں۔ اردو دوست سابق گورنر اتر پردیش رام نائیک جی نے اس کی اجرا کی جلسے میں اس پر مذاکرہ کرانے اور اس کی تشہیر وتوسیع کرنے پر زور دیا تھا اور جس میں انہوں نے اپنی شرکت کا یقین بھی دلایا تھا جو کتاب کی تحسین کا جامع انداز تھا۔احمد ابراہیم علوی، صبور عثمانی، پروفیسر شافع قدوائی، ہندی کے ادیب و شاعر ترون پرکاش جیسی معتبر شخصیات میں سے ''نیلا چاند'' کو کسی نے شاہکار تو کسی نے کارنامہ اور کسی نے نادر روزگار کہا۔

اس کے بعد میں غالبؔ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔غالبؔ کی غزلوں پر میں نے شعر کہنا شروع کر دیا۔لوگوں کا حسن ظن کہ ان غزلوں کو سوشل میڈیا پر پڑھ کر ثانی غالب کا خطاب دینے لگے جس کا میں خود کو اہل سمجھتا ہی نہیں ہوں اور اسے میں اپنے آپ میں ایک جسارت سمجھتا ہوں۔لیکن بہر حال یہ روزگار کی ایک نعمت ہے جسے میں نے سر آنکھوں پر رکھا۔ سو غزلوں پر غزلیں ہوئیں اور ''ارضیاتِ غالبؔ'' وجود میں آئی۔غالبؔ کی مشکل ترین غزلیں نکالیں جو نسخۂ حمیدیہ اور نسخۂ عرشی میں موجود ہیں۔ ان کا جواب آسان ترین اشعار سے دیا اور اس پر بھی مبصرین نے حیرت کا اظہار کیا اور ستائش کے پھول برسائے ہیں۔

اس کے بعد کیا کیا جائے؟ اپنے والد کا قول یاد آیا کہ 'غالبؔ کے بعد

غزل کے حوالے سے اگر کوئی زندہ رہنے والا شاعر ہے تو وہ فیض احمد فیضؔ ہے۔فیضؔ کی غزلوں پر بھی غزلیں ہوگئیں۔صبور ہر بار نئی راہیں سجھاتے ہیں۔ میں نے پوچھا اب کتنی غزلیں رکھی جائیں تو انہوں نے کہا جتنی فیض کی عمر ہوئی تھی۔جب ریکارڈ دیکھا تو فیضؔ کی عمر بہتر سال چھ ماہ تھی۔لیجئے تہتر (۷۳) غزلوں کے ساتھ "بازآفرینیِ فیضؔ" بھی اردو ادب کی پر بہار فضاؤں کے حوالے ہے۔ قارئین کی آسانی کے لئے ان غزلوں کے شروع میں فیضؔ کی غزل کا ایک شعر رومن میں تحریر کر دیا گیا ہے۔

بہترین شاعر اشعر علیگ نے کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کا ذمہ لیا جن میں بے حد شکر گزار ہوں۔ وہ جتنے اچھے شاعر ہیں اتنے ہی سخت اپنے دشمن بھی ہیں۔میں ان سے کہتے کہتے تھک گیا کہ ان کا کلام بھی منظر عام پر آئے لیکن وہ ایسا نہ کر کے گویا کوئی کارنامہ انجام دے رہے ہیں۔

اس درمیان اردو اسکالر ڈاکٹر یاسر جمال سے ملاقات ہوئی ان کی تعریف نہیں کروں گا کیونکہ میرا تعریف کرنا کچھ اچھا شگون ثابت نہیں ہوتا۔افتخار عارف کی شاعری اور نئے شعری رجحانات کے حوالے سے انہوں نے اپنا تحقیقی مقالہ مکمل کیا ہے اور اس پر انہیں ڈاکٹریٹ کی سند مل چکی ہے۔ یاسر کے متعلق ڈاکٹر مسیح الدین نے بتایا کہ وہ رام لعل پر مضامین کے مجموعے کو ترتیب دے رہے ہیں۔اس سلسلے میں رام لعل پر میرا مضمون درکار تھا جو ان کو دیا اور بات یہاں ختم نہیں ہوئی بلکہ تعلق کا آغاز ثابت ہوئی۔

منفرد اور جدید لب و لہجے کے شاعر اور رسابق آئی۔اے۔ایس۔ڈاکٹر انیس انصاری میرے ادبی سفر کے آغاز سے ہی میری حوصلہ افزائی کرتے رہے ہیں۔''بازآفرینیِ فیضؔ'' پرانہوں نے باوجود مصروفیات کے اپنی رائے سپردِ قلم کی جو یقیناً بہت جامع ہے۔میں ان کا تہہ دل سے بہت شکرگزار ہوں۔

سہیلؔ کاکوروی

لکھنؤ

دسمبر ۲۰۱۹

1

Yaad kā phir koī darvāza khulā āḳhir-e-shab
Dil meñ bikhrī koī ḳhushbu-e-qabā āḳhir-e-shab

ایسی لہرائی تیری زلف دوتا آخرِ شب
سجدۂ شکر ہواؤں نے کیا آخرِ شب

ऐसी लहराई तेरी ज़ुल्फ़े दोता आख़िरे शब
सजदए शुक्र हवाओं ने किया आख़िरे शब

The locks waved so very sweetly- late at night
That winds being grateful bowed humbly-late at night

حسن اس شخص کا کچھ ایسا بڑھا آخرِ شب
چاند تاروں نے بھی دل تھام لیا آخرِ شب

हुस्न उस शख़्स का कुछ ऐसा बढ़ा आख़िरे शब
चांद तारों ने भी दिल थाम लिया आख़िरे शब

The beauty of vivacious flourished and progressed so much -late at night
Even stars and moon became impatient on sight such-late at night

اس نے اس طرح مجھے مست کیا آخرِ شب
جام مے چھین لیا توڑ دیا آخرِ شب

उसने इस तरह मुझे मस्त किया आख़िरे शब
जामे मय छीन लिया तोड़ दिया आख़िरे शब

She made me intoxicated very differently -late in the night
Broken wine cup, snatched from me- late at night

پھر وہ آیا رخِ تابندہ پہ انوار لیے
تھک کے جب کانپ اٹھے دستِ دعا آخرِ شب

फिर वो आया रूख़े ताबिन्दा पे अनवार लिए
थक के जब कांप उठे दस्ते दुआ आख़िरे शब

Then she appeared with the divine light on the countenance
When the weary praying hands trembled to be tense - late at night

آگیا اب تو بہت رنگ پہ موسم کا مزاج
تو بھی اے یار کوئی فتنہ اٹھا آخرِ شب

आ गया अब तो बहुत रंग पे मौसम का मिज़ाज
तू भी ऐ यार कोई फ़ितना उठा आख़िरे शब

Now surroundings have become colorful weather is favorable
O! Beloved raise something exciting and wonderful-late at night

پھر حسیں بیتے ہوئے لمحوں کا احساس جگا
پھر مجھے چھیڑ میری نیند اُڑا آخرِ شب

फिर हसीं बीते हुए लम्हों का एहसास जगा
फिर मुझे छेड़ मेरी नींद उड़ा आख़िरे शब

Again remind me the sweet moments remain no more Again
Deprive me of sleep pique my heart's core-late at night

اول شب تو بہت شور تھا ہنگامہ تھا
اب ذرا آئی وہی نرم صدا آخرِ شب

अव्वले शब तो बहुत शोर था हंगामा था
अब ज़रा आई वही नर्म सदा आख़िरे शब

There was noise and clamor when at the beginning of the night
Now starts coming familiar soft voice a sign of delight-late at night

وہی سورج بنا عالم کے لئے وقتِ سحر
وہ جو شعلہ میرے پہلو سے اٹھا آخرِ شب

वही सूरज बना आलम के लिए वक़्ते सहर
वो जो शोला मेरे पहलू से उठा आख़िरे शब

That became the sun for the world ultimately
The very blaze that has risen from arms fiery - late at night

ایسا منظر تھا کہ دنیا تہہ و بالا تھی میری
حاصل دید تھی وہ لغزشِ پا آخرِ شب

ऐसा मंज़र था कि दुनिया तहो बाला थी मेरी
हासिले दीद थी वो लग़ज़िशे पा आख़िरे शब

It was such a sight that looked overthrowing the senses
It was an achievement of eyes that her legs totter thence-late at night

مسکرایا وہ مجھے دیکھ کے اس طرح سہیل
آئی کلیوں کے چٹکنے کی صدا آخرِ شب

मुस्कुराया वो मुझे देख के इस तरह सुहेल
आई कलियों के चटकने की सदा आख़िरे शब

She began to smile looking at me very lovingly
The sound of break of buds comes to me merrily-late at night

2

Rang pairāhan kā ḳhushbū zulf lahrāne kā naam
Mausam-e-gul hai tumhāre baam par aane kā naam

حسن کا اپنی ادا سے عشق فرمانے کا نام
ہے بہاراں مست ہوکر اس کے لہرانے کا نام

हुस्न का अपनी अदा से इश्क़ फ़रमाने का नाम
है बहारां मस्त होकर उसके लहराने का नाम

Loving is the name of a elegance of beauty
Her being intoxicated waving is spring's entity

جذبۂ دل بس رہے دل میں تو سمجھو خیر ہے
ابتدائے امتحاں ہے لب پہ آجانے کا نام

जज़्बए दिल बस रहे दिल में तो समझो ख़ैर है
इब्तिदाये इम्तहां है लब पे आ जाने का नाम

Always safe if love remains in the heart only
But starts trials if comes upon lips desire being uncomely

لَو جو بھڑکی دل کی دھڑکن کا پتہ دینے لگی
شمع کانپ اٹھی سنا جو ایک پروانے کا نام

लौ जो भड़की दिल की धड़कन का पता देने लगी
शम्अ कांप उट्ठी सुना जो एक परवाने का नाम

Fluttered flame and began to give heart's clue suddenly
The candle flickered, heard the name of the moth in anxiety

دیر سے آنے پہ اس کے میں نے جب پوچھا سبب
جھٹ سے اس نے لے لیا تھا زلفِ سلجھانے کا نام

देर से आने पे उसके मैंने जब पूछा सबब
झट से उसने ले लिया था ज़ुल्फ़ सुलझाने का नाम

When I asked about late coming on the promise to me
Put excuse of furbishing locks, bold was she absolutely

اس کے تجدید کرم اور ترک الفت کے لئے
ہے مناسب خار کھانے اور گل کھانے کا نام

उसके तजदीदे करम और तरके उलफ़त के लिए
है मुनासिब ख़ार खाने और गुल खाने का नाम

On one hand, she revives and parts on the other hand
Love can call it her getting angry and happy nothing planned

صورتِ ساقی کا ہے سب حسن سب جلوہ گری
ہے یہ زیبِ داستاں پینے کا پلوانے کا نام

सूरते साक़ी का है सब हुस्न सब जलवागरी
है ये ज़ेबे दास्तां पीने का पिलवाने का नाम

All is the grace of the face of wine giver and its luter
And denomination of drinking and making drink is false utter

کر رہا تھا یار تفسیر خرد مندی سہیل
بار بار آتا تھا لب پر ایک دیوانے کا نام

कर रहा था यार तफ़सीरे ख़िरदमंदी सुहैल
बार बार आता था लब पर एक दीवाने का नाम

My beloved went on interpreting the facets of sagacity
Came upon her tongue several times name of a mad in love lunacy

3

Chāñd nikle kisī jānib tirī zebā.ī kā
Rang badle kisī sūrat shab-e-tanhā.ī kā

تھا وہ ہلکا سا اشارہ تیری رعنائی کا
بن گیا جس سے تماشہ میری بینائی کا

था वो हलका सा इशारा तेरी रानाई का
बन गया जिस से तमाशा मेरी बीनाई का

It was a slight signal of thy beauty
That which made my sight a mere show

اس نے افسانہ سنایا مجھے تنہائی کا
رنگ دلچسپ تھا یہ حوصلہ افزائی کا

उस ने अफ़साना सुनाया मुझे तन्हाई का
रंग दिलचस्प था ये हौसला अफ़ज़ाई का

She told me the tale of her loneliness.
That way it was interesting to encourage me

ایسا کچھ شک میں گھرا فیصلہ دانائی کا
ہوگیا دار پہ نقشہ تیرے سودائی کا

ऐसा कुछ शक में घिरा फ़ैसला दानाई का
हो गया दार पे नक़्शा तेरे सौदाई का

Doubtful became the verdict the sagacity,
Glorious became thy lunatic upon the scaffold

چاہنے والے تیرے دشمنِ جاں میرے ہوئے
شکر اب میں نے کیا تجھ سے شناسائی کا

चाहने वाले तेरे दुश्मने जां मेरे हुए
शुक्र अब मैंने किया तुझ से शनासाई का

Those who loved the became my rivals,
Now I thank God for my acquaintance with thee

بدحواسی میں تو وہ اور حسیں لگنے لگے
خوف اب ان کو ہوا عشق میں رسوائی کا

बदहवासी में तो वो और हसीं लगने लगे
ख़ौफ़ अब उनको हुआ इश्क़ में रूस्वाई का

In senselessness she became more beautiful,
Lo! She is now afraid of being defamed in love

تارکِ مے پہ فقط ہنس ہی دیا پیر مغاں
جانتا سچ تھا وہی تو دل توبائی کا

तारिके मय पे फ़क़त हंस ही दिया पीरे मुग़ां
जानता सच था वही तो दिले तौबाई का

Laughed the owner of the tavern upon one who became teetotaler,
Because he was the only one who knows the reality of his repentance

نور برسا میرے عصیاں پہ سرِ حشر سہیلؔ
جگمگایا تھا نشاں ناصیہ فرسائی کا

नूर बरसा मेरे इसियां पे सरे हश्र सुहैल
जगमगाया था निशां नासिया फ़रसाई का

Splendor fell upon my sins on doomsday,
Bright became the forehead due to prostration in worship

4

Abhi maiñ kāise yaqin kar luuñ k shāb ki sabit rida nahi hai
Abhi na bulbul bikher nagme, abhï mukammàl riha nahi hai

محبتوں کا عجب ہے قصہ جو اس نے چاہا ملا نہیں ہے
وہ خوش نہیں ہے کہ بے وفائی پہ دل ہمارا خفا نہیں ہے

मुहब्बतों का अजब है क़िस्सा जो उसने चाहा मिला नहीं है
वो ख़ुश नहीं है कि बेवफ़ाई पे दिल हमारा ख़फ़ा नहीं है

It is peculiar in love that what she desired could not get
She is sore that on her faithlessness my heart is not in fret

خدا خدا کرکے اب چمن میں وہ صورتِ پُر بہار آئی
وہ ایسی صورت ہے جس کے ہوتے خزاں کا خطرہ رہا نہیں ہے

ख़ुदा ख़ुदा करके अब चमन में वो सूरते पुरबहार आई
वो ऐसी सूरत है जिसके होते ख़िज़ां का ख़तरा रहा नहीं है

Now in garth that face spring refreshing appeared eventually
The face in the presence of which no peril of autumn we see

وہ جب تلک گمشدہ رہے تھے تبھی تلک خیریت رہی تھی
وہ آ گئے تو ہمارے ہوش و حواس کا کچھ پتہ نہیں ہے

वो जब तलक गुमशुदा रहे थे तभी तलक ख़ैरियत रही थी
वो आ गये तो हमारे होशो हवास का कुछ पता नहीं है

It was all right until she remained missing from the scene
On her coming I am deprived of senses they became alien

وہ کہہ رہے ہیں خدا ہماری جدائی میں تم کو صبر بخشے
وہ خود بھی اتنا تو جانتے ہیں یہ بددعا ہے دعا نہیں ہے

वो कह रहे हैं ख़ुदा हमारी जुदाई में तुम को सब्र बख़्शे
वो खुद भी इतना तो जानते हैं ये बददुआ है दुआ नहीं है

Says she that God may give you patience in separation from her
While knew she that it is not the good wish but a curse bare

ہمارے دستِ طلب کو سکّوں سے آپ نے بھر دیا ہے لیکن
اسے سمجھئے غریب پرور ہمارا یہ مدعا نہیں ہے

हमारे दस्ते तलब को सिक्कों से आपने भर दिया है लेकिन
इसे समझिये ग़रीबपरवर हमारा ये मुददुआ नहीं है

Thou filled my hands of demand with coins futile
Realize my desire practicing generosity while

اسے پتہ کیا کہ رنگ و خوشبو دوام سے ہمکنار کیوں ہے
وہ اپنی دنیا سے آ کے باہر فضائے دل میں گیا نہیں ہے

उसे पता क्या कि रंगो ख़ुश्बू दवाम से हमकिनार क्यों है
वो अपनी दुनिया से आके बाहर फ़ज़ाए दिल में गया नहीं है

She is not aware that how the color and fragrance find here the eternity
She is confined to her own world never saw the environment of heart and its beauty

ستم پہ اپنے ہوئے وہ نادم مگر یہ لگتا ہے دیر کردی
ہماری دانست میں تو توبہ کا در بھی شاید کھلا نہیں ہے

सितम पे अपने हुए वो नादिम मगर ये लगता है देर कर दी
हमारी दानिस्त में तो तौबा का दर भी शायद खुला नहीं है

She is ashamed now late on her cruelty
I suppose the doors of repentance are closed finally

بہت زمانے سے دل کی دنیا میں کوئی ہلچل ہوئی نہیں ہے
بہت زمانہ ہوا کہ اس سے ہمارا ملنا ہوا نہیں ہے

बहुत ज़माने से दिल की दुनिया में कोई हलचल हुई नहीं है
बहुत ज़माना हुआ कि उस से हमारा मिलना हुआ नहीं है

Ages passed that there is no activity inside me
Ages passed that with her I have no connectivity

تجھے تو حاصل خدا کا فضل وکرم ہے آنے کو آئے طوفان
سہیلؔ کشتی کو تیری کوئی ضرورتِ ناخدا نہیں ہے

तुझे तो हासिल ख़ुदा का फ़ज़्लो करम है आने को आए तूफ़ां
सुहैल कश्ती को तेरी कोई ज़रूरते नाख़ुदा नहीं है

Let there be storms worry not, thou have God's mercy with thee
Thy boat so has no need of saviour and aid any

5

ab ke baras dastūr-e-sitam meñ kyā kyā baab īzād hue
jo qātil the maqtūl hue jo said the ab sayyād hue

ان آنکھوں کی رعنائی سے میخانے آباد ہوئے
اپنے غموں سے رندِ سبو کش اب سارے آزاد ہوئے

उन आंखों की रानाई से मयख़ाने आबाद हुए
अपने ग़मों से रिन्दे सुबूकश अब सारे आज़ाद हुए

The elegance of those eyes made furbishes taverns so many
The drunkards got emancipation from their all anxiety

ان کی جاں میں جاں آئی اب عشق میں جاں پر بن آئی
وہ تھے جیالے شہرت پائی مجنوں اور فرہاد ہوئے

उनकी जां में जां आई अब इश्क़ में जां पर बन आई
वो थे जियाले शोहरत पाई मजनूं और फ़रहाद हुए

Life when was at stake a new life came in love surprisingly
They were daring, the Majnu and lover Farhaad earned fame their gallantry

ہاتھ سے شب جانے ہی نہ پائی دل پہ تجلی پھیل گئی
جیسے ہی ہم صبح سے پہلے مصروف فریاد ہوئے

हाथ से शब जाने ही न पाई दिल पे तजल्ली फैल गई
जैसे ही हम सुब्ह से पहले मसरूफ़े फ़रयाद हुए

Not lost the charm of night of union there was light scattering
As soon as before break of morning I invoked God's blessing

دنیا کی رونق ہے اس سے جس کا نام محبت ہے
حیرت ہوتی ہے کیوں اس پر اکثر واد وواد ہوئے

दुनिया की रौनक़ है उससे जिस का नाम मुहब्बत है
हैरत होती है क्यों उस पर अक्सर वाद विवाद हुए

The love is the beauty of the world is full of bustle and activity
Very strange that upon such affair occurs so much controversy

آنے لگے پیغام محبت دل کو سہیل ملی ہے راحت
ہم دونوں نے دل کی مانی ہم دونوں ہی شاد ہوئے

आने लगे पैग़ामे मुहब्बत दिल को सुहैल मिली है राहत
हम दोनों ने दिल की मानी हम दोनों ही शाद हुए

Messages pleasant began to reach to me heart got serenity
Both of us welcomed call of our hearts and became happy ultimately

6

Aap kī yaad aatī rahī raat bhar
Chāñdnī dil dukhātī rahī raat bhar

صحبتِ یار بھاتی رہی رات بھر
آرزو گنگناتی رہی رات بھر

सोहबते यार भाती रही रात भर
आरज़ू गुनगुनाती रही रात भर

Enamored for whole night sweet company
The longing kept on singing then in glee

میرے پہلو میں اک پل وہ سویا نہیں
گو اسے نیند آتی رہی رات بھر

मेरे पहलू में एक पल वो सोया नहीं
गो उसे नींद आती रही रात भर

She could not sleep a wink in my embrace
Though she felt sleepy whole night of grace

مجھ سے کب چاند سے وہ مخاطب رہا
اس کی شوخی ستاتی رہی رات بھر

मुझ से कब चांद से वो मुख़ातिब रहा
उस की शोख़ी सताती रही रात भर

She went on talking to moon not me
It afflicted my all night her vivacity

جس وفا پر تھے ہم دونوں ہی متفق
وہ وفا رنگ لاتی رہی رات بھر

जिस वफ़ा पर थे हम दोनों ही मुत्तफ़िक
वो वफ़ा रगं लाती रही रात भर

The trust upon which we both agreed
That trust for the whole night with us moved ahead

اس کو ہمت سے پایا تو ہمت میری
میری ہمت بڑھاتی رہی رات بھر

उस को हिम्मत से पाया तो हिम्मत मेरी
मेरी हिम्मत बढ़ाती रही रात भर

I achieved her love by my virility and virility,
Encouraged me for the whole night incessantly

اے سہیل اس کے رخ کی ضیاء دم بدم
مجھ سے تحریک پاتی رہی رات بھر

ऐ सुहैल उस के रूख़ की ज़िया दम ब दम
मुझ से तहरीक पाती रही रात भर

Very auspicious it was that radiance of her face
Obtained stimulus during the night of grace

7

ham musāfir yūñhī masrūf-e-safar jāeñge
be-nishāñ ho ga.e jab shahr to ghar jāeñge

ہیں جو بے رنگ نظارے وہ سنور جائیں گے
ان کو آنا ہے وہ یہ کام تو کرجائیں گے

हैं जो बेरंग नज़ारे वो संवर जाएंगे
उन को आता है वो ये काम तो कर जाएंगे

Colorless sight shall be embellished hope so
She will come and certainly do this work

آنچ رسوائی کی تجھ پر نہیں آئیگی کبھی
سارے الزام محبت مرے سر جائیں گے

आंच रूसवाई की तुझ पर नहीं आएगी कभी
सारे इल्ज़ामे मुहब्बत मेरे सर जाएंगे

The heat of infamy will never touch your being
All blames will love take upon itself

واپسی کی کوئی امید نہیں ہوگی کبھی
جو ارادہ ہے کہ ہم اس کے نگر جائیں گے

वापसी की कोई उम्मीद नहीं होगी कभी
जो इरादा है कि हम उसके नगर जाएंगे

Will be no hope to return from there never
If I intend to go to the city of beauty

منزل حق کے تعاقب میں ہمیں فرق نہیں
پرخطر راہ سہی ہم تو مگر جائیں گے

मंज़िले हक़ के तआक़ुब में हमें फ़र्क़ नहीं
पुरख़तर राह सही हम तो मगर जाएंगे

To follow the path of righteousness I care a little
I the dangers are there may they be

اس کا آنا ہی بہت ہے کہ وہ آتا ہی نہیں
دل اسے دیکھ کے وہ آئے تو بھر جائیں گے

उसका आना ही बहुत है कि वो आता ही नहीं
दिल उसे देख के वो आए तो भर जाएंगे

It is enough if she comes for she comes seldom
Hearts will be filled seeing her if she appears

اس سے پرلطف ہوئی وصل کی شب اور سہیل
اس نے سوبار کہا ہم سے کہ گھر جائیں گے

इस से पुरलुत्फ़ हुई वस्ल की शब और सुहैल
उस ने सौ बार कहा हम से कि घर जाएंगे

It made night of union more brisk more pleasant
Then when for several times she said she will go home

8

hasrat-e-deed meñ guzarāñ haiñ zamāne kab se
Dasht-e-ummeed meñ gardāāñ haiñ divāne kab se

زد پہ ہیں میری تمنائیں نہ جانے کب سے
ہو رہے ہیں وہ خطا اس کے نشانے کب سے

ज़द पे हैं मेरी तमन्नाएं न जाने कब से
हो रहे हैं वो ख़ाता उसके निशाने कब से

On target continuously are my desires
They are missed efforts go in vain

وقت بدلا ہے اچانک تو ملی مجھ کو مراد
کر رہا تھا وہ کئی مجھ سے بہانے کب سے

वक़्त बदला है अचानक तो मिली मुझ को मुराद
कर रहा था वो कई मुझ से बहाने कब से

Time has changed and I got the desired
Though had been putting excuses since long

دستِ گل رنگ سے جاری ہے وہاں بوئے وفا
جسم سے میرے الگ ہیں میرے شانے کب سے

दस्ते गुलरंग से जारी है वहां बूए वफ़ा
जिस्म से मेरे अलग हैं मेरे शाने कब से

Her flowery arms has been releasing fragrance of trust
My shoulder remained separated from my body then

ان کے پاس آئے گا کیا حسن جنوں خیز کبھی
تک رہے ہیں جو تیری راہ دِوانے کب سے

उनके पास आएगा क्या हुस्ने जुनूँख़ेज़ कभी
तक रहे हैं जो तेरी राह दिवाने कब से

Would you come to them O! Lunacy exciting beauty
The waywards in love have been waiting for a long time

سوچ کر میں انہیں اس بات سے غافل تھا سہیل
آگئے ہیں وہی لمحات سہانے کب سے

सोच कर मैं उन्हें इस बात से ग़ाफ़िल था सुहैल
आ गये हैं वही लम्हात सुहाने कब से

I was unaware absolutely ignorant about the reality
That those moments of merriment arrived already

9

Go sab ko baham sāġhar o baada to nahīñ thā
ye shahr udaas itnā ziyāda to nahīñ thā

اب جوشِ جنوں اس میں زیادہ تو نہیں تھا
دل کو کنہی ہاتھوں نے کھرادا تو نہیں تھا

अब जोशे जुनूँ उस में ज़ियादा तो नहीं था
दिल को किन्ही हाथों ने खरादा तो नहीं था

In the heart love lunacy has decreased
Has somebody by applying lath method changed that

بدنام وہی تھا میری دیوانہ روی کا
یوں اس کا سبب ساغر و بادہ تو نہیں تھا

बदनाम वही था मेरी दीवानारवी का
यूं इसका सबब साग़रो बादा तो नहीं था

They were for sure of evil repute because of my love frenzy
Although wine and goblet were never responsible for that

اس نے ورق دل نظر انداز کیا تھا
لکھا مرا غم اس پہ تھا سادا تو نہیں تھا

उसने वरक़े दिल नज़रअन्दाज़ किया था
लिक्खा मेरा ग़म उस पे था सादा तो नहीं था

She has totally ignored the scroll of my heart
Which was not plain but tale of my agony was written there

کمزور ہمی تھے کہ ہوا ترک تعلق
مضبوط کوئی اس کا ارادہ تو نہیں تھا

कमज़ोर हमी थे कि हुआ तरके तअल्लुक़
मज़बूत कोई उस का इरादा तो नहीं था

Yes frail was I and relations were broken
Her wish was never so strong for that

حالات کی گردش تو بہر حال رہی تھی
صد شکر کہ سر میرا نہادہ تو نہیں تھا

हालात की गर्दिश तो बहरहाल रही थी
सद शुक्र कि सर मेरा निहादा तो नहीं था

There had been round shot of time no doubt
But I thank God that my head was not bent in any case

افکار سہیل عشق میں خود جھیل لئے تھے
یہ بوجھ کبھی حسن پہ لادا تو نہیں تھا

अफ़कार सुहैल इश्क़ में ख़ुद झेल लिए थे
ये बोझ कभी हुस्न पे लादा तो नहीं था

All worries in love I took upon myself with patience
The weight I never thought to shift upon her

10

Garmī-e-shauq-e-nazārā kā asar to dekho
Gul khile jaate haiñ vo sāya-e-tar to dekho

جو محبت سے ہوا ہے وہ اثر تو دیکھو
اپنے چہرے پہ تم انوارِ سحر تو دیکھو

जो मुहब्बत से हुआ है वो असर तो देखो
अपने चेहरे पे तुम अनवारे सहर तो देखो

What effect love left upon you must see
There are rays bright of morning on your face see

آتشِ حسن سے تم خود ہی نہ جل جاؤ کہیں
اس سے جاری ہوئے جاتے ہیں شرر تو دیکھو

आतिशे हुस्न से तुम ख़ुद ही न जल जाओ कहीं
इस से जारी हुए जाते हैं शरर तो देखो

God forbid fire of beauty may not burn your being
That which goes on releasing sparks look at it

تم نے دنیا تو بہت دیکھ لی رعنائی کی
خوبصورت ہے بہت دل کا نگر تو دیکھو

तुम ने दुनिया तो बहुत देख ली रानाई की
ख़ूबसूरत है बहुत दिल का नगर तो देखो

Enough experiences you have from the world of elegance
But beautiful to watch is the vicinity of heat must see

میری بے باک نگاہوں سے جو شرمائے ہو تم
وہ بھی کچھ کم نہیں تم اپنی نظر تو دیکھو

मेरी बेबाक निगाहों से जो शरमाए हो तुम
वो भी कुछ कम नहीं तुम अपनी नज़र तो देखो

You feel modest seeing my bold gazing love inspired
But they are no less your eyes must view them

اُس کو جو تم سے تعلق ہے وہ ظاہر ہے سہیل
پھر بھی اس لب پہ اگر اور مگر تو دیکھو

उसको जो तुम से तअल्लुक़ है वो ज़ाहिर है सुहैल
फिर भी उस लब पे अगर और मगर तो देखो

O! Lover things are clear in love relation between you and her
But that is lovely to watch the if and but upon her lips, see

11

girānī-e-shab-e-hijrāñ do-chand kyā karte
ilāj-e-dard tire dardmand kyā karte

فریب جس میں تھا اس کو پسند کیا کرتے
صدائے عشق کو واں ہم بلند کیا کرتے

फ़रेब जिस में था उस को पसन्द क्या करते
सदाए इश्क़ को वॉ हम बलन्द क्या करते

How could they approve and like who were deceivers
So how could we raise the slogan of love among them

ہماری بات جو سچ تھی اسے عدالت میں
جو جھوٹ بول رہے تھے وہ بند کیا کرتے

हमारी बात जो सच थी उसे अदालत में
जो झूट बोल रहे थे वो बन्द क्या करते

Our stated in the court was based upon absolute truth
How could they subdue our voice those who were telling lie

وہ چیز جس کو برتنا وہ جانتے ہی نہیں
تو خود میں رکھ کے دل درد مند کیا کرتے

वो चीज़ जिस को बरतना वो जानते ही नहीं
वो ख़ुद में रख के दिले दर्दमन्द क्या करते

The thing use of which she did not know at all
So it was not of any benefit if mercy for afflicted she possesses

تسلیاں مجھے دیں اس کی بے وفائی پر
جو زہر تھا اسے احباب قند کیا کرتے

तसल्लियां मुझे दीं उस की बेवफ़ाई पर
जो ज़हर था उसे अहबाब क़न्द क्या करते

The friends tried to console me on her faithlessness
But it was not possible for them to convert poison into sweetness of sugar

سہیل آہنی جذبوں کے میں حصار میں تھا
تو ظالموں کے ارادے گزند کیا کرتے

सुहैल आहनी जज़्बों के मैं हिसार में था
तो ज़ालिमों के इरादे गज़न्द क्या करते

I was in the fortifying iron made circle of sentiments
Therefore cruel people intending to hurt me would not succeed

12

Dil meñ ab yuuñ tire bhūle hue ġham aate haiñ
Aise bichhḌe hue kaabe meñ sanam aate haiñ

تیری قسمت میں یہ لمحات تو کم آتے ہیں
تیری بانہوں میں جو ہم آج صنم آتے ہیں

तेरी क़िसमत में ये लम्हात तो कम आते हैं
तेरी बाहों में जो हम आज सनम आते हैं

Come such moments in thy life rarely
That I reach to thy embrace lovingly

وہ سمجھتے ہیں علاجِ دلِ بیمار اسے
میری جانب وہ لئے ہاتھوں میں سم آتے ہیں

वो समझते हैं इलाजे दिले बीमार इसे
मेरी जानिब वो लिए हाथों में सम आते हैं

For my ailing heart she considers it a remedy
Comes to me holding poison in hand, it is coquetry

عمرِ وعدہ ہے کہ گزری ہی چلی جاتی ہے
ایسا لگتا ہے کہ وہ اگلے ہی دم آتے ہے

उम्रे वादा है कि गुज़री ही चली जाती है
ऐसा लगता है कि वो अगले ही दम आते हैं

The pace of life of thy promise moves swiftly
Contemplating next moment would appear she

وہی تصدیق محبت ہے تعلق کا نشاں
دیکھ کر مجھ کو جو اس ماتھے پہ خم آتے ہیں

वही तसदीक़े मुहब्बत है तअल्लुक़ का निशां
देख कर मुझ को जो उस माथे पे ख़म आते हैं

That testifies love and therein are signs of attachment surely
For she finds me present before, on her forehead curves appear apparently

دل سنبھالے سے سنبھلتا نہیں اس وقت میرا
جب ستمگار بہ اندازِ کرم آتے ہیں

दिल सम्भाले से सम्भलता नहीं उस वक़्त मेरा
जब सितमगार ब अन्दाज़े करम आते हैं

I fail to control the emotions when I find chiefly
When in shape of merciful comes one sans mercy

یاد کیوں آئے کوئی منزلِ مقصود مجھے
جب نظر مجھ کو تیرے نقشِ قدم آتے ہیں

याद क्यों आए कोई मंज़िले मक़सूद मुझे
जब नज़र मुझ को तेरे नक़्शे क़दम आते हैं

Why should I conceive the final destination any
While I am seeing thy footprints before me

عشق میں کتنے پریشان خیالات سہیل
ایک دو بار نہیں وہ پیہم آتے ہیں

इश्क़ में कितने परेशान ख़ायालात सुहैल
एक दो बार नहीं वो पयेहम आते हैं

In love so many ideas perturbing come in my mind
Not once or twice but disturb imaginations of that kind

13

chashm-e-maigūñ zarā idhar kar de
dast-e-qudrat ko be-asar kar de

چشمِ میگوں ذرا ادھر کردے
میکشی اور پر اثر کردے

चश्मे मयगूँ ज़रा इधर कर दे
मयकशी और पुरअसर कर दे

In love so many ideas perturbing come in my mind
Not once or twice but disturb imaginations of that kind

یار تو تیر اور تبر کردے
ہر ادا اپنی فتنہ گر کردے

यार तू तीर और तबर कर दे
हर अदा अपनी फ़ितनागर कर दे

Turn that into axe and arrow
Make thy gestures intriguing so

تجھ سے کہتی ہے اب شبِ وعدہ
اب نہ ہم کو ستا سحر کردے

तुझ से कहती है अब शबे वादा
अब न हम को सता सहर कर दे

Ask now from thee night of promise
Do not afflict me break dawn of solace

جس نے کی آہ بے اثر میری
وہی چاہے تو پراثر کردے

जिस ने की आह बेअसर मेरी
वही चाहे तो पुरअसर कर दे

One who made my sighs affectless
Can make that effective remove mess

ہے ادل اور بدل ہی فطرتِ دل
تو ادھر سے ذرا ادھر کردے

है अदल और बदल ही फ़ितरते दिल
तू इधर से जरा उधर कर दे

Change is the heart's nature
Thou pass that from there to here

تو خود آجا اٹھا کے پردۂ ناز
کامراں یوں میری نظر کردے

तू ख़ुद आजा उठा के परदए नाज़
कामरॉं यूँ मेरी नजर कर दे

Come sweetheart raising curtain of elegance
Bless my eyes with success that way hence

مجھ سے بولے وہ سن کے قصۂ غم
اے سہیلؔ اس کو مختصر کر دے

मुझ से बोले वो सुन के क़िस्सए ग़म
ऐ सुहैल इस को मुख़्तसर कर दे

She suggested hearing tale of my grief
O! lover cut that short be brief

14

Darbār meñ ab satvat-e-shāhī kī alāmat
Darbāñ kāasā hai ki musannif kā qalam hai

اس میں جو محبت ہے کہاں مجھ سے وہ کم ہے
پھر کیسے میں کہہ دوں کہ وہ پتھر کا صنم ہے

उस में जो मुहब्बत है कहां मुझ से वो कम है
फिर कैसे मैं कह दूँ कि वो पत्थर का सनम है

Not less than of mine love possesses she
So how can I now say she is idol stony

میرے لئے کہتے ہیں وہ اوروں سے یہ ہنس کر
جب دیکھئے اس شخص کو بس ایک ہی غم ہے

मेरे लिए कहते हैं वो औरों से ये हंस कर
जब देखिए उस शख़्स को बस एक ही ग़म है

Says she about me to others laughingly
All the times he has only one agony

امید سے بڑھ کر جو ملی ہے مجھے شہرت
اللہ کا ہے شکر یہ بس اس کا کرم ہے

उम्मीद से बढ़ कर जो मिली है मुझे शोहरत
अल्लाह का है शुक्र ये बस उस का करम है

I got name and fame beyond expectation
I thank God this is His mercy I mention

رحمت نے اسے تحفۂ بخشش سے نوازا
جب دیکھ لیا آنکھ گنہگار کی نم ہے

रहमत ने उसे तोहफ़ए बख़िशश से नवाज़ा
जब देख लिया आंख गुनहगार की नम है

The grace of God rewarded him with gift of felicity
When saw eyes of sinner wet in repentance, The Almighty

کیوں اس نے سہیلؔ اس پہ دکھائی مجھے تلوار
جب میں نے کہا عشق کا مجھ میں نہیں دم ہے

क्यों उसने सुहैल इस पे दिखाई मुझे तलवार
जब मैंने कहा इश्क़ का मुझ में नहीं दम है

Why did beloved showed the sword hearing me
While I say that for love I have no vitality

15

fikr-e-dil dāri-e-gulzār karūñ yā na karūñ
zikr-e-murġhān-e-giraftār karūñ yā na karūñ

ان کو دنیا میں گرفتار کروں یا نہ کروں
سو رہے ہیں انہیں بیدار کروں یا نہ کروں

उनको दुनिया में गिरिफ़्तार करूँ या न करूँ
सो रहे हैं उन्हें बेदार करूँ या न करूँ

Should I entangle her in worldly ties
She is in sweet sleep should I raise her

ان میں جو دیکھا ہے اظہار کروں یا نہ کروں
شرحِ تہہ داریٔ دیدار کروں یا نہ کروں

उनमें जो देखा है इज़्हार करूँ या न करूँ
शरहे तहदारिए दीदार करूँ या न करूँ

What I saw in her should I tell
Must I interpret the manifold of sight

جس پہ روٹھے تو وہ من پائے نہیں آج تلک
وہ طلب پھر سے میں اس بار کروں یا نہ کروں

जिस पे रूठे तो वो मन पाये नहीं आज तलक
वो तलब फिर से मैं इस बार करूँ या न करूँ

She took offence and till today not reconciled
That very demand should I keep again

ہنس دیئے وہ تو ہوا ہو گیا یہ میرا خیال
اپنی نظریں سوئے گلزار کروں یا نہ کروں

हंस दिए वो तो हवा हो गया ये मेरा ख़याल
अपनी नज़रें सूए गुलज़ार करूँ या न करूँ

Laughed she and the very I idea went into air
My intention to see garden and enjoy the sight

میں نے پوچھا تو چمکنے لگا کل ان کا وجود
آپ کو اور طراحدار کروں یا نہ کروں

मैंने पूछा तो चमकने लगा कल उन का वजूद
आप को और तरहदार करूँ या न करूँ

On my question her whole being began to shine more
Asked I that should I make your beauty more stylish

اس نے پوچھا توشب وصل میرے ہوش اڑے
اب میں آرائش رخسار کروں یا نہ کروں

उस ने पूछा तो शबे वस्ल मेरे होश उड़े
अब मैं आराइशे रूख़सार करूँ या न करूँ

During night of union abrupt question deprived me of senses
As she asked that now should she furnish her cheeks or not

حالتِ توبہ میں یہ خوب رہی سوچ میری
خود کو میں پھر سے گنہگار کروں یا نہ کروں

हालते तौबा में ये ख़ूब रही सोच मेरी
ख़ुद को मैं फिर से गुनहगार करूँ या न करूँ

It remained interesting during my state of repentance
That should I make me a sinner once again

پھونک کر مجھ کو وہ شوخی سے یہ کہتے ہیں سہیلؔ
خود کو میں پھر شرر آثار کروں یا نہ کروں

फूंक कर मुझ को वो शोख़ी से ये कहते हैं सुहैल
ख़ुद को मैं फिर शरर आसार करूँ या न करूँ

She has set me ablaze and with mischief says
"Should I make me spark like again or not"

16

Hairāñ hai jabīñ aaj kidhar sajda ravā hai
Sar par haiñ ḳhudā vand sar-e-arsh ḳhudā hai

اُس ناک پہ جب دیکھئے غصّہ ہی دھرا ہے
سب جان کے وہ پوچھتا ہے مجھ سے کہ کیا ہے

उस नाक पे जब देखिए गुस्सा ही धरा है
सब जान के वो पूछता है मुझ से कि क्या है

Anger always stays on her nose
Knowing all she asksWhat in you grows

اب اس سے تعلق کا نیا باب کھلا ہے
وہ اپنی کہی بات کو خود بھول چکا ہے

अब उससे तबल्लुक़ का नया बाब खुला है
वो अपनी कही बात को ख़ुद भूल चुका है

Now a chapter is opened in relation newly
What she said she has forgotten entirely

وہ محفل اغیار میں ٹھہرا ہی رہا ہے
اس بیچ میں دل میرا جلا اور بجھا ہے

वो महफ़िले अग़यार में ठहरा ही रहा है
इस बीच में दिल मेरा जला और बुझा है

She stuck around in rivals assembly
At witch my heart burnt and put out finally

کافی ہے یہی تم کو جو بتلا دیا ہمدم
غم اس کی طرح ہے جو کلیجے سے لگا ہے

काफ़ी है यही तुम को जो बतला दिया हमदम
ग़म उसकी तरह है जो कलेजे से लगा है

Enough what I told you friend the realty
Pain finds place in heart like her permanently

گلشن میں پڑھا کرتے ہیں گل اس کا ہی کلمہ
وہ حسن کا پیکر ہے جو آیا نہ گیا ہے

गुलशन में पढ़ा करते हैं गुल उसका ही कलमा
वो हुस्न का पैकर है जो आया न गया है

In the garden flowers repeat like sacred verse her name
The one who neither went anywhere nor came

خطرے میں ہے دل اس کا میرے عزم کے آگے
اتنا تو سہیلؔ اس کو بھی اندازہ ہوا ہے

ख़तरे में है दिल उसका मेरे अज़्म के आगे
इतना तो सुहैल उसको भी अन्दाज़ा हुआ है

Her heart is in peril before my strong determination
And this much for sure she has realization

17

Kisī gumāñ pe tavaqqo ziyāda rakhte haiñ
Phir aaj kū-e-butāñ kā irāda rakhte haiñ

جو اپنے دل میں وفا کا اجالا رکھتے ہیں
تو حسن والے بھی کم ان سے پردہ رکھتے ہیں

जो अपने दिल में वफ़ा का उजाला रखते हैं
तो हुस्न वाले भी कम उन से पर्दा रखते हैं

Those who possess the light of trust in them
So lovely people abstain not from the much

خیال خطرۂ دنیا سے بے نیاز ہوں میں
وہ میرے ساتھ نگہباں فرشتہ رکھتے ہیں

ख़याले ख़ातरए दुनिया से बेनियाज़ हूँ मैं
वो मेरे साथ निगहबाॅं फ़रिश्ता रखते हैं

I remain careless of the dangers of the world
For Nature has already disputed with me an angel savior

یہ دھاندھلی ہے وہ کرتے ہیں بے وفائی سدا
مگر وہ مجھ پہ یہ الزام الٹا رکھتے ہیں

ये धांधली है वो करते हैं बेवफ़ाई सदा
मगर वो मुझ पे ये इल्ज़ाम उलटा रखते हैं

This is a trick that she practices faithlessness
But she blames me for that instead

عظیم لوگوں میں ہوتا ہے انکسار بہت
شناخت ان کی ہے وہ سر خمیدہ رکھتے ہیں

अज़ीम लोगों में होता है इन्कसार बहुत
शिनाख़्त उनकी है वो सर ख़मीदा रखते हैं

Noble and great ones have humility in them
Their head remains bent is their identity

سہیلؔ ایسے ہی لوگوں سے ہے بہارِ جہاں
جو اپنے سینے میں دل پھول جیسا رکھتے ہیں

सुहैल ऐसे ही लोगों से है बहारे जहाँ
जो अपने सीने में दिल फूल जैसा रखते हैं

The spring flourishes because of men of that sort
They who keep in their bosom heart tender as flower

18

Kis shahr na shohra huā nādānī-e-dil kā
Kis par na khulā raaz pareshānī-e-dil kā

احساس ہے جس رنگ میں نادانی دل کا
نکھرا ہوا کل جسم ہے اس ثانی دل کا

एहसास है जिस रंग में नादानिए दिल का
निखरा हुआ कुल जिस्म है उस सानिए दिल का

Realizes she her desipience of heart in a different way
Her whole self looks beautiful of that synonym of heart

سب چین چھنا اس کا سکوں ہوگیا غارت
جس کو بھی ملا کام نگہبانی دل کا

सब चैन छिना उस का सुकूँ हो गया ग़ारत
जिस को भी मिला काम निगहबानिए दिल का

One lost peace and rest for good
Who was assigned the task to protect heart

وہ آتش الفت کے پرستار ہوئے ہیں
دیکھا ہے جو منظر شرر افشانی دل کا

वो आतिशे उल्फ़त के परस्तार हुए हैं
देखा है जो मन्ज़र शरर अफ़शानिए दिल का

Even beloved became worshipper of love
As she saw the shedding sparks of heart

مائل ہو جو وہ آنکھ تومٹ جائے گا ہر غم
اک حل ہے وہی میری پریشانیِ دل کا

माइल हो जो वो आंख तो मिट जाएगा हर ग़म
एक हल है वही मेरी परेशानिए दिल का

If those eyes become compassionate would remain no trouble
For sure I consider that the remedy of my grief stricken heart

قبضہ میں سہیلؔ اس کے تو ہے سارا زمانہ
خود حسن بھی محکوم ہے سلطانیِ دل کا

क़ब्ज़े में सुहैल उसके तो है सारा ज़माना
ख़ुद हुस्न भी महकूम है सुल्तानिए दिल का

The whole system is in charge and hold of that
Even beauty is bound to follow commands of heart

19

Na kisī pe zaḳhm ayaañ koī na kisī ko fikr rafū kī hai
Na karam hai ham pe habīb kā na nigāh ham pe adū kī hai

یہ جو سجدہ ریزیٔ عشق ہے یہ تلاش ساقیٔ ھو کی ہے
مجھے اس کو پانے کی فکر ہے کہاں فکر جام وسبو کی ہے

ये जो सजदारेज़िए इश्क़ है ये तलाश साक़िए हू की है
मुझे उसको पाने की फ़िक्र है कहां फ़िक्र जामो सुबू की है

Bowing is nothing but effort to find God-pious wine provider
I have care to achieve Him and nothing to do with goblet and pitcher

رہوں جانثار سدا تیرا یہی آرزو میری زندگی
تیرے ذکر میں جو بہار ہے یہ بہار میرے لہو کی ہے

रहूँ जॉनिसार सदा तेरा यही आरज़ू मेरी ज़िन्दगी
तेरे ज़िक्र में जो बहार है ये बहार मेरे लहू की है

I must remain true to thee is my longing ever
What beauty is there in thy tale is due to redness of my blood

تجھے لے کے شک میں جو میں گھرا یہ میرا تھا خود سے تنازعہ
میں سمجھ گیا تو وہ ختم تھا کہ یہ چال صاف عدو کی ہے

तुझे लेके शक में जो मैं घिरा ये मेरा था ख़ुद से तनाज़िआ
मैं समझ गया तो वो ख़त्म था कि ये चाल साफ़ अदू की है

It was my tussle with me, I was encircled in doubt about thee
Followed and came out of that apprehended trick of clear foe

یہ تیری حیاتِ دوام ہے یہ ہے موئے زلف کا معجزہ
کہ علاحدہ ہے وہ جسم سے مگر اس میں شانِ نمو کی ہے

ये तेरी हयाते दवाम है ये है मूए ज़ुल्फ़ का मोजज़ा
कि अलाहदा है वो जिस्म से मगर उस में शान नमू की है

For sure this indicates thy eternity and immortality
That though it is separated from body thy hair evolves

ہیں گلوں میں حسن کے زاویے کہ بہار ان کا سنگار ہے
مگر ان میں کوئی ادا کہیں تیرے رنگ کی ہے نہ بو کی ہے

हैं गुलों में हुस्न के ज़ाविए कि बहार उनका सिंगार है
मगर उनमें कोई अदा कहीं तेरे रंग की है न बू की है

There are various facets of beauty in flowers and spring is their embellishment
But there is no trace of thy style and thy color in them thou art matchless

ہے سہیلؔ اس کو یہ ڈر کہیں کوئی اس کا نام نہ جوڑ دے
میرے دل کے چاک کے واسطے اسے جستجو جو رفو کی ہے

है सुहैल उसको ये डर कहीं कोई उसका नाम न जोड़ दे
मेरे दिल के चाक के वास्ते उसे जुस्तजू जो रफू की है

She is afraid that may be attached her name to that
Because of the fear she is trying for the darning of my torn heart

20

Donoñ jahān terī mohabbat meñ haar ke
Vo jā rahā hai koī shab-e-ġham guzār ke

جلوے ہیں اس میں رحمت پروردگار کے
سجدے کئے فضاؤں نے روئے نگار کے

जलवे हैं उसमें रहमते परवरदिगार के
सजदे किए फ़ज़ाओं ने रूए निगार के

Seeing herein the grace and kindness of God
So in reverence, the atmosphere prostrated

دو صورتوں میں ایک سے دل باغ باغ ہے
کرنے لگے وفا وہ محبت سے ہار کے

दो सूरतों में एक से दिल बाग़ बाग़ है
करने लगे वफ़ा वो मुहब्बत मे हार के

Two facets I see, one of them delighted
She practices faith being defeated by love

زخموں کے پھول بننے کا موسم قریب ہے
وہ جارہا ہے آئیں گے اب دن بہار کے

ज़ख़्मों के फूल बनने का मौसम क़रीब है
वो जा रहा है आएंगे अब दिन बहार के

The season for becoming wounds the flowers comes
She is departing and with that spring will arrive

دل کو نشانہ کرنے کو کر لیجئے مگر
پہلے ہنر تو سیکھئے حضرت شکار کے

दिल को निशाना करने को कर लीजिए मगर
पहले हुनर तो सीखिए हज़रत शिकार के

Thou intend to target heart thou art free but
First of all, learn to get mastery in hunting

اس کے حسین رنگ سے دل آج سج گیا
نادیدہ ہوگیا وہ یہ دنیا سنوار کے

उसके हसीन रंग से दिल आज सज गया
नादीदा हो गया वो ये दुनिया संवार के

The heart has been embellished by the color of her beauty
She became invisible after decorating the world

ابھرا افق پہ آج میرا ماہِ التفات
غائب ہوئے خیال سے غم روزگار کے

उभरा उफ़ुक़ पे आज मेरा माहे इल्तिफ़ात
गायब हुए ख़याल से गम रोज़गार के

Lo! Appears upon horizon my moon of affection
Disappeared now from my mind cares of life

وہ جن کے رخ پہ حسنِ حقیقت ہے اے سہیل
وہ لگ رہے ہیں آئے ہوئے کوئے یار کے

वो जिनके रूख़ पे हुस्ने हक़ीक़त है ऐ सुहैल
वो लग रहे हैं आए हुए कूए यार के

Those upon whose face visible is the beauty of reality
Looks they are here after being in the surroundings belongs to beloved

21

Gham-ba-dil shukr-ba-lab mast o ġhazal-ḳhvāñ chaliye
Jab tilak saath tire umr-e-gurezāñ chaliye

ہوگئی ختم جو تھی فصل بہاراں چلئے
ہوگیا آپ سے اب یار گریزاں چلئے

हो गई ख़त्म जो थी फ़स्ले बहारॉ चलिए
हो गया आप से अब यार गुरेज़ॉ चलिए

Ended the season of spring let's go
Now beloved is not in tune with you let's go

پرخطر راہ وفا جاتی ہے منزل کی طرف
یہ یقیں رکھئے کہ ہمت ہے نگہباں چلئے

पुरख़तर राहे वफ़ा जाती है मंज़िल की तरफ़
ये यक़ीं रखिए कि हिम्मत है निगहबॉ चलिए

The dangerous path leads to the Destinations
Be sure that courage is your inspiration let's go

عشق کی ساری وفا قتل گہہ ناز میں ہے
سن لیا آپ نے حکم لب جاناں چلئے

इश्क़ की सारी वफ़ा क़त्लगहे नाज़ में है
सुन लिया आपने हुक्मे लबे जानॉ चलिए

The eternity of love is in the slaughter house
Have you heard the verdict of the lips of Beauty, let's go

میں نے دیکھا کہ بنی میری طلب حسن طلب
ناز سے اس نے کہا وصل کا ارماں "چلئے"

मैंने देखा कि बनी मेरी तलब हुस्ने तलब
नाज़ से उसने कहा वस्ल का अरमाँ "चलिए"

I saw my longing became longing beautiful
She said elegantly, desire of union, let's go

سن کے نغماتِ محبت اسے آتا ہے مزہ
اے سہیل اس کی طرف آپ غزل خواں چلئے

सुन के नग़माते मुहब्बत उसे आता है मज़ा
ऐ सुहैल उसकी तरफ़ आप ग़ज़लख़्वाँ चलिए

Hearing the musical notes of love she enjoys
So poet must move forward singing let's go

22

Ab vahī harf-e-junūñ sab kī zabāñThahrī hai
Jo bhī chal niklī hai vo baat kahāñ Thahrī hai

تیری رعنائی بھلا اور کہاں ٹھہری ہے
بس میرے دل کی فضا ہے یہ جہاں ٹھہری ہے

तेरी रानाई भला और कहां ठहरी है
बस मेरे दिल की फ़ज़ा है ये जहॉं ठहरी है

Where did thy loveliness stay
But in the environs of my heart hay

اب تمہی فیصلۂ زندگی و موت کرو
اب تم آجاؤ کہ لب پر میری جاں ٹھہری ہے

अब तुम्ही फ़ैसलए ज़िन्दगीओ मौत करो
अब तुम आ जाओ कि लब पर मेरी जॉं ठहरी है

Now thou decide life or death of my fate
Come as life stuck upon my lips for thee await

حسن کی ایک ادا جو کہ ہے بیگانہ روی
مجھ میں بن کر وہی تو سوز نہاں ٹھہری ہے

हुस्न की एक अदा जो कि है बेगानारवी
मुझ में बन कर वही तो सोज़े निहॉं ठहरी है

It is a style, the carelessness in beauty
That remains in the becoming emotion fiery

آپ کو حضرتِ واعظ یہ برا روگ لگا
یہ نہ جائیگی یہ وحشت ہے میاں ٹھہری ہے

आप को हज़रते वाइज़ ये बुरा रोग लगा
ये न जाएगी ये वहशत है मियाँ ठहरी है

O! Priest thou suffer such ailment nasty
It would never be cured stays permanently

اب یہ مفروضہ میں بدلوں گا ارادہ ہے سہیلؔ
ابتدا سے جو وفا جنسِ گراں ٹھہری ہے

अब ये मफ़रूज़ा मैं बदलूंगा ये इरादा है सुहैल
इब्तिदा से जो वफ़ा जिन्से गराँ ठहरी है

Now I pledge to alter the notion surely
That faithfulness from very beginning known as costly

23

Vo jis kī diid meñ lākhoñ masarrateñ pinhāñ
Vo husn jis kī tamannā meñ jannateñ pinhāñ

بہت حسین ہیں ان میں شرارتیں پنہاں
جو بات صاف ہے اس کو بھی وہ کریں پنہاں

बहुत हसीन हैं उनमें शरारतें पिन्हाँ
जो बात साफ़ है उस को भी वो करें पिन्हाँ

She has in her elegant the vivacity
She makes absolutely clear, dubious

طلب کا اپنی یہ ان سے جواب خوب ملا
وہ کہہ رہے ہیں کہ انساں زکوٰۃ دے پنہاں

तलब का अपनी ये उनसे जवाब ख़ूब मिला
वो कह रहे हैं कि इन्साँ ज़कात दे पिन्हाँ

Very strange she gave rely of my demand of love
She says that one must give charity not openly

وہ بات کرتا ہے فردوسِ عام کی اکثر
مگر یہ حق ہے کہ اس کی ہیں جنتیں پنہاں

वो बात करता है फ़िरदौसे आम की अक्सर
मगर ये हक़ है कि उस की हैं जन्नतें पिन्हाँ

He talks about the general concept of Paradise
But truth is different real heavens of his are latent

یہ سوچ کر کہ کسی غمزدہ کا دل نہ دکھے
میں دل میں رکھتا ہوں اپنی مسرتیں پنہاں

ये सोच कर कि किसी ग़मज़दा का दिल न दुखे
मैं दिल में रखता हूँ अपनी मसर्रतें पिन्हाँ

Considering that it may not heart one in grief
I always keep my joys to my best hidden

نظر زمانے کی مصروفِ جستجو ہی رہے
انہیں پسند جبھی ہے کہ وہ رہیں پنہاں

नज़र ज़माने की मसरूफ़े जुस्तजू ही रही
उन्हें पसन्द जभी है कि वो रहें पिन्हाँ

The eyes of all must remain curious and in hope
Therefore He is not before the sight likes to be out of it

سہیلؔ خلق کی نظروں کی تاب لا نہ سکیں
نہ جانے کتنی رہی ہیں محبتیں پنہاں

सुहैल ख़ल्क़ की नज़रों की ताब ला न सकीं
न जाने कितनी रही हैं मुहब्बतें पिन्हाँ

Could not face the face the eyes of the people around
There had been so many love affairs remained behind a veil

24

Ab jo koī pūchhe bhī to us se kyā sharh-e-hālāt kareñ
Dil thahre to dard sunā.eñ dard thame to baat kareñ

اس کے بنا ہے کیسی مصیبت کیسے بسر ہم رات کریں
ہے یہ اماوس غم میں ہیں تارے ان سے ہم کیا بات کریں

उसके बिना है कैसी मुसीबत कैसे बसर हम रात करें
है ये अमावस ग़म में हैं तारे उनसे हम क्या बात करें

It is very painful very difficult to spend the night without her-
The moon disappeared, stars are sad, I can not converse so with them

اکثر یہ خواہش ابھری ہے ہم میں لیکن ڈوب گئی ہے
ہم بھی رنگ میں ان کے ان کی جیسی ہی کچھ بات کریں

अक्सर ये ख़्वाहिश उभरी है हम में लेकिन डूब गई
हम भी रंग में उनके उनकी जैसी ही कुछ बात करें

Often such desire occurred in but drowned ultimately
That is her style I should also play trick with her

ہجر کے لمحے جب یہ سوچا تھوڑے بہت آسان ہوئے
ان کو بھی یہ خواہش ہوگی اظہار جذبات کریں

हिज्र के लम्हे जब ये सोचा थोड़े बहुत आसान हुए
उनको भी ये ख़्वाहिश होगी इज़्हारे जज़्बात करें

The moments of separation became more or less easy
Because mind remained engaged thinking she might utter longings of love

امیدوں کی کونپل پھوٹے جذبوں میں ہریالی ہو
حسن کے بادل دل کی زمیں پر ایسی اب برسات کریں

उम्मीदों की कोंपल फूटे जज़्बों मे हरियाली हो
हुस्न के बादल दिल की ज़मीं पर ऐसी अब बरसात करें

There should be the crack of buds of desires and must appear greenery
And the clouds of beauty must upon the soil of heart cause fall of such rain

ہر دم ساتھ گماں رہتے ہیں تم ہی سہیل بتاؤ ہم کو
کیسے محبت کرنے والے تنظیم الاوقات کریں

हर दम साथ गुमाँ रहते हैं तुम ही सुहैल बताओ हम को
कैसे मुहब्बत करने वाले तन्ज़ीमुल औक़ात करें

Every time we have doubts in mind find no solution
So how can lovers like me may set routine of life

25

Baat bas se nikal chalī hai
Dil kī hālat sambhal chalī hai

زیست غم میں جو ڈھل چلی ہے
عشق میں جان بہل چلی ہے

जीस्त गम में जो ढल चली है
इश्क़ में जान बहल चली है

Life has taken shape in sorrow
It has changed that way in love

اب نگاہ کا یہ زاویہ ہے
جو گزری تھی ٹل چلی ہے

अब निगाह का ये ज़ाविया है
जो गुज़री थी टल चली है

Now there is a new angle of sight
What adverse fell upon heart has gone

لاکھ ہم مست ہوگئے ہیں
پیاس رستے بدل چلی ہے

लाख हम मस्त हो गये हैं
प्यास रस्ते बदल चली है

May I be intoxicated sufficiently
Yet feel thirst changed direction

کیا کہوں کیسی ہے طبیعت
ان سے مل کر جو ہلچلی ہے

क्या कहूँ कैसी है तबीअत
उन से मिल कर जो हलचली है

Simply strange has become my nature
In stir it is in her company

ساتھ اس کے ہر اک خوشی اب
ہم سے بچ کر نکل چلی ہے

साथ उसके हर एक ख़ुशी अब
हम से बच कर निकल चली है

With her joy now has disappeared from me
And changed avoiding me its direction

اے سہیلؔ اس سے بھی بہار اب
دیکھ رنگت بدل چلی ہے

ऐ सुहैल उस से भी बहार अब
देखा रंगत बदल चली है

Now the spring with her
Changed its color suddenly

Sitam sikhlāegā rasm-e-vafā aise nahīñ hotā
Sanam dikhlāeñge rāh-e-ḳhudā aise nahīñ hotā

کوئی بھی چارہ گر اے دلربا ایسا نہیں ہوتا
جو کشتی کو ڈبو دے ناخدا ایسا نہیں ہوتا

कोई भी चारागर ऐ दिलरूबा ऐसा नहीं होता
जो कश्ती को डुबो दे नाख़ुदा ऐसा नहीं होता

Rare to find a pacifier like beloved
Who drowns boat is never a captain

میری حالت جفائے یار سے اتنی دگرگوں ہے
کہ جیسا میں ہوں کوئی بے نوا ایسا نہیں ہوتا

मेरी हालत जफ़ाए यार से इतनी दिगरगूँ है
कि जैसा मैं हूँ कोई बेनवा ऐसा नहीं होता

Due to the cruelties of beloved my condition is so serious
That there is no other poor like me exists

ہمیں تو دل کے بدلے مثل جوہر دل ملا اس کا
محبت میں کسی کو فائدہ ایسا نہیں ہوتا

हमें तो दिल के बदले मिस्ले जौहर दिल मिला उसका
मुहब्बत में किसी को फ़ायदा ऐसा नहीं होता

I have achieved luckily heart pearl like heat in return of my love
No one gets such profit in love as I got to enjoy

اب اس کا کیا سبب ہے سوچنے کی کیا ضرورت ہے
ہمیشہ اس حسیں کا در کھلا ایسا نہیں ہوتا

अब इसका क्या सबब है सोचने की क्या ज़रूरत है
हमेशा उस हसीं का दर खुला ऐसा नहीं होता

There is no sense now to think about the chance
That doors of her house are not open always like this

یقیناً وہ سہیل اپنی کیے جائے گا یہ سمجھو
اسی کا طرز ہے یہ دوسرا ایسا نہیں ہوتا

यक़ीनन वो सुहैल अपनी किए जाएगा ये समझो
उसी का तर्ज़ है ये दूसरा ऐसा नहीं होता

Surely she will keep on doing on her whims
This is her style and there she is matchless

Na gañvāo nāvak-e-nīm-kash dil-e-reza-reza gañvā diyā
Jo bache haiñ sang samet lo tan-e-dāġh-dāġh lutā diyā

جو محبتوں نے حسین رنگ تجھے بہار ادا دیا
تو وفا کے عکس نے اور بھی تجھے خوشگوار بنا دیا

जो मुहब्बतों ने हसीन रंग तुझे बहार अदा दिया
तो वफ़ा के अक्स ने और भी तुझे ख़ुशगवार बना दिया

Love has bestowed upon thee colors elegant
And the reflection of faithfulness made thee more pleasant

کہا میں نے نورِ محیط سے مجھے کس نے اذن خطا دیا
کہ جواب جس کا نہ مل سکا وہ سوال میں نے اٹھا دیا

कहा मैंने नूरे मुहीत से मुझे किसने इज़्ने ख़ाता दिया
कि जवाब जिसका न मिल सका वो सवाल मैंने उठा दिया

I asked effulgence spread out that who prompted me for sin
Reply of that I could not get of a question I raised

یہ ظہور خود بھی تو راز ہے جو یقین ہے تو وہی گماں
اسی سوچ نے میری عقل کو بڑے جھنجھٹوں میں پھنسا دیا

ये ज़हूर ख़ुद भी तो राज़ है जो यक़ीन है तो वही गुमाँ
इसी सोच ने मेरी अक़्ल को बड़े झंझटों में फंसा दिया

The revelation is itself a secret, seemingly certain is suspicious
The very thinking confuses my mind a riddle wants solution

تجھے دلنواز کرے یہی یہ جو بوئے خوش تیرے پاس ہے
یہی تحفہ صحنِ چمن کا ہے جو گلوں نے تجھ کو صبا دیا

तुझे दिलनवाज़ करे यही ये जो बूए ख़ुश तेरे पास है
यही तोहफ़ा सेहने चमन का है जो गुलों ने तुझको सबा दिया

This makes thee lovable the fragrance thou possess
It's a gift of lawn of garden which flowers gave thee

میں سہیل بندۂ بے نوا مرا سر ہے اور در عطا
کہ میری طلب سے سدا سوا مجھے تونے میرے خدا دیا

मैं सुहैल बन्दए बेनवा मेरा सर है और दरे अता
कि मेरी तलब से सदा सिवा मुझे तूने मेरे ख़ुदा दिया

I am a poor bondman of thee with head bend before thy door of mercy
Thou gave me bounties always more than what I expected

Na ab raqīb na nāseh na ġham-gusār koī
Tum āshnā the to thiiñ āshnāiyāñ kyā kyā

مزاج حسن میں ہیں خود نمائیاں کیا کیا
جبھی تو اس سے ہوئیں بے وفائیاں کیا کیا

मिज़ाजे हुस्न में हैं ख़ुदनुमाइयां क्या क्या
जभी तो उस से हुई बेवफ़ाइयां क्या क्या

There are so many styles of conceit in her
Because of which she has been breaking love trust

وہی ہے سچ تو ہمیشہ رہا ھو الباقی
ابھر کے ڈوبی تھیں جھوٹی خدائیاں کیا کیا

वही है सच तो हमेशा रहा हुवलबाक़ी
उभर के डूबी थीं झूटी ख़ुदाइयां क्या क्या

God ever remained for He is ultimate truth
Had risen and fallen so many falsely claimed to be God

عجب تھی سر خوشی دل وہ موسم گل میں
تھا یار لطف پہ تھیں آشنائیاں کیا کیا

अजब थी सरख़ुशिए दिल वो मौसमे दिल में
था यार लुत्फ़ पे थी आशनाइयां क्या क्या

Heart was in delight in the season of flowers
She was also jovial and love flourished

ملن لبھاتے رہے جو ہوئے محبت میں
اذیتوں کی بنا تھیں جدائیاں کیاکیا

मिलन लुभाते रहे जो हुए मुहब्बत में
अज़ीयतों की बिना थीं जुदाइयां क्या क्या

Soothing were moments in togetherness
Basis of pain and anxiety was separation from her

سنور رہا تھا وہ آئینے میں ادھر دل کو
سہیل آئیں نظر خوش ادائیاں کیا کیا

संवर रहा था वो आईने में इधर दिल को
सुहैल आई नज़र ख़ुश अदाइयां क्या क्या

She was decorating herself in the mirror
And observed I so many enthralling styles

29

Kuchh pahle in āñkhoñ aage kyā kyā na nazārā guzre thā
Kyā raushan ho jaatī thī galī jab yaar hamārā guzre thā

تھی ہم کو خلش آنکھوں میں وہی رہ رہ کے نظارہ گزرے تھا
کل چاند سے شوخی کرتا ہوا جو ایک ستارا گزرے تھا

थी हमको ख़लिश आंखों में वही रह रह के नज़ारा गुज़रे था
कल चांद से शोख़ी करता हुआ जो एक सितारा गुज़रे था

I remained restless that scene kept on passing before my mind's eye
That last night a star had been passing doing mischief with the moon

کچھ ہو گیا اس نے رخ بدلا رونق ہی یہاں کی سرد پڑی
تھا اس کے جنوں میں نغمۂ جاں جو شخص بچارا گزرے تھا

कुछ हो गया उस ने रूख़ बदला रौनक़ ही यहां की सर्द पड़ी
था उसके जुनूँ में नग़मए जाँ जो शख़्स बेचारा गुज़रे था

He has changed his way something untoward must have happened
One could feel music of heart in his love insanity one poor thing gone

اس وقت قرار آجاتا تھا یوں لگتا تھا یار آجاتا تھا
ہجراں میں کبھی حد سے بھی سوا جب درد ہمارا گزرے تھا

उव वक़्त क़रार आ जाता था यूँ लगता था यार आ जाता था
हिज्रॉ में कभी हद से भी सिवा जब दर्द हमारा गुज़रे था

Respite I felt and felt as though beloved arrived
Then when in separation pain and agony crossed limit

ہر بات میں اس کی الفت تھی وہ شخص جو ہم کو چھوڑ گیا
ہے یاد اسی کی ہمتِ دل وہ وقت جو سارا گزرے تھا

हर बात में उसकी उल्फ़त थी वो शख़्स जो हम को छोड़ गया
है याद उसी की हिम्मते दिल वो वक़्त जो सारा गुज़रे था

There had been affection in her attitude one who left me
The remembrance of those moments inspires courage

تخیل میں رنگینی میری دائم نہ سہیل وہ رہ پائی
وہ سوچ میں میری ٹھہرا کب مانندۂ پارا گزرے تھا

तख़ाईल में रंगीनी मेरी दायम न सुहैल वो रह पायी
वो सोच में मेरी ठहरा कब मानिन्दए पारा गुज़रे था

That color never remained in my fancy eternal
She never stuck around there as mercurial she was

Kuchh mohtasiboñ kī ḳhalvat meñ kuchh vaaiz ke ghar jaatī hai
Ham bāda-kashoñ ke hisse kī ab jam meñ kam-tar jaatī hai

چھلکاتا تھا ساغر اور کوئی پر بات میرے سر جاتی ہے
یہ رنگتِ لطف ساقی ہے مسرور مجھے کر جاتی ہے

छलकाता था साग़र और कोई पर बात मेरे सर जाती है
ये उस का असर है तेरी हया ऐ सूरते दिलबर जाती है

Spills wine from goblet someone else but I am accused
What happens is the love of bar maid, makes me happy

بس ایک اشارہ مبہم سا آنکھوں نے میری جو آج کیا
یہ اس کا اثر ہے تیری حیا اے صورتِ دلبر جاتی ہے

बस एक इशारा मुबहम सा आंखों ने मेरी जो आज किया
ये उस का असर है तेरी हया ऐ सूरते दिलबर जाती है

It was a slight amorous ambiguous signal of my eyes
As a result of which departs from thy face the bashfulness

رسوائی انہی کی ہوتی ہے جو عشق کو کہتے پھرتے ہیں
وہ اپنی کہاں رہ جاتی ہے جو بات کہ باہر جاتی ہے

रूसवाई उन्हीं की होती है जो इश्क़ को कहते फिरते हैं
वो अपनी कहां रह जाती है जो बात कि बाहर जाती है

Defamed are they, who tell their love to all and sundry,
That which goes to others never remains secret.

دولت پہ گماں کرنے والو تم یہ بھی ذرا سوچو تو کبھی
نیچے اسے آنا لازم ہے جو چیز کہ اوپر جاتی ہے

दौलत पे गुमाँ करने वालो तुम ये भी ज़रा सोचो तो कभी
नीचे उसे आना लाज़िम है जो चीज़ कि ऊपर जाती है

Oh! Thou proud over wealth think for a while,
That what goes up has to come down, it is law of nature

گرمی سے انا کی چھوٹ کے وہ اک دم سے شگفتہ ہوتے ہیں
ان تک جو محبت کی خوشبو دل سے میرے ہوکر جاتی ہے

गर्मी से अना की छूट के वो एक दम से शगुफ़्ता होते हैं
उन तक जो मुहब्बत की ख़शबू दिल से मेरे होकर जाती है

She gets rid of heat of vanity and becomes fresh,
When the fragrance of love from me reaches to her

ہے مجھ کو سہیلؔ عادت اس کی اب ظلم سے میری یاری ہے
برباد تیری ہر کوشش اب ہر بار ستمگر جاتی ہے

है मुझको सुहैल आदत उस की अब ज़ुल्म से मेरी यारी है
बरबाद तेरी हर कोशिश अब हर बार सितमगर जाती है

Now I have become accustomed of her cruelties and with that I have intimacy,
By virtue of such state every effort of cruel goes in vain.

31

Tumhārī yaad ke jab zaḳhm bharne lagte haiñ
Kisī bahāne tumheñ yaad karne lagte haiñ

ہمیشہ کی ہے شرارت وہ کرنے لگتے ہیں
وہ دیکھتے ہیں مجھے اور سنورنے لگتے ہیں

हमेशा की है शरारत वो करने लगते हैं
वो देखते हैं मुझे और संवरने लगते हैं

Coquetry is usual and she keeps doing that
As soon as she finds she involves her in decorating herself

مجال شوق پہنچتی ہے ایسی منزل پر
کہ جس کو دیکھ کے وہ مجھ سے ڈرنے لگتے ہیں

मजाले शौक़ पहुंचती है ऐसी मंज़िल पर
कि जिस को देख के वो मुझ से डरने लगते हैं

My courage in love reaches to the point
Seeing which she looks afraid of me

فضائے دل میں بکھرتی ہے حسن کی رنگت
جو اس میں یار کے جلوے بکھرنے لگتے ہیں

फ़ज़ाए दिल में बिखरती है हुस्न की रंगत
जो उस में यार के जलवे बिखरने लगते हैं

Colors of elegance look diffused around
When the luster of beloved shines therein

جو یادگار تھے تیرِ نگاہِ جاناں کے
میں بیقرار ہوں وہ زخم بھرنے لگتے ہیں

जो यादगार थे तीरे निगाहे जानाँ के
मैं बेक़रार हूँ वो ज़ख़्म भरने लगते हैं

Whichever reminded the prick of the arrow of her eyes
Those wounds heal up and I am restless

سنا ہے دیکھ کے حشرات ارض تجھ کو سہیل
یہ خوب ہے کہ بتدریج مرنے لگتے ہیں

सुना है देख के हुशराते अर्ज़ तुझ को सुहैल
ये ख़ूब है कि बतदरीज मरने लगते हैं

It is believed that insects die when a particular star appears
It is phenomenal that they die gradually

Yuuñ bahār aa.ī hai is baar ki jaise qāsid
Kūcha-e-yār se be-nail-e-marām aatā hai

ان کی جانب سے میرے نام پیام آتا ہے
صدقِ جذبہ ہے کسی وقت تو کام آتا ہے

उनकी जानिब से मेरे नाम पयाम आता है
सिद्के जज़्बा है किसी वक़्त तो काम आता है

Comes from her message of love to me
Sentiments true by and large work at times

اس کے جانے کی خلش ہوتی ہے آتا ہے جو وہ
ہے سبب یہ کہ جو ہے تیز خرام آتا ہے

उसके जाने की ख़लिश होती है आता है जो वो
है सबब ये कि जो है तेज़ ख़िराम आता है

She arrives to me while perturbs me thought of her departure
The reason, she is very fast in her movement

صبر تو حضرت واعظ ہے بہت خوب صفت
ابھی گردش میں ہے رُکئے ابھی جام آتا ہے

सब्र तो हज़रते वाइज़ है बहुत ख़ूब सिफ़त
अभी गर्दिश में है रूकिए अभी जाम आता है

Priest patience is an attribute noble,
Wait for your turn, the goblet is in customary round

نہ تو انکار محبت نہ تو اقرار وفا
وہ ہے چالاک اسے طرز کلام آتا ہے

न तो इनकारे मुहब्बत न तो इक़रारे वफ़ा
वो है चालाक उसे तर्ज़ कलाम आता है

Neither confirmation of love nor denial either
She is very cunning has a knack of expression

بے غرض پیار کا جب ذکر وہ کرتے ہیں سہیل
ان کے لب پر یہ بہت ہے میرا نام آتا ہے

बेग़रज़ प्यार का जब ज़िक्र वो करते हैं सुहैल
उनके लब पर ये बहुत है मेरा नाम आता है

When sweetheart talks about selfless love
She invariably mentions my name it is enough

33

Yuuñ sajā chāñd ki jhalkā tire andāz kā rañg
Yuuñ fazā mahkī ki badlā mire hamrāz kā rañg

یاد آتا ہے ہمیں شوخ نظر باز کا رنگ
پھر سے ہولی ہو چلے پھر اسی انداز کا رنگ

याद आता है हमें शोख़ नज़र बाज़ का रंग
फिर से होली हो चले फिर उसी अन्दाज़ का रंग

Remember, I that ogling vivacious and the color of love
May come again the festival of color throwing [Holi]

آج کیا بات ہوئی کس سے ملاقات ہوئی
آج تو خوب چٹخ ہے تیری آواز کا رنگ

आज क्या बात हुई किस से मुलाक़ात हुई
आज तो ख़ूब चटख़ा है तेरी आवाज़ का रंग

To whom did you meet and happened what
That there are a different color and fervor in your voice

پھول کے دل میں محبت کی تمنائیں کھلیں
اس کے رخ پر نظر آئے گا کسی راز کا رنگ

फूल के दिल में मुहब्बत की तमन्नाएं खिलीं
उसके रूख़ पर नज़र आएगा किसी राज़ का रंग

Bloomed in the heart of flower new desire
Now would be visible on its face the color of a secret

جس کے تاروں سے ہم آہنگ ہوئے جذبۂ دل
جم گیا عالم ہستی پہ اسی ساز کا رنگ

जिसके तारों से हम आहंग हुआ जज़्बए दिल
जम गया आलमे हस्ती पे उसी साज़ का रंग

In the wires came into harmony the sentiments
Pervaded over the system of the universe color of music

کچھ تو ہے آج تیری بزم سے غائب ہے سہیلؔ
آج پھیکا ہے جبھی دیکھ تیرے ناز کا رنگ

कुछ तो है आज तेरी बज़्म से ग़ायब है सुहैल
आज फीका है जभी देख तेरे नाज़ का रंग

Something must be unusual, the lover is not in your assembly
See, today appears faded the color of your beauty

34

Kuchh din se intiẕār-e-savāl-e-digar meñ hai
Vo muzmahil hayā jo kisī kī nazar meñ hai

آگے شبِ وصال ہماری نظر میں ہے
جو شام میں مزہ ہے کہیں وہ سحر میں ہے

आगे शबे विसाल हमारी नज़र में है
जो शाम में मज़ा है कहीं वो सहर में है

Ahead of me is a night of togetherness with her
The evening so has that joy which is not the morning

اعلان عشق کر کے وہ کچھ اور کھل گیا
جذبوں کا فیض ہے کہ وہ شانِ دگر میں ہے

एलाने इश्क़ करके वो कुछ और खिल गया
जज़्बों का फ़ैज़ है कि वो शाने दिगर में है

She declared love and she bloomed more
By the grace of emotions, she looks glorious

منزل پہ ہم جو پہنچے تو تنہائی نے کہا
جو راہبر تھا وہ تو ابھی رہ گزر میں ہے

मंज़िल पे हम जो पहुंचे तो तन्हाई ने कहा
जो राहबर था वो तो अभी रहगुज़र में है

Loneliness whispered to me right at the destination
That one who remained a guide is still in the pathway

اب حوصلہ نہ توڑ سکیں گی بلندیاں
کافی ہے یہ کہ طاقت پرواز پر میں ہے

अब हौसला न तोड़ सकेंगी बुलन्दियां
काफ़ी है ये कि ताक़ते परवाज़ पर में है

Can not discourage the heights that I see
It is enough that courage to fly remains in my feather

روشن ہمارا خانۂ تاریک ہے سہیلؔ
دلبر مثال ماہ جو اس وقت گھر میں ہے

रौशन हमारा ख़ानए तारीक है सुहैल
दिलबर मिसाले माह जो इस वक़्त घर में है

My dark abode has been brightened
As she like moon sticks around there

35

Kis harf pe tū ne gosha-e-lab ai jān-e-jahāñ ġhammāz kiyā
Elān-e-junūñ dil vāloñ ne ab ke ba-hazār-andāz kiyā

جو ظلم تھا ممکن وہ مجھ پر وہ تونے بتِ طنّاز کیا
اس صورت سے انجام ہوا اس صورت سے آغاز کیا

जो ज़ुल्म था मुमकिन वो मुझ पर वो तूने बुते तन्नाज़ किया
इस सूरत से अन्जाम हुआ उस सूरत से आग़ाज़ किया

O! Beloved you did all possible cruelties
Started affair that also ended in the same way

کچھ دیر کو آیا ہم کو یقیں تائید وفا ہے تجھ سے عیاں
تو دل کی طرح آیا تھا نظر یہ خوب سراپا ناز کیا

कुछ देर को आया हम को यक़ीं ताईदे वफ़ा है तुझ से अयां
तू दिल की तरह आया था नज़र ये ख़ूब सरापा नाज़ किया

For a while thou I believed that confirmation of love is clear in thee,
Thou appeared like heart and this thou showed well

نغمے سے تیرے تحریک ملی ہر شئے میں روانی آئی تھی
غفلت سے زمانہ جاگ اٹھا جب تونے مرتب ساز کیا

नग़मे से तेरे तहरीक मिली हर शय में रवानी जारी थी
ग़फ़लत से ज़माना जाग उठा जब तूने मुरत्तब साज़ किया

The music was very inspiring and everything around became active,
The word got up from slumber when thou arrange music

سب عقل وخرد کے در ہم نے اس وقت تھا لازم بند کیے
ساغر کی کھنک گونجی تونے میخانے کادر جب باز کیا

सब अक़्लो ख़िरद के दर हम ने उस वक़्त था लाज़िम बन्द किए
साग़र की खनक गूंजी तूने मयख़ाने का दर जब बाज़ किया

All doors of sagacity it was incumbent to close and I did,
The giggling of the goblet echoed and thou opened the doors of bar shop

تو دیکھ سہیل کے جذبے کو ہر حال میں وہ تیرا ہی رہا
بدلے میں مگر اس کے تونے کیا کچھ نہ جفا انداز کیا

तू देख सुहैल के जज़्बे को हर हाल में वो तेरा ही रहा
बदले में मगर उसके तूने क्या कुछ न जफ़ा अन्दाज़ किया

See the lover remained with the always in every circumstances,
And in returned what not you have done oh! Cruel

36

Kabhī kabhī yaad meñ ubharte haiñ naqsh-e-māzī miTe miTe se
Vo āzmā.ish dil o nazar kī vo qurbateñ sī vo fāsle se

کبھی انہیں کچھ غرض نہیں تھی کہیں محبت کے رابطے سے
ملے تو مجھ سے مگر لگے تھے مجھے ہمیشہ وہ ان منے سے

कभी उन्हें कुछ ग़रज़ नहीं थी कहीं मुहब्बत के राब्ते से
मिले तो मुझ से मगर लगे थे मुझे हमेशा वो अनमने से

My beloved has nothing to do with the relations of love,
She met me often but looked reluctant

برا اگر وقت پڑ گیا تھا تو اپنے مطلب سے ملنے والے
وہ خود کو جھنجھٹ میں ڈالتے کیوں کٹے تھے وہ بیچ راستے سے

बुरा अगर वक़्त पड़ गया था तो अपने मतलब से मिलने वाले
वो ख़ुद को झंझट में डालते क्यों कटे थे वो बीच रास्ते से

When adversity came to me selfish people in those conditions,
Avoided to involve themselves in clash left me alone

خدا کے فضل وکرم سے آسان مشکلیں ان کی ہوگئی تھیں
جو سوئے منزل چلے تھے لیکن بچھڑ گئے تھے جو قافلے سے

ख़ुदा के फ़ज़्लो करम से आसान मुश्किलें उन की हो गई थीं
जो सूए मंज़िल चले थे लेकिन बिछड़ गये थे जो क़ाफ़िले से

It was mercy of God that removed their difficulties,
Those who proceeded ahead to destination and separated from their caravan

سبب بتایا انہوں نے آکر کہ کیوں جدائی کا وقت آیا
جو بات وہ کہہ رہے تھے بالکل اتر نہ پائی میرے گلے سے

सबब बताया उन्होंने आकर कि क्यों जुदाई का वक़्त आया
जो बात वो कह रहे थे बिल्कुल उतर न पाई मेरे गले से

She told me when came the reason of the separation in love,
But what she was telling never appeared convincing to me

سہیلؔ عادت یہی تو ان کی ہمیشہ ہم کو بھلی لگے ہے
ملے ہیں جذبوں کے ساتھ لیکن ادا ہے ان کی بچے بچے سے

सुहैल आदत यही तो उनकी हमेशा हम को भली लगे है
मिले हैं जज़्बों के साथ लेकिन अदा है उनकी बचे बचे से

I always adore her particular habit very usual,
That she met but with lovely style flinching

37

Ye aarzū bhī badī chiiz hai magar hamdam
Visāl-e-yār faqat aarzū kī baat nahīñ

جو ساتھ رہا کرتا تھا سدا وہ آج تو اس کے ساتھ نہیں
اس شخص کے چہرے سے ظاہر حیرت ہے مجھے جذبات نہیں

जो साथ रहा करता था सदा वो आज तो उस के साथ नहीं
उस शख़्स के चेहरे से ज़ाहिर हैरत है मुझे जज़्बात नहीं

The familiar companion is not with her today,
Strange that there is not race of emotions on her face

تم مجھ کو بتاتے رہتے ہو تاریک ہی پہلو الفت کے
اس پہلو سے تم جب دیکھو کہتے ہو ابھی حالات نہیں

तुम मुझ को बताते रहते हो तारीक ही पहलू उल्फ़त के
इस पहलू से तुम जब देखो कहते हो अभी हालात नहीं

Thou always tell me the darker phase of love,
Keeping in view the same thou say tie is not favorable

تھا سچ تو وہی جو ہم نے کہا تاویل ہوئی کچھ اور الگ
ہے جیت تمہاری مان لیا لیکن یہ ہماری مات نہیں

था सच तो वही जो हम ने कहा तावील हुई कुछ और अलग
है जीत तुम्हारी मान लिया लेकिन ये हमारी मात नहीं

What I said was correct but interpreted otherwise,
And accepted it is thy victory but never my defeat

سنتے ہیں کہ اگلے وقتوں میں اس سے ہی معطر تھی دنیا
وہ مہروفا کی خوشبو اب عالم میں کہیں ہیہات نہیں

सुनते हैं कि अगले वक़्तों में उस से ही मुअत्तर थी दुनिया
वो मेहरो वफ़ा की ख़ुश्बू अब आलम में कहीं हैहात नहीं

Heard with that perfume surroundings were incensed,
Alas! That fragrance of trust is not there in the world

مجھ کو ہے سہیلؔ ایسا ہی گماں وہ آگیا آنے والا ہے
غفلت میں نہ گزرا دن بھی کبھی پُرخواب میری اک رات نہیں

मुझ को है सुहैल ऐसा ही गुमां वो आ गया आने वाला है
ग़फ़लत में न गुज़रा दिन भी कभी पुरख़्वाब मेरी एक रात नहीं

A contemplate continuously her coming to me - a doubt,
So I am never inactive during day and in night never dreamt

Kab thahre gā dard ai dil kab raat basar hogī
Sunte the vo āeñge sunte the sahar hogī

جذبوں میں کھٹک اس کے ہجراں میں اگر ہوگی
پھر اس کی رفاقت میں اچھی ہی بسر ہوگی

जज़्बों में खटक उसके हिजरां में अगर होगी
फिर उसकी रफ़ाक़त में अच्छी ही बसर होगी

When it pricking in separation from beloved,
Then with the pinch life will be spent well

جب خیر دل و جانِ انساں میں در آئے گا
وہ حق کی فتح ہوگی ناکامی شر ہوگی

जब ख़ैर दिलो जाने इन्सां में दर आएगा
वो हक़ की फ़तह होगी नाकामिए शर होगी

When good will prevail over heart,
It will be victory of virtue, defeat of wrong

جب اس کو طلب ہوگی عرفان محبت کی
اس وقت نظر اس کی میری ہی نظر ہوگی

जब उसको तलब होगी इरफ़ाने मुहब्बत की
उस वक़्त नज़र उसकी मेरी ही नज़र होगी

When beloved would seek knowledge of reality,
Then her angle of sight would be of mine

وشواس تھا یہ جس کو بس جیت مقدر ہے
کب اس نے یہ سوچا تھا جو ہے وہ خبر ہوگی

विश्वास था ये जिस को बस जीत मुक़द्दर है
कब उसने ये सोचा था जो है वो ख़बर होगी

Very sure was she of success in her tale,
Never she thought that it was merely news

تم حشر سے ڈرتے ہو بیکار سہیل اتنا
امید یہی رکھو تابندہ سحر ہوگی

तुम हश्र से डरते हो बेकार सुहैल इतना
उम्मीद यही रक्खो ताबिन्दा सहर होगी

O! Lover why thou art so afraid of doom,
Why don't you think it will be bright morning

Yak-ba-yak shorish-e-fuġhāñ kī tarah
Fasl-e-gul aaī imtihāñ kī tarah

مجھ میں رہتا ہے یار جاں کی طرح
زندگی بخش میہماں کی طرح

मुझ में रहता है यार जां की तरह
ज़िन्दगी बख़्श मेहमां की तरह

She lives in me like life itself
And like spirit inspiring guest

روشنی بے مثال ہے اس کی
وہ نہیں ماہ و کہکشاں کی طرح

रोशनी बेमिसाल है उस की
वो नहीं माहो कहकशां की तरह

Unparalleled is her light
She can not be compared to moon and galaxy

میرے نغمات ہیں طرب انگیز
ان میں کچھ بھی نہیں فغاں کی طرح

मेरे नग़मात हैं तरबअंगेज़
उन में कुछ भी नहीं फुग़ां की तरह

My songs are rejoicing with jollity
Nothing is there in them like sad note

اپنے انداز دلربائی میں
وہ ہے اک بحرِ بیکراں کی طرح

अपने अन्दाज़े दिलरूबाई में
वो है एक बहरे बेकरां की तरह

Surely in her gesture of grace
She is like ocean limitless

ہم نے دیکھا نہیں کوئی ایسا
مصنوعی اپنے مہرباں کی طرح

हम ने देखा नहीं कोई ऐसा
मसनूई अपने मेहरबां की तरह

I have never seen in life
Artificial complaisant like her

اس نے کرلی ہے ظلم سے توبہ
یہ بھی ہے اس کے ہر بیاں کی طرح

उस ने कर ली है ज़ुल्म से तौबा
ये भी है उसके हर बयां की तरह

She has anyhow denounced ruthlessness
But the present version is like her past versions

ناز اس کے اٹھائے ہم نے سہیل
اس کو سمجھا تھا امتحاں کی طرح

नाज़ उस के उठाये हम ने सुहैल
उस को समझा था इम्तिहां की तरह

I so long incurred her affectations
And considered it a test

40

Vo butoñ ne Daale haiñ vasvase ki diloñ se ķhauf-e-ķhudā gayā
Vo padī haiñ roz qayāmateñ ki ķhayāl-e-roz-e-jazā gayā

تجھے چاہنے کے سرور میں وہ جو خوف تھا وہ چلا گیا
وہ جو دل میں چبھتا تھا مستقل وہی اب خیالِ جفا گیا

तुझे चाहने के सुरूर में वो जो ख़ौफ़ था वो चला गया
वो जो दिल में चुभता था मुस्तक़िल वही अब ख़याले जफ़ा गया

In the joy of loving thee fear has, altogether gone
The idea which pricked of thy inexorability is no more now

وہ جو کہہ گیا تھا نہ لوٹنے کو ارادہ اس کا ہوا ہوا
میرے دل کے خانۂ عزم میں اسے میں نے دیکھا وہ آ گیا

वो जो कह गया था न लौटने को इरादा उस का हवा हुआ
मेरे दिल के ख़ानए अज़्म में उसे मैंने देखा वो आ गया

Melted into air her decision of not coming back to me
I saw her in my heart full of determination she came there at last

کوئی حال ہو میرا جذب دل کبھی سرد ہونے نہ پائے گا
یہ رہے گا حشر تلک یونہی جو جنون مجھ میں سما گیا

कोई हाल हो मेरा जज़्बे दिल कभी सर्द होने न पाएगा
ये रहेगा हश्र तलक यूंही जो जुनून मुझ में समा गया

In any case would not get cold the passion of my heart
It will remain steadfast, the love lunacy, till doomsday

ہے بڑے نکھار پہ میکدہ لبِ جام دینے لگے صدا
وہ حسین سایہ بھی چل پڑا چلو ابر ایسے میں چھا گیا

है बड़े निखार पे मयकदा लबे जाम देने लगे सदा
वो हसीन साया भी चल पड़ा चलो अब्र ऐसे में छा गया

Looks lovely the tavern and call rises from lips of the wine cup
That smug shadow began to move and loomed large clouds as well

اسے یہ سہیلؔ پسند تھا کہ بنی رہے میری جستجو
یہ ادا تعلقِ خاص تھی وہ گیا تو پردہ ہٹا گیا

उसे ये सुहैल पसन्द था कि बनी रहे मेरी जुस्तजू
ये अदा तअल्लुक़े ख़ास थी वो गया तो पर्दा हटा गया

She liked that should remain in me my curiosity
This way of her indicated her attachment as she went removing the curtain

41

Vo ahd-e-ġham kī kāhish-hā-e-be-hāsil ko kyā samjhe
Jo un kī muḳhtasar rūdād bhī sabr-āzmā samjhe

تقاضائے محبت کو خدا جانے وہ کیا سمجھے
جو اچھا تھا اسے قسمت ہے ان کی وہ برا سمجھے

तक़ाज़ाए मुहब्बत को ख़ुदा जाने वो क्या समझे
जो अच्छा था उसे किस्मत है उनकी वो बुरा समझे

She mistook totally my love demands God knows what
That was good, it is her misfortune she found bad

اشارہ ہے بہت، تفصیل اظہارِ محبت کیا
تبسم ان کا کہتا ہے وہ میرا مدعا سمجھے

इशारा है बहुत, तफ़सीले इज़हारे मुहब्बत क्या
तबस्सुम उनका कहता है वो मेरा मुद्दुआ समझे

A little indication is enough why details in expressing love
It is her smile vividly tells that she understood my desire

نہیں سمجھے جو اس کو وہ ادب میں ہوگئے پیدل
وہی کہلائے دانشور جو غالب کا کہا سمجھے

नहीं समझे जो उस को वो अदब में हो गये पैदल
वही कहलाया दानिश्वर जो ग़ालिब का कहा समझे

Those who could not followed Ghalib forfeited of any place in literature
And they were called learned who understood the version of him

بنائیں گے اسی سے وصل کے ہم اب تو منصوبے
تیرے انکار کے مفہوم کو اب ہم ذرا سمجھے

बनाएंगे उसी से वस्ल के हम अब तो मन्सूबे
तेरे इनकार के मफ़हूम को अब हम ज़रा समझे

Now I will plan accordingly about union with thee
I have fortunately comprehended the sense of thy refusal

سمجھ میں آگیا اب واہمہ خلاق ہوتا ہے
سہیلؔ اپنی صدائے شوق کو ہم نارسا سمجھے

समझ में आ गया अब वाहिमा ख़ल्लाक़ होता है
सुहैल अपनी सदाए शौक़ को हम नारसा समझे

It becomes clear now that suspicion is creator
Wrong I thought that voice of my heart is unreachable

42

Qarz-e-nigāh-e-yār adā kar chuke haiñ ham
Sab kuchh nisār-e-rāh-e-vafā kar chuke haiñ ham

مجبور دل سے ہوکے خطا کرچکے ہیں ہم
اب کیا کریں کہ ان کو خفا کرچکے ہیں ہم

मजबूर दिल से होके ख़ता कर चुके हैं हम
अब क्या करें कि उनको ख़फ़ा कर चुके हैं हम

Being helpless of love I committed sin
What can I do as I annoyed her already

لو دھڑکنوں سے ہار گئی ہے ہماری سوچ
سمجھے تھے اس کو دل سے جدا کرچکے ہیں ہم

लो धड़कनों से हार गई है हमारी सोच
समझे थे उसको दिल से जुदा कर चुके हैं हम

My contemplation has been defeated by my heart beats
Thought wrong I have forgotten her, separated her from heart

ہو کوئی بھی وہ ہجر میں رہتا ہے مضطرب
کیا اس کا حال ہے یہ پتہ کر چکے ہیں ہم

हो कोई भी वो हिज्र में रहता है मुज़तरिब
क्या उसका हाल है ये पता कर चुके हैं हम

May there be anyone becomes anxious in segregation
And what is actually her state I have already come to know

پوری کریں گے ان کی بھلا کیسے آرزو
جب خواہشات اپنی فنا کرچکے ہیں ہم

पूरी करेंगे उनकी भला कैसे आरज़ू
जब ख़्वाहिशात अपनी फ़ना कर चुके हैं हम

In fix now I am that no way I have to fulfill her desires
For I have already ended all my longings whatsoever

اک خاص لطف عشق میں آیا ہے جب سہیلؔ
جب خود کو آج آبلہ پا کر چکے ہیں ہم

एक ख़ास लुत्फ़ इश्क़ में आया है जब सुहैल
जब ख़ुद को आज आबला–पा कर चुके हैं हम

Felt a kind of special joy in love presently
When inflicted wounds in my feet which turned into blisters

43

Qand-e-dahan kuchh is se ziyāda
Lutf-e-sukhan kuchh is se ziyāda

ہم ہوں مگن کچھ اس سے زیادہ
نکھرے وہ تن کچھ اس سے زیادہ

हम हों मगन कुछ इससे ज़ियादा
निखरे वो तन कुछ इससे ज़ियादा

I must be forgetful in glee more than present happy state
And too her heart be more than present happy state

اے چمن آرا آ کے بڑھا دے
حسن چمن کچھ اس سے زیادہ

ऐ चमन आरा आके बढ़ा दे
हुस्ने चमन कुछ इससे ज़ियादा

O! Beautifier of garden come here
Increase the elegance of garden more

آپ کریں اچھا لگتا ہے
حیلۂ و فن کچھ اس سے زیادہ

आप करें अच्छा लगता है
हीला-ओ-फ़न कुछ इससे ज़ियादा

It is pleasant to see when thou do
So play tricks more than what is usual

ہم میں بڑھے ہر وقت دعا ہے
حُبِّ وطن کچھ اس سے زیادہ

हम में बढ़े हर वक्त दुआ है
हुब्बे वतन कुछ इससे जियादा

Pray always it must flourish in us
The love for motherland more and more

دھن وانوں کو بھی یہ خلش ہے
پائیں دھن کچھ اس سے زیادہ

धनवानों को भी ये ख़लिश है
पायें धन कुछ इससे जियादा

The wealthy peopled have also desire
That they must get money even more

وسعت دے تائید وفا کو
شوخ دہن کچھ اس سے زیادہ

वुसअत दे ताईदे वफ़ा को
शोख़ा दहन कुछ इससे जियादा

Expand thy confirmation of love
O! Lovely mouth more than this

یار سہیل کے پرچانے کو
نرم سخن کچھ اس سے زیادہ

यार सुहैल के परचाने को
नर्म सुख़न कुछ इससे जियादा

O! Sweetheart to bewitch lover
Adopt soft tone more than current

44

Sharh-e-firāq madh-e-lab-e-mushk bū kareñ
Ghurbat-kade meñ kis se tirī guftugū kareñ

قربان تجھ پہ جان لبِ خوش گلو کریں
جی چاہتا ہے سن کے تجھے ہاؤ ہو کریں

क़ुर्बान तुझ पे जान लबे ख़ुशगूलू करें
जी चाहता है सुन के तुझे हाओहू करें

Desire I to sacrifice life on thee sweet singer
And long to shout in glee hearing thee

دنیا کی لفظ لفظ پہ سر دھن رہی ہے عقل
یوں ہی سدا وہ عشق کی بس گفتگو کریں

दुनिया की लफ़्ज़ लफ़्ज़ पे सर धुन रही है अक़्ल
यूँही सदा वो इश्क़ की बस गुफ़्तगू करें

Amazed is wisdom on words she uttered
She must always make mention like this ever

رنگین ہوگا اس سے ہی افسانۂ جمال
دل اس میں کام آئے گا ہم دل لہو کریں

रंगीन होगा उससे से ही अफ़सानए जमाल
दिल इसमें काम आएगा हम दिल लहू करें

The tale of beauty would be colorful by this
The heart will work here so we must wound heart

گرمیِ جذبِ دل کا تقاضہ تو ہے یہی
تیری ہی طرح خود کو بھی ہم تند خو کریں

गर्मीए जज़्बे दिल का तक़ाज़ा तो है यही
तेरी ही तरह ख़ुद को भी हम तुन्दख़ू करें

The emotions hot demand this in any case
That I must make myself hot tempered like thee

پاکیزہ آبِ دید سے جب ہو گیا وجود
اب ہم نمازِ عشق ادا بے وضو کریں

पाकीज़ा आबे दीद से जब हो गया वजूद
अब हम नमाज़े इश्क़ अदा बेवज़ू करें

The water of sight of beloved made myself pious
So I must perform prayer without cleaning parts of body

ان میں مجھے دکھائی پڑے جس سے اپنا عکس
وہ بھی سہیلؔ ایسی کوئی آرزو کریں

उन में मुझे दिखाई पड़े जिस से अपना अक्स
वो भी सुहैल ऐसी कोई आरज़ू करें

I must see reflection of me there in her
She also must desire in my style and way

45

Tum aaye ho na shab-e-intizār guzrī hai
Talāsh meñ hai sahar baar baar guzrī hai

یہ زیست بن تیرے زارو نزار گزری ہے
جو تیرے ساتھ بہت خوشگوار گزری ہے

तुम आए हो न शबे इन्तिज़ार गुज़री है
तलाश में है सहर बार बार गुज़री है

Life without thee passed but with anxiety
Which in thy company passed happily

میرے تو دل کو تیری کجروی میں راحت ہے
رقیب کو یہ بہت ناگوار گزری ہے

मेरे तो दिल को तेरी कजरवी में राहत है
रक़ीब को ये बहुत नागवार गुज़री है

I enjoy thy crank in behavior
While rival does not relish that

میری شرارتِ پیہم سے لطف تھا اس کو
یہ حوصلہ جو ملا حد سے پار گزری ہے

मेरी शरारते पैहम से लुत्फ़ था उसको
ये हौसला जो मिला हद से पार गुज़री है

My mischief mongering delighted her
Getting encouragement it crossed limits

وہ میری خواہش دیدار کر گئی جگمگ
وہ روشنی جو تیرے رخ سے پار گزری ہے

वो मेरी ख़्वाहिशे दीदार कर गई जगमग
वो रौशनी जो तेरे रूख़ से पार गुज़री है

That has illumined my desire to see thee
The light emitted from thy bright face

تیرے کرم سے میری زندگی مرے مولیٰ
ابھی تلک تو بہت شاندار گزری ہے

तेरे करम से मेरी ज़िन्दगी मेरे मौला
अभी तलक तो बहुत शानदार गुज़री है

O! God it is due to Thy grace that till now
My life has been spent with glory

سہیلؔ روح کی پرکیف ہوگئی ہے فضا
وہاں سے رحمتِ پروردگار گزری ہے

सुहैल रूह की पुरकैफ़ हो गई है फ़ज़ा
वहां से रहमते परवरदिगार गुज़री है

Became pleasant the surroundings of soul
As the waves of mercy of God passed through

46

Jamegī kaise bisāt-e-yārāñ ki shīsha o jam bujh gaye haiñ
Sajegī kaise shab-e-nigārāñ ki dil sar-e-shām bujh gaye haiñ

ہماری ہستی رہی ہے باقی وہ ہوکے ناکام بجھ گئے ہیں
ارادۂ حسن کے شراروں کی آگ تھی خام بجھ گئے ہیں

हमारी हस्ती रही है बाक़ी वो होके नाकाम बुझ गये हैं
इरादए हुस्न के शरारों की आग थी ख़ाम बुझ गये हैं

My existence remained and they are quenched-
The sparks of the intentions of beauty as fire was crude

بچی تھی یوں آبرو ہماری صداقتوں کا گرا تھا پانی
جو مثلِ شعلہ بھڑک رہے تھے وہ سارے الزام بجھ گئے ہیں

बची थी यूँ आबरू हमारी सदाक़तों का गिरा था पानीं
जो मिस्ले शोला भड़क रहे थे वो सारे इल्ज़ाम बुझ गये हैं

Saved my honor as fell upon that water of truth
Those allegations which were like flame were put out

ہیں ان میں جذبے کی روشنی کا نظام کیسا حسین دیکھو
چراغ نور سحر کا دے کر جہاں کو پیغام بجھ گئے ہیں

है उनमें जज़्बे की रौशनी का निज़ाम कैसा हसीन देखो
चराग़ नूरे सहर का देकर जहां को पैग़ाम बुझ गये हैं

See the their system of light highly graceful there
The lamps are extinguished giving message of radiance to morning

کہاں کسی کی چلی ہمیشہ ثبات بس ایک کے لئے ہے
بہت تھے سورج کے تیز تیور جو آگئی شام بجھ گئے ہیں

कहां किसी की चली हमेशा सबात बस एक के लिए है
बहुत थे सूरज के तेज़ तेवर जो आ गई शाम बुझ गये हैं

Only one is Omnipotent and He is eternal
Came evening and the hot gesture of sun cooled down

سہیلؔ دولت کے عارضی تھے چراغ جن میں انا کی لو تھی
فنا کا آیا تھا ایک جھونکا وہ ہو کے گمنام بجھ گئے ہیں

सुहैल दौलत के आरज़ी थे चराग़ जिनमें अना की लौ थी
फ़ना का आया था एक झोंका वो होके गुमनाम बुझ गये हैं

The lamps with flame of ego and light of wealth were temporary
Came a gust of mortality and those made certain extinct of them

47

Nahīñ nigāh meñ manzil to justujū hī sahī
Nahīñ visāl mayassar to aarzū hī sahī

نہیں شراب تو کچھ یونہی ہاؤ ہو ہی سہی
وہ مل نہ پائے تو بس اس کی آرزو ہی سہی

नहीं शराब तो कुछ यूँही हाओहू ही सही
वो मिल न पाए तो बस उसकी आरजू ही सही

If wine is missing lets raise voices signifying intoxication
If she meets not merely desire for her

ہمیشہ جذبۂ دل کی تلاش کرنا کیا
سپاٹ لاکھ ہو کچھ اس سے گفتگو ہی سہی

हमेशा जज़्बए दिल की तलाश करना क्या
सपाट लाख हो कुछ उससे गुफ़्तगू ही सही

Why to always seek emotion in expression
Flat may but converse with her

یہ یاد رکھنا ہے چاہت میں کوئی شرط نہیں
وہ ہم کو پیارا ہے وہ لاکھ تندخو ہی سہی

ये याद रखना है चाहत में कोई शर्त नहीं
वो हमको प्यारा है वो लाख तुन्दख़ू ही सही

Remember any condition is not incumbent in love
She is lovely in any case may be sharp in temper

ہمارے لب پہ ستائش ہے حسن کی اور یار
اسے غلو جو وہ کہتے ہیں وہ غلو ہی سہی

हमारे लब पे सताइश है हुस्न की और यार
उसे ग़ुलू जो वो कहते हैं वो ग़ुलू ही सही

Praises of beloved are on my lips and my friends
Call it exaggeration let them do

یہ سوچ کر ہی چلو راہِ عاشقی میں سہیلؔ
جو کامیاب نہ ہو پاؤ جستجو ہی سہی

ये सोच कर ही चलो राहे आशिक़ी में सुहैल
जो कामयाब न हो पाओ जुस्तजू ही सही

Think and move ahead upon the path of love
May not achieve her but at least remain curious

48

Ham sahal-talab kaun se farhād the lekin
Ab shahr meñ tere koī ham sā bhī kahāñ hai

دل مست ہے پینے کا تقاضہ بھی کہاں ہے
ساقی ہے کہاں مئے کا پیالہ بھی کہاں ہے

दिल मस्त है पीने का तक़ाज़ा भी कहां है
साक़ी है कहां मय का पियाला भी कहां है

Delighted already so why to desire drinking
No winegiver and unavailable is goblet

اس سے تو سنبھل کر ہمیں رہنا ہے ضروری
یہ وقت جو میرا نہیں اس کا بھی کہاں ہے

उससे तो संभल कर हमें रहना है ज़रूरी
ये वक़्त जो मेरा नहीं उसका भी कहां है

We must be alert of it, it is necessary
Time is not supportive to me nor to her

آجا نہیں قابو میں میرے دردِ جدائی
آسان تیرے بن مجھے جینا بھی کہاں ہے

आजा नहीं क़ाबू में मेरा दर्दे जुदाई
आसान तेरे बिन मुझे जीना भी कहां है

Come, is not in control the pain of separation
Not easy it is for me to live sans thee

تاریک رہِ عشق میں کیا ذکر کسی کا
اب ساتھ میرے خود میرا سایہ بھی کہاں ہے

तारीक रहे इश्क़ में क्या ज़िक्र किसी का
अब साथ मेरे ख़ुद मेरा साया भी कहां है

What to say of anyone in dark pathway of love
Whenever my shadow accompanies me not

ہمت ہے سہیل اس کی غمِ عشق کے ہوتے
چہرے پہ شکن آئی وہ رویا بھی کہاں ہے

हिम्मत है सुहैल उसकी ग़मे इश्क़ के होते
चेहरे पे शिकन आई वो रोया भी कहां है

Courageous is she in sorrow of love
Neither wrinkle on face nor tears in eyes

Aaye kuchh abr kuchh sharāb aaye
Is ke baad aaye jo azaab aaye

اس کے چہرے پہ جب حجاب آئے
شوخیٔ عشق پر شباب آئے

उस के चेहरे पे जब हिजाब आए
शोख़िए इश्क़ पर शबाब आए

When appears on her face modesty
Reaches to youthfulness vivacity

کام میرے جنوں کا بن ہی گیا
لاکھ بھی ان کو پیچ وتاب آئے

काम मेरे जुनूँ का बन ही गया
लाख भी उनको पेचो ताब आए

Got what desired my love lunacy
Despite all her furiosity

میرے حلقہ میں فخر کرتا ہوں
لوگ جو آئے انتخاب آئے

मेरे हलक़े में फ़ख्र करता हूँ
लोग जो आए इन्तिख़ाब आए

I thank God that in my circle men,
Enter only who are picked and chosen

مجھ کو رکھ لیں کسی وہ گنتی میں
کاش اتنا انہیں حساب آئے

मुझ को रख लें किसी वो गिनती में
काश इतना उन्हें हिसाब आए

Must keep me in her count I long she
And must she know suck accountability

در پہ ان کے برائے نورِ یقیں
ماہتاب اور آفتاب آئے

दर पे उनके बराये नूरे यक़ीं
माहताब और आफ़ताब आए

To be blessed by the radiance of certainty
Moon and sun come to the doorstep of spirit inspiring entity

جن پہ رنگ وفا کے جلوے تھے
سامنے میرے دو گلاب آئے

जिन पे रंगे वफ़ा के जलवे थे
सामने मेरे दो गुलाब आए

Thereupon visible color and luster of faithfulness
Two roses came before me

حل ملیں مشکلات کے جس میں
لے کے بے جوڑ وہ کتاب آئے

हल मिलें मुश्किलात के जिस में
लेके बोजोड़ वो किताब आए

One will find for difficulty every
He brought a book contains apt remedy

میری تشنہ لبی عجب ہے سہیل
کہتی ہے نشّہ دار آب آئے

मेरी तशनालबी अजब है सुहैल
कहती है नश्शादार आब आए

Amazing is my thirst that it desires
Says must come water with intoxication

50

Kiye aarzū se paimāñ jo ma.al tak na pahuñche
Shab-o-roz-e-āshnā.ī mah o saal tak na pahuñche

میں یہ کہہ کے مسکرایا، وہ سوال تک نہ پہنچے
کہ ہے کوئی ایسا سورج جو زوال تک نہ پہنچے

मैं ये कहके मुस्कुराया, वो सवाल तक न पहुंचे
कि है कोई ऐसा सूरज जो ज़वाल तक न पहुंचे

Asking such I smiled and she did not reach to question
That is there any sun whichever has not set

تیری شان شانِ اعلیٰ تیرا حسن حسنِ اخفاء
تیرے ہم نفس بھی اکثر ترے حال تک نہ پہنچے

तेरी शान शाने आला तेरा हुस्न हुस्ने इख़फ़ा
तेरे हमनफ़स भी अक्सर तेरे हाल तक न पहुंचे

Thy glory is great thy beauty is thy concealment
They who are thy near ones even could not get thy reality

یہی ایک ہے ہمارا جو ہے مقصدِ عبادت
کہ رہے جمال تیرا یہ جلال تک نہ پہنچے

यही एक है हमारा जो है मक़सदे इबादत
कि रहे जमाल तेरा ये जलाल तक न पहुंचे

This only is the purpose of our worship
That must remain beauty of thy compassion may not reach to wrath

انہیں حسنِ ظاہری کا جو گمانِ مستقل تھا
وہ اُلجھ گئے اسی میں وہ مآل تک نہ پہنچے

उन्हें हुस्ने ज़ाहिरी का जो गुमाने मुस्तक़िल था
वो उलझ गये उसी में वो मआल तक न पहुंचे

They who remained under doubt about their outer charm
Remained they in confusion not reached to the ultimate outcome

ہے سہیلؔ ماما کی یہی بے مثال خواہش
کہ جہاں کا کوئی بھی غم میرے لال تک نہ پہنچے

है सुहैल मामता की यही बेमिसाल ख़्वाहिश
कि जहां का कोई भी ग़म मेरे लाल तक न पहुंचे

This is the unparalleled desire of maternal indulgence ever
That no pain no sadness should reach to her child

51

Ye kis ḳhalish ne phir is dil meñ āshiyāna kiyā
Phir aaj kis ne suḳhan ham se ġhāebāna kiyā

بلا سبب ہی تعلق میں شاخسانہ کیا
اسے جو کرنا تھا آخر میں پھر بہانہ کیا

बिला सबब ही तअल्लुक़ में शाख़सााना किया
उसे जो करना था आख़िर में फिर बहाना किया

Wrong inference she drew in love relation unnecessarily
She had to put excuse and that she did ultimately

لگا وہ تیر مجھے غیر کو نشانہ کیا
یہ وار یار نے کیا خوب دلربانہ کیا

लगा वो तीर मुझे ग़ैर को निशाना किया
ये वार यार ने क्या ख़ूब दिलरूबाना किया

That arrow pricked me although target was rival
The beloved aimed and it is beautifully done

ہوا ہی کرتا ہے ایسا دلوں کے رشتے میں
ذرا سی بات تھی اس نے جسے فسانہ کیا

हुआ ही करता है ऐसा दिलों के रिश्ते में
ज़रा सी बात थी उसने जिसे फ़साना किया

It often happens in love and relations of heart
That she has made a trivial largely significant

نوازا اس نے ہمیں اور ہم سمجھتے ہیں
جو ہم پہ فرض تھا ہم نے مگر ادا نہ کیا

नवाजा उसने हमें और हम समझते हैं
जो हमपे फ़र्ज़ था हमने मगर अदा न किया

Sweetheart has fulfilled my desires and I realize
That what on me was mandatory I could not do

وہ دوست اپنا نہیں ہے تمہارا کیا ہوتا
خطا تمہاری ہے کیوں اس سے دوستانہ کیا

वो दोस्त अपना नहीं है तुम्हारा होता क्या
ख़ाता तुम्हारी है क्यों उससे दोस्ताना किया

She is not a friend of herself how could she be of you
The mistake is yours that you have made her a friend

ہماری عقل پہ پتھر پڑے چلے پتھر
ہمی نے عشق میں اپنے کو یوں دِوانہ کیا

हमारी अक्ल पे पत्थार पड़े चले पत्थार
हमीं ने इश्क़ में अपने को यूँ दिवाना किया

Stones were pelted upon me due to my own stupidity
It was only me who made in love a lunatic

چلو پتہ تو چلا اس کو یہ ہے جائے سکوں
سہیلؔ اس نے میرے دل میں آشیانہ کیا

चलो पता तो चला उसको ये है जाए सुकूँ
सुहैल उसने मेरे दिल में आशियाना किया

At last, she realized that my heart is a place of solace
And so she has chosen that as her abode

52

Ye jafā-e-ġham kā chāra vo najāt-e-dil kā aalam
Tirā husn dast-e-īsā tirī yaad rū-e-maryam

پڑے سو گلے کروں کیا میں بھلا رہا تھا اک غم
یہ ہے عزم ترک الفت میں خراب دل کا عالم

पड़े सौ गले करूं क्या मैं भुला रहा था एक ग़म
ये है अज़्मे तर्के उल्फ़त में ख़राब दिल का आलम

Various sorrows gripped while I was forgetting one
Such is plight in the effort of denouncing love

وہ ملا ہے جب سے اس سے جو ہے میرا دشمنِ جاں
کبھی جھانکتا نہیں ہے میرے پاس میرا ہمدم

वो मिला है जब से उससे जो है मेरा दुशमने जाँ
कभी झांकता नहीं है मेरे पास मेरा हमदम

Since he met one who is a clear foe of my life
He never comes to me one who was my sympathizer

یہ ہے دائمی رفاقت ہے اسی میں رنگ الفت
وہ ہے گل کا استعارہ تو میرا وجود شبنم

ये है दायमी रफ़ाक़त है इसी में रंगे उल्फ़त
वो है गुल का इस्तिआरा तो मेरा वजूद शबनम

It is perpetual companionship with the color of love
She is the metaphor of flower and me of dew

اسے دیکھ کر ہمارے سبھی زخم بھر گئے تھے
وہ جدائی سے ہوئے تھے تو بنی تھی دید مرہم

उसे देख कर हमारे सभी ज़ख़्म भर गये थे
वो जुदा से हो गये थे तो बनी थी दीद मरहम

As she appears all my wounds were healed up
There cause was separation and balm now is her appearance

مجھے عقل نے دغا دی نہ تو دل نے ہی وفا کی
میں سہیل ان کو سمجھا تھا مثالِ ابن مریم

मुझे अक़्ल ने दग़ा दी न तो दिल ने ही दुआ की
मैं सुहैल उनको समझा था मिसाले इब्ने मरयम

The mind ditched me and heart also not favored
I mistook her and considered her as Messiah

53

Ab ke baras dastūr-e-sitam meñ kyā kyā baab īzād hue
Jo qātil the maqtūl hue jo said the ab sayyād hue

قید میں مجھ پر کیا کیا گزری لاکھ ستم ایجاد ہوئے
پورے تیرے لگتا ہے سب ارماں اب صیاد ہوئے

क़ैद में मुझ पर क्या क्या गुज़री लाख सितम ईजाद हुए
पूरे तेरे लगता है सब अरमाँ अब सैयाद हुए

In captivation so many troubles I faced and cruelties were invented,
I feel that all your desires have been fulfilled oh! hunter

اپنے طور پہ خوش ہیں دوانے جیسے وہ آباد ہوئے
ان کی سوچ ہے ایسی روشن عشق میں جو برباد ہوئے

अपने तौर पे ख़ुश हैं दिवाने जैसे वो आबाद हुए
उनकी सोच है ऐसी रौशन इश्क़ में जो बरबाद हुए

The love lunatics are happy as if they are populated,
The thinking of them is so bright those who are wasted in love

اپنے دل کی بات کہی ہے جرم اسے میں کیوں سمجھوں
شاد ہوئے تو ٹھیک تھا لیکن اب کیونکر ناشاد ہوئے

अपने दिल की बात कही है जुर्म उसे मैं क्यूं समझूँ
शाद हुए तो ठीक था लेकिन अब क्योंकर नाशाद हुए

You have only expressed the feeling of love that is not a crime,
Good to see you happy before but why unhappy now

ہے یہ عجب شئے جذبۂ دل بھی کس کا کب کیا حال کرے
اب ان کا ہے حال برا وہ مصروف فریاد ہوئے

है ये अजब शय जज़्बए दिल भी किस का कब क्या हाल करे
अब उनका है हाल बुरा वो मसरूफ़े फ़रियाद हुए

Feelings of love are strange it can make once state worrisome,
I became sad while I see her protesting against her troubles

اس نے سہیلؔ یہ کہہ کر مجھ میں روح نرالی پھونکی ہے
آپ کے جیسے کتنے ہیں جو مانندِ فرہاد ہوئے

उसने सुहैल ये कह कर मुझमें रूह निराली फूंकी है
आप के जैसे कितने हैं जो मानिन्दे फ़रहाद हुए

She said this and infused in me new spirit,
How many are there who became life sacrificing like you

54

Ab vahī harf-e-junūñ sab kī zabāñThahrī hai
Jo bhī chal niklī hai vo baat kahāñThahrī hai

اس کو مت پوچھ کہ کیوں جان جہاں ٹھہری ہے
تو نہ رسوا ہو جبھی میری زباں ٹھہری ہے

इसको मत पूछ कि क्यों जान जहां ठहरी है
तू न रूसवा हो जभी मेरी ज़बां ठहरी है

Do not ask the reason as to why I held my tongue,
To save you from slander may be

وہ جو آجائے تو ہو جائے گی تکمیل وفا
آج جو میرے لبوں پر میری جاں ٹھہری ہے

वो जो आजाए तो हो जाएगी तकमीले वफ़ा
आज जो मेरे लबों पर मेरी जाँ ठहरी है

If she comes would be accomplished love trust,
My life came on lips but stays there

اس کو اچھی جو لگی ہے وہ بدل جائے فضا
ابکی گلشن میں جو آئی تو خزاں ٹھہری ہے

उसको अच्छी जो लगी है वो बदल जाए फ़ज़ा
अबकी गुलशन में जो आई तो ख़िज़ाँ ठहरी है

What environs she it likes must change,
Reached to garden and autumn sticks around

میری آنکھوں میں چلی یار کی آنکھوں میں گئی
نیند لوٹی ہی نہیں ہے جو وہاں ٹھہری ہے

मेरी आंखों में चली यार की आंखों में गई
नींद लौटी ही नहीं है जो वहाँ ठहरी है

Set off from my eyes and settled in the eyes of beloved,
Returns not my sleep, starts not from there

مجھ کو بھی حد سے سوا خود پے بھروسہ ہے سہیلؔ
جانثاری ہی صدا شرطِ بتاں ٹھہری ہے

मुझको भी हद से सिवा ख़ुद पे भरोसा है सुहैल
जांनिसारी ही सदा शर्तें बुताँ ठहरी है

I have faith on me beyond limits,
Life sacrificing is if the condition of sweet idols

55

Vahīñ haiñ dil ke qarāyin tamām kahte haiñ
Vo ik ḳhalish ki jise terā naam kahte haiñ

حسین آنکھ ہے جس کو کہ جام کہتے ہیں
سب اس کے لب کو مئے لالہ فام کہتے ہیں

हसीन आंख है जिसको कि जाम कहते हैं
सब उसके लब को मये लालाफ़ाम कहते हैं

Goblet they are called, her elegant eyes
And red wine are her rosy lips

میرے لئے تو ہے وہ روشنی لامحدود
اسی کو دوسرے ماہ تمام کہتے ہیں

मेरे लिए तो है वो रोशनिए लामहदूद
उसी को दूसरे माहे तमाम कहते हैं

For me she is light limitless
Others take her as full moon

ہمی نہیں کہ جو کہتے ہیں آپ کو پُرفن
یہ بات دیکھئے سب خاص وخاص کہتے ہیں

हमीं नहीं कि जो कहते हैं आपको पुरफ़न
ये बात देखिए सब ख़ासो आम कहते हैं

This is not only me call you shrewd
See this all say whether mass or class

وہ بولتا ہے تو نظارے جھوم اٹھتے ہیں
سخن کو اس کے ہی حسن کلام کہتے ہیں

वो बोलता है तो नज़्ज़ारे झूम उठते हैं
सुख़न को उसके ही हुस्ने कलाम कहते हैं

She speaks and makes sights dance in glee
Her version is surely called beauty of speech

یہ کہہ کے اور تو کچھ بھی کہا نہ قاصد نے
یہی کہا کہ ہمیں وہ سلام کہتے ہیں

ये कहके और तो कुछ भी कहा न क़ासिद ने
यही कहा कि हमें वो सलाम कहते हैं

The messenger said only that added nothing
That she sent and said salaam in response

حریف مئے جو نہ ہو پائے ہیں وہی مئے کو
سہیلؔ عقل کے دشمن حرام کہتے ہیں

हरीफ़े मय जो न हो पाये हैं वही मय को
सुहैल अक़्ल के दुशमन हराम कहते हैं

Those who could not consume wine called it
They are devoid of prudence to call it prohibited

Terī sūrat jo dil-nashīñ kī hai
Āshnā shakl har hasīñ kī hai

دل میں بس جائے اک حسیں کی ہے
بات اس یارِ دلنشیں کی ہے

दिल में बस जाए एक हसीं की है
बात उस यारे दिलनशीं की है

That should be settled down in her
What is said by sweet dweller of heart

جس نے کھولے ہیں "ہاں" کے سارے در
اس نے کیا خوب اک نہیں کی ہے

जिसने खोले हैं ''हॉ'' के सारे दर
उसने क्या ख़ूब एक नहीं की है

One who has opened all the doors of "Yes"
How wonderfully with one "No" He uttered

یہ نوازش ہے عشق کی ہم پر
فکر دنیا کی اور نہ دیں کی ہے

ये नवाज़िश है इश्क़ की हम पर
फ़िक्र दुनिया की और न दीं की है

This is compassion of love upon me
Made me oblivious of world and faith

جان کر ہم نے سانپ پالے ہیں
سب خبر ہم کو آستیں کی ہے

जान कर हमने सांप पाले हैं
सब ख़बर हमको आस्तीं की है

Knowingly I have suckled snakes
While I am fully aware of my sleeves

جس نے میرے اڑائے ہوش سہیلؔ
یہ خبر بے گماں وہیں کی ہے

जिसने मेरे उड़ाये होश सुहैल
ये ख़बर बेगुमां वहीं की है

What totally deprived me of sense
The news for sure is about that spot

Tujhe pukārā hai be-irāda
Jo dil dukhā hai bahut ziyāda

لکھ اس پہ ساقی بیان بادہ
ہمارے دل کا ورق ہے سادہ

लिखा उसपे साक़ी बयाने बादा
हमारे दिल का वरक़ है सादा

O! Cup bearer write description of wine here
As the scroll of my heart is absolutely blank

وہ کر رہے ہیں خلافِ فطرت
خدا ہے مالک کرم زیادہ

वो कर रहे हैं ख़िलाफ़े फ़ितरत
ख़ुदा है मालिक करम जियादा

She is doing thing against her nature
God may help meher mercy is more and unusual

اسی کو اکثر ملی ہے شہرت
جو شعر ہوتا ہے بے ارادہ

उसी को अक्सर मिली है शोहरत
जो शेर होता है बेइरादा

That often got fame among people
A poetry comes out unintentionally

وفا کی جس نے نہ شکل دیکھی
وہ اس کا وعدہ رہا ہے وعدہ

वफ़ा की जिसने न शक्ल देखी
वो उसका वादा रहा है वादा

Never came across with fulfillment
Her promise remained only a promise

ہمارا یارِ بہار پرور
سہیلؔ اس کا ہے دل کشادہ

हमारा यारे बहार परवर
सुहैल उसका है दिल कुशादा

My beloved nourisher of spring
Has heart very large with generosity

58

Jāntā hai ki vo na ā.eñge
Phir bhī masrūf-e-intizār hai dil

انتخابِ نگاہِ یار ہے دل
عکس رنگینیِ بہار ہے دل

इन्तिख़ाबे निगाहे यार है दिल
अक्से रंगीनिए बहार है दिल

It is selection of eyes of beloved the heart
And reflection of the season of flower

بے نیازی کسی کی حد سے بڑھی
اس ستم سے تو تار تار ہے دل

बेनियाज़ी किसी की हद से बढ़ी
इस सितम से तो तार तार है दिल

Ignoring gesture of her is out of bound
On such cruelty heart is torn

ان دنوں غم نے ساتھ چھوڑ دیا
ان دنوں کتنا بے قرار ہے دل

इन दिनों गम ने साथ छोड़ दिया
इन दिनों कितना बेक़रार है दिल

The sorrows left me these days
These days heart is more restless

بے وفا اس کو کہہ دیا لیکن
ایسا کہنے پہ شرمسار ہے دل

बेवफ़ा उस को कह दिया लेकिन
ऐसा कहने पे शर्मसार है दिल

Called her traitor of love desperately
But now heart feels sorry to say that

بس یہی ایک کام اس کا سہیلؔ
اس کی رعنائی پر نثار ہے دل

बस यही एक काम उस का सुहैल
उस की रानाई पर निसार है दिल

Left is only one task with it
Heart is ready to sacrifice life that's it

Apne in.ām-e-husn ke badle
Ham tahī-dāmanoñ se kyā lenā

دل کو تم میرے آزما لینا
پھر کہیں عہد عشق کا لینا

दिल को तुम मेरे आज़मा लेना
फिर कहीं अहद इश्क़ का लेना

First of all put on trial my heart
Only then take pledge of love

اس میں ہے رنگ اور سرورِ شراب
دستِ رنگیں کا جام اٹھا لینا

इसमें है रंग और सुरूरे शराब
दस्ते रंगीं का जाम उठा लेना

Colors and intoxication are mixed together
In raising the goblet hands colorful

یہ محرک ہے جستجو کا میری
پردۂ ناز کا گرا لینا

ये मुहर्रिक है जुस्तजू का मेरी
पर्दए नाज का गिरा लेना

This inspires my love curiosity
Drawing of curtain of beloved in order to hide her

میں پریشان ہوں اس کی خفگی پر
مجھ کو آتا نہیں مزہ لینا

मैं परेशां हूँ उसकी ख़फ़गी पर
मुझको आता नहीं मज़ा लेना

I am worried over her annoyance
I know not to enjoy situation

خود کو رکھو سہیل باہمت
نہیں آسان اس کو پا لینا

खुद को रक्खो सहैल बाहिम्मत
नहीं आसान उसको पा लेना

One must keep courage and patience
It is hard to achieve love and self of her

60

Shām-e-firāq ab na pūchh aa.ī aur aa ke Tal ga.ī
Dil thā ki phir bahal gayā jaañ thī ki phir sambhal ga.ī

خوف وخطر سے رہ کے دور ہوکے وہاں اٹل گئی
کوئے صنم میں جستجو عشق کی سر کے بل گئی

ख़ौफ़ो ख़ातर से रहके दूर होके वहां अटल गई
कूए सनम में जुस्तजू इश्क़ की सर के बल गई

Devoid of every fear of danger went being firm there
In the lane of beloved the struggling passions went most willingly

جب وہ نہ تھا تو سرد تھے عشق کے سارے ولولے
دیکھ کے اس کو آرزو دل میں میرے مچل گئی

जब वो न था तो सर्द थे इश्क़ के सारे वलवले
देख के उसको आरजू दिल में मेरे मचल गई

In her absence remained silent all zealous sentiment
But as she appeared became wayward my desires

گردش وقت کا اصول ایک ہے یہ بندھا ٹکا
کوئی خوشی کسی کے پاس آج رکی تو کل گئی

गर्दिशे वक़्त का उसूल एक है ये बन्धा टका
कोई ख़ुशी किसी के पास आज रूकी तो कल गई

It is the regulation of movement of time fixed
That joy stayed with one today departed the next day

یہ بھی ہے اس کا اختیار آج ستم تو کل کرم
میرے لئے ہے سازگار یہ جو فضا بدل گئی

ये भी है उसका इख़्तियार आज सितम तो कल करम
मेरे लिए है साज़गार ये जो फ़ज़ा बदल गई

It is her discretion that now cruel merciful then
But favors me the atmosphere changed at present

کوئی سہیلؔ اس کو پھر ختم نہ کرسکا کبھی
آرزوئے وصالِ یار دل میں میرے جو پل گئی

कोई सुहैल उसको फिर ख़त्म न कर सका सुहैल
आरज़ूए विसाले यार दिल में मेरे जो पल गई

No one could be able to finish it ever
The longing of togetherness that flourished in me

61

Haiñ labrez aahoñ se ThanDī havā.eñ
Udāsī meñ Duubī huī haiñ ghaTā.eñ

ہے لبریز آہوں سے ٹھنڈی ہوائیں
اداسی میں ڈوبی ہوئی ہیں گھٹائیں

है लबरेज़ आहों से ठन्डी हवायें
उदासी में डूबी हुई हैं घटाएं

Must I increase my agony and pain today
So that she may become kind and decrease that

چلو آج ہم درد اتنا بڑھائیں
ترس ان کو آئے وہ اس کو گھٹائیں

चलो आज हम दर्द इतना बढ़ाएं
तरस उनको आए वो उसको घटाएं

Let us come I must increase pain
And out of piety she may decrease that

محبت میں خطروں کی کیا حیثیت ہے
چلا کرتی ہیں ایسی کتنی ہوائیں

मुहब्बत में ख़तरों की क्या हैसियत है
चला करती हैं ऐसी कितनी हवाएं

There is no value of dangers in love
Therein blow winds of so many kinds

کہا ہم نے چپ تھے وہ چپ ہی رہے تھے
کہاں کھو گئے آپ واپس تو آئیں

कहा हमने चुप थे वो चुप ही रहे थे
कहां खो गए आप वापस तो आएं

Said I but mum was she and remained same
Where thou art lost come back to thy self

ہوا وقت رخصت کچھ ایسا نظارا
وہ آئے تو دل نے کہا پھر وہ جائیں

हुआ वक़्ते रूख़सत कुछ ऐसा नज़ारा
वो आए तो दिल ने कहा फिर वो जाएं

Last time at her departure something occurred
Now again she appears and wish her return

سہیلؔ اس سے ہے دید کی دلربائی
شرارت کریں اور وہ آنکھیں نچائیں

सुहैल उससे है दीद की दिलरूबाई
शरारत करे और वो आंखें नचाएं

For me it is heart snatching the very sight
The scene of her being playful and make dance her eyes

62

Mar jā.eñge zālim kī himāyat na kareñge
Ahrār kabhī tark-e-rivāyat na kareñge

لگتا ہے وہ اس کام میں عجلت نہ کریں گے
جب ہم سے وہ کہتے ہیں محبت نہ کریں گے

लगता है वो इस काम में उजलत न करेंगे
जब हमसे वो कहते हैं मुहब्बत न करेंगे

Seems she will not hurry up in this matter
Whenever she says that she will not love

دنیا انہیں کہتی ہے وفا کے ہیں وہ دشمن
ہم ان سے تو وابستہ یہ تہمت نہ کریں گے

दुनिया उन्हें कहती है वफ़ा के हैं वो दुशमन
हम उनसे तो वाबस्ता ये तोहमत न करेंगे

All say that she is always against trust devoid of that
But I will never level such charge upon her

رحمت سبقت لیتی ہے جب ان کے غضب سے
پھر کس لئے وا وہ درِ جنت نہ کریں گے

रहमत सबक़त लेती है जब उनके ग़ज़ब से
फिर किस लिए वा वो दरे जन्नत न करेंगे

When God's mercy surpasses His wrath
Why would He not open the doors of paradise for us

باعث یہی ہو جائے گی ، پھر ان کو ملے گی
وہ لوگ کہ جو خواہشِ شہرت نہ کریں گے

बाइस यही हो जाएगी, फिर उनको मिलेगी
वो लोग कि जो ख़्वाहिशे शोहरत न करेंगे

This will become reason and they will get
The fame for which they desire not

یہ رحم بھلا ان کو سہیل آئے گا کیسے
وہ دور میرے دل سے اذیت نہ کریں گے

ये रहम भला उनको सुहैल आएगा कैसे
वो दूर मेरे दिल की अज़ीयत न करेंगे

How will such compassion rise in her mind
I am sure she will never drift apart sorrows from me

63

Yak-ba-yak shorish-e-fuġhāñ kī tarah
Fasl-e-gul aa.ī imtihāñ kī tarah

دل ہمارا ہوا وہاں کی طرح
آپ کے سنگ آستاں کی طرح

दिल हमारा हुआ वहां की तरह
आपके संगे आस्तां की तरह

My heart has become like the spot
Very much like the stone of thy abode

ہر صدا پر لگے ہیں کان یہاں
دل سنبھالے رہے زباں کی طرح

हर सदा पर लगे हैं कान यहां
दिल संभाले रहे ज़बां की तरह

Upon every voice attentive I am here
I kept heart in control like my tongue

گرد میرے حصارِ نورِ یقیں
یہاں رہتا ہے پاسباں کی طرح

गिर्द मेरे हिसारे नूरे यक़ीं
यहां रहता है पासबां की तरह

Around me is the splendor of faith
Encircles that very much like guard

وہ بھی ہے میرے شک کے گھیرے میں
وہ جو ملتا ہے رازداں کی طرح

वो भी है मेरे शक के घेरे में
वो जो मिलता है राज़दां की तरह

He is also in the circle of my doubt
One who is close and seemingly trustworthy

کہہ کہ جو کچھ بھی وہ گیا مجھ سے
اس میں کچھ بھی نہیں گماں کی طرح

कहके जो कुछ भी वो गया मुझ से
उसमें कुछ भी नहीं गुमां की तरह

What she said and went away
No trace of doubt in her version

وقت کی بات ہے زمین کا دوست
ہے سہیلؔ اب تو آسماں کی طرح

वक़्त की बात है ज़मीन का दोस्त
है सुहैल अब तो आसमां की तरह

It is irony of time that my friend of earth
Is now has risen in vanity and looks high as sky

64

Ham parvarish-e-lauh-o-qalam karte raheñge
Jo dil pe guzartī hai raqam karte raheñge

مرضی جو تری ہے وہ صنم کرتے رہیں گے
سر اپنی تمنا کا قلم کرتے رہیں گے

मरज़ी जो तेरी है वो सनम करते रहेंगे
सर अपनी तमन्ना का क़लम करते रहेंगे

Decide I that I will do what thou wish
Cut the head of my longings then

ہمت نہ جٹا پاؤ تو چھوڑو یہ محبت
ان کا تو یہ شیوہ ہے ستم کرتے رہیں گے

हिम्मत न जुटा पाओ तो छोड़ो ये मुहब्बत
उनका तो ये शेवा है सितम करते रहेंगे

If lover thou fail to gather courage, leave love
She has her own way and she will keep doing cruelty

ان لوگوں کا تو چین سے جینا نہیں ممکن
جو آرزوئے جاہ و حشم کرتے رہیں گے

उन लोगों का तो चैन से जीना नहीं मुमकिन
जो आरज़ूए जाहो हशम करते रहेंगे

For them, it is difficult to heave a sigh of relief
They who always have a lust for power and wealth

ہے حوصلۂ دل ہی محبت میں سہارا
ہمت شکنی راہ کے خم کرتے رہیں گے

है हौसलए दिल ही मुहब्बत में सहारा
हिम्मत शिकनी राह के ख़ाम करते रहेंगे

The natural courage of heart is the only prop in love
While the curves in the way would keep on shattering courage

رکھ دور سہیل اپنے کو سب چارہ گروں سے
ورنہ یہ تیرا ناک میں دم کرتے رہیں گے

रख दूर सुहैल अपने को सब चारागरों से
वरना ये तेरा नाक में दम करते रहेंगे

Keep thee away, O! Love stricken, from consolators
Otherwise, they would hamper thy peace by asking welfare

65

Sach hai hamīñ ko aap ke shikve bajā na the
Be-shak sitam janāb ke sab dostāna the

ہم یہ سمجھ رہے تھے وہ عشق آشنا نہ تھے
ان کے حسیں ارادے ہمیں تو پتہ نہ تھے

हम यह समझ रहे थे वह इश्क़ आश्ना न थे
उनके हसीं इरादे हमें तो पता न थे

I misunderstood that she was innocent of love
Because I did not apprehend her sweet intentions

پہچان ایک وقت میں بنتی ہے ایک ہی
وہ دل شکن تھے اس لئے وہ دلربا نہ تھے

पहचान एक वक्त में बनती है एक ही
वह दिल शिकन थे इसलिए वह दिलरुबा न थे

On one occasion a person is recognized by a single trait
So as she became a heart breaker she could not be heart snatcher

تو نے مجھے نواز کے مشہور کر دیا
اعمال میرے ایسے تو میرے خدا نہ تھے

तूने मुझे नवाज के मशहूर कर दिया
आमाल मेरे ऐसे तो मेरे ख़ुदा न थे

You have bestowed favor and made me famous
O! God, while my deeds were never up to the mark

ادراک میں نہ آئی حقیقت گماں رہا
شاید درِ محبت دلدار وا نہ تھے

इदराक में न आई हक़ीक़त गुमाँ रहा
शायद दरे मुहब्बत दिलदार वा न थे

Not came in my in my perception and illusion remained
That perhaps the doors of the love of sweetheart were not open

دیکھی میری نگاہ تو سمجھے تھے مدّعا
پہلے وہ اتنے حد سے سوا خود نما نہ تھے

देखी मेरी निगाह तो समझे थे मुददआ
पहले वह इतने हद से सिवा ख़ुद नुमा न थे

She saw my ogling and found my theme
Before this she saw not so self exhibiting

جو پھول بن کے غیر کے کوچے میں تھے کھلے
میں جانتا ہوں یار کے وہ نقش پا نہ تھے

जो फूल बन के ग़ैर के कूचे में थे खिले
मैं जानता हूँ यार के वह नक़्शे पा न थे

Like flowers what blooms upon street of rival in love
I have presumptive sureness that they aren't the footprints of the beloved

مشہور خود انہوں نے کیا احتیاط میں
میں جانتا ہوں اصل میں وہ بے وفا نہ تھے

मशहूर ख़ुद उन्होने किया एहतियात में
मैं जानता हूँ अस्ल में वह बेवफ़ा न थे

She publicized that herself as a precautionary measure
But I am absolutely aware that she has never been faithless

دل کی سجھائی راہ پہ ہم دونوں چل پڑے
پہلے تو ربط ان سے تھے بس دوستانہ تھے

दिल की सुझाई राह पे हम दोनों चल पड़े
पहले तो रब्त उनसे थे बस दोस्ताना थे

We began to tread upon the path heart suggested
Prior to this with her relations had been friendly only

جو مجھ کو کہہ رہے تھے گنہگارِ جام و مے
احباب وہ بھی کوئی بڑے پارسا نہ تھے

जो मुझको कह रहे थे गुनाहगारे जाम ओ मय
एहबाब वह भी कोई बड़े पारसा न थे

They who declare me the sinner of wine and goblet
I know they also are not very sinless as they pose

ہم نے سہیلؔ ان کو محبت سکھائی ہے
اس کی حقیقتوں سے وہ واقف ذرا نہ تھے

हमने सुहैल उनको मुहब्बत सिखाई है
इसकी हक़ीक़तों से वह वाक़िफ़ ज़रा न थे

I taught her the basics of love and so on
She was not cognizant, even a little of its realities befo

66

Aur bhī dukh haiñ zamāne meñ mohabbat ke sivā
Rāhateñ aur bhī haiñ vasl kī rāhat ke sivā

تجھ میں سب اچھا ہے بس اک اسی عادت کے سوا
سوجھتا کچھ بھی نہیں اور شرارت کے سوا

तुझमें सब अच्छा है बस एक इसी आदत के सिवा
सूझता कुछ भी नहीं और शरारत के सिवा

Thou possess all good save a habit
Thy mischief mongering thy usual practice

نازکی اس کے لبوں کی ہے بہت خوب مگر
ہم کو اب فکر نہیں دل کی نزاکت کے سوا

नाजुकी उसकी लबों की है बहुत ख़ूब मगर
हमको अब फ़िक्र नहीं दिल की नज़ाकत के सिवा

Tenderness of her lips is lovely enough charming
Due to which I have no worry but of my delicate heart

یہ صفت قدر بڑھا دیتی ہے انساں کی بہت
کوئی جوہر نہیں دنیا میں شرافت کے سوا

ये सिफ़त क़द्र बढ़ा देती है इन्सां की बहुत
कोई जौहर नहीं दुनिया में शराफ़त के सिवा

The trait certainly increases the value of men
There is no jewel better than gentleness in life

بیکراں حسن کے رنگوں کا نرالا جلوہ
ہم نے پایا ہی نہیں آپ کی صورت کے سوا

बेकरां हुस्न के रंगों का निराला जलवा
हमने पाया ही नहीं आपकी सूरत के सिवा

Boundless and unique enlightenment before
I found in thy face and surely nowhere

آپ چاہیں کہ بچیں تلخ حقائق سے اگر
آپ جائیں نہ کہیں حسن کی جنت کے سوا

आप चाहें कि बचें तल्ख़ हक़ाइक़ से अगर
आप जाएं न कहीं हुस्न की जन्नत के सिवा

If thou wish to remain safe from bitter realities
Stick around the paradise of beauty and go nowhere

اور کچھ ہوتے ہیں وہ یہ نہیں ہوتے کہ جو ہیں
ہم نے دیکھا ہے انہیں وصل کی راحت کے سوا

और कुछ होते हैं वो ये नहीं होते कि जो हैं
हमने देखा है उन्हें वस्ल की राहत के सिवा

She is different not like this and too not as before
I have seen and observed her state out of relief of amorous union

اس کا تسلیم و رضا دیکھ کے حیران ہیں ہم
جس نے کچھ سوچا نہیں دین کی دعوت کے سوا

उसका तसलीमो रज़ा देख के हैरान हैं हम
जिसने कुछ सोचा नहीं दीन की दावत के सिवा

We are wonder struck to see her total surrender before wish of God
One who thought not anything except the call of faith

اور راہوں میں تو منزل کا تصور ہی نہیں
پھر کوئی جائے بھلا کیوں رہِ الفت کے سوا

और राहों में तो मंज़िल का तसव्वुर ही नहीं
फिर कोई जाए भला क्यों रहे उल्फ़त के सिवा

In other ways there is no imagination of destination
Therefore why one may divert himself from path of love

اے میرے چاند دریچے سے ذرا جھانک تو لے
تیرے کوچے میں نہیں کچھ بھی مصیبت کے سوا

ऐ मेरे चांद दरीचे से ज़रा झांक तो ले
तेरे कूचे में नहीं कुछ भी मुसीबत के सिवा

O! My moon peep from thy casement and see
That in the lane there is nothing except troubles

تیرا دعوائے محبت تیرا اعلان وفا
اس میں سب کچھ ہے میری جان حقیقت کے سوا

तेरा दावाए मुहब्बत तेरा एलाने वफ़ा
उसमें सब कुछ है मेरी जान हक़ीक़त के सिवा

Thy claim of love and promulgation of trust
Possess everything except reality my love

گھر سے باہر تو نکل اے شہہ کوتاہ خرام
حسن بکھرا ہے جہاں میں تیری خلوت کے سوا

घर से बाहर तो निकल ऐ शहे कोताह ख़िराम
हुस्न बिखरा है जहां में तेरी ख़लवत के सिवा

Come out of thy confinement O! Chooser of little movement
The grace is diffused in abundance around out of thy abode

اس نے یہ کہہ کے مجھے ٹال دیا ہائے غضب
''اور بھی غم ہیں زمانے میں محبت کے سوا''

उसने ये कहके मुझे टाल दिया हाए ग़ज़ब
"और भी ग़म हैं ज़माने में मुहब्बत के सिवा"

She averted me, my goodness, saying heartlessly
"There are so many cares in life beyond love"

خوف عقبیٰ بھی ہے احساس گناہوں کا بھی ہے
آسرا کوئی نہیں ہے تیری رحمت کے سوا

ख़ैफ़े उक़्बा भी है एहसास गुनाहों का भी है
आसरा कोई नहीं है तेरी रहमत के सिवा

Think of the end and sensitive of wrong I
And except thy mercy there is no ray hope

ہم رہے اپنی محبت سے پریشان ادھر
اس کو دیکھا ہی نہیں شوخیٔ فطرت کے سوا

हम रहे अपनी मुहब्बत से परेशान इधर
उसको देखा ही नहीं शोख़िए फ़ितरत के सिवा

This side I remained puzzled in the game of my love
While on the other side saw in coquetry and nothing else

ہے وہی قول و عمل لائق تحسین سہیلؔ
جس میں کچھ اور نہ ہو حسن صداقت کے سوا

है वही क़ौलो अमल लायक़े तहसीन सुहैल
जिसमें कुछ और न हो हुस्ने सदाक़त के सिवा

That utterance and that practice only deserve praise
That which may have nothing therein except truth

67

Adā-e-husn kī ma.asūmiyat ko kam kar de
Gunāhgār-e-nazar ko hijāb aatā hai

وہ اس سے مل کے بہت کامیاب آتا ہے
کہ جس کو دیکھ کے اس کو حجاب آتا ہے

वो उससे मिलके बहुत कामयाब आता है
कि जिसको देख के उसको हिजाब आता है

He comes back from there successful
Seeing whom the beloved is bashful

پہنچ گیا ہوں میں اب اس مقام میں رندی پر
بنا شراب سرور شراب آتا ہے

पहुंच गया हूँ मैं अब उस मक़ामे रिन्दी पर
बिना शराब सुरूरे शराब आता है

I have reached that stage in wine drinking
That sans wine I have the pleasure exciting

یہ اس کا مجھ سے تعلق کا اک اشارہ ہے
کہ دل کی ٹہنی پہ تازہ گلاب آتا ہے

ये उसका मुझ से तअल्लुक़ का एक इशारा है
कि दिल की टहनी पे ताज़ा गुलाब आता है

This I am sure is the indication of her love positivity
That upon the branch of the plant of heart fresh rose I see

جلانے لگتی ہے دل کو جو آتش ہجراں
مدد کو اس کی نگاہوں میں آب آتا ہے

जलाने लगती है दिल को जो आतिशे हिजरां
मदद को उसकी निगाहों मे आब आता है

When the fire of separation in love starts burning the heart
Then to pacify and help the heart in the eyes comes water smart

وہ بے تکان محبت میں ہوتے جاتے ہیں
بہت حسیں یہ سہیلؔ انقلاب آتا ہے

वो बेतकान मुहब्बत में होते जाते हैं
बहुत हसीं ये सुहैल इन्क़िलाब आता है

She is becoming boundless now in infatuation
I enjoy and feel it is beautiful the revolution

68

In meñ lahū jalā ho hamārā ki jaan o dil
Mahfil meñ kuchh charāġh farozāñ hue to haiñ

وہ صحبت رقیب میں ارزاں ہوئے تو ہیں
احساس ہو گیا تو پشیماں ہوئے تو ہیں

वो सोहबते रक़ीब में अरज़ां हुए तो हैं
एहसास हो गया तो पशेमां हुए तो हैं

She has devalued her in the company of rival
Sensed that and she at least repents upon that

رسوائی میری میرے جنوں کے سبب ہوئی
تھوڑا سا وہ بھی اس پہ پریشاں ہوئے تو ہیں

रूसवाई मेरी मेरे जुनूँ के सबब हुई
थोड़ा सा वो भी इसपे परेशां हुए तो हैं

My insanity caused my being defamed
She too is also worried a little about that

حالات کچھ بھی ہوگئے اس سے ہے کیا غرض
کچھ ہو وہ میرے درد کا درماں ہوئے تو ہیں

हालात कुछ भी हो गए इससे है क्या ग़रज़
कुछ हो वो मेरे दर्द का दरमां हुए तो हैं

Needless to think about nature of situation
Whatever but she became remedy of my pain

شاید اسی میں فکرِ جہاں سے رہائی ہو
ہم اب اسیرِ گیسوئے جاناں ہوئے تو ہیں

शायद इसी में फ़िक्रे जहां से रिहाई हो
हम अब असीरे गेसुए जानां हुए तो हैं

May there be emancipation for me from care of life
For now I have become a captive of locks of beloved

یہ جلوۂ بہار کی تاثیر ہے سہیلؔ
گلشن میں پھول چاک گریباں ہوئے تو ہیں

ये जलवए बहार की तासीर है सुहैल
गुलशन में फूल चाक गरीबां हुए तो हैं

This is the effect of the splendor of spring
That the flowers being overwhelmed tore up collars

69

Baaqī hai koī saath to bas ek usī kā
Pahlū meñ liye phirte haiñ jo dard kisī kā

مطلب ہے بہت صاف ان آنکھوں کی نمی کا
شکوہ اسے پھر بھی تو نہیں دل کی لگی کا

मतलब है बहुत साफ़ उन आंखों की नमी का
शिकवा उसे फिर भी तो नहीं दिल की लगी का

Clear is the sense of her wet eyes
Yet she has no complaint with her love

وہ جس کا تصور بھی تو قائم نہیں ہوتا
ہر لمحہ میرے دل میں ہے ارمان اسی کا

वो जिसका तसव्वुर भी तो क़ायम नहीं होता
हर लम्हा मेरे दिल में है अरमान उसी का

Even her image does not establish itself in my mind
But every moment I desire for her

بس ہجر کا قصہ ہے ذرا تھوڑا الگ سا
انجام سحر ہوتا ہے ہر تیرہ شبی کا

बस हिज्र का क़िस्सा है ज़रा थोड़ा अलग है
अन्जाम सहर होता है हर तीराशबी का

The tale of separation is different a little
The end of every dark night is break of morning

عالم میں جو رونق ہے وہ ہے میرے ہی دم سے
اس کو بھی ہے احساس میری جلوہ گری کا

आलम में जो रौनक़ है वो है मेरे ही दम से
उसको भी है एहसास मेरी जलवागरी का

The glamour around is surely because of me
She also has a perception of my glory

وہ ہے تو سہیلؔ اپنے مقدر پہ کرو ناز
اب شکوہ نہ کرنا کبھی دامانِ تہی کا

वो है तो सुहैल अपने मुक़द्दर पे करो नाज़
अब शिकवा न करना कभी दामाने तही का

If she is with thee proud thy fortune
Now never complain thy deprivation

Raat yuuñ dil meñ tirī khoī huī yaad aa.ī
Jaise vīrāne meñ chupke se bahār aa jaa.e

بس دعا ہے کہ بصدناز وہ یار آجائے
شوق کے پھولوں پہ اے کاش نکھار آجائے

बस दुआ है कि बसद नाज़ वो यार आ जाए
शौक़ के फूलों पे ऐ काश निखार आ जाए

Pray, beloved may turn up with all attraction
May embellish the flowers of my deep longing

اس کے وعدے سے یونہی دل میرا قابو میں نہیں
حشر ہو جائے جو وہ کرکے سنگار آجائے

उसके वादे से यूँही दिल मेरा क़ाबू में नहीं
हश्र हो जाए जो वो करके सिंगार आ जाए

My heart is not in control upon her promise
It will be doom if she turns up with decoration of her beauty

روئے ساقی بھی ہے اور جوش میں ہے موجِ شراب
کون مشکل ہے کہ ایسے میں بہار آجائے

रूए साक़ी भी है और जोश में है मौजे शराब
कौन मुश्किल है कि ऐसे में बहार आ जाए

Apparent is the face of bar maid and waves of wine are exhilarated
Possible spring may usher in such environs

ہر طرف رنگ ہو خوشبو سے مہک اٹھے فضا
سرخرو عشق ہو گر حسن کو پیار آجائے

हर तरफ़ रंग हो ख़ुश्बू से महक उट्ठे फ़ज़ा
सुरखुरू हुस्न हो गर हुस्न को प्यार आ जाए

Color may surround fragrant may be atmosphere
Beauty may turn red if indulges in love

میرے ہونٹوں سے رواں روشنی ہو جائے سہیل
جب خیالوں میں میرے روئے نگار آجائے

मेरे होटों पे रवां रोशनी हो जाए सुहैल
जब ख़ायालों में मेरे रूए निगार आ जाए

Continue upon my lips the light
When appears upon mind beloved's face

71

دیکھنے اس کو سوئے گلستاں چلو
خود کو کرنے بہارو بہاراں چلو

देखने उसको सूए गुलिस्तां चलो
ख़ुद को करने बहारो बहारां चलो

Let us go to the garden to see her
And to make self like spring

وہ سخی جہاں آج ہے لطف پر
آج بھر جائے شاید کہ داماں چلو

वो सख़ीए जहां आज है लुत्फ़ पर
आज भर जाए शायद कि दामां चलो

The generous of the world is kind just now
So perhaps may be filled the corner of my garment

عشق کی راہ پر اس نے دل خوش کیا
مجھ سے کہنے لگا جانِ جاناں چلو

इश्क़ की राह पर उसने दिल ख़ुश किया
मुझ से कहने लगा जाने जानां चलो

Upon the path of love, she exalted me
Calling me her life her soul asked to be in her company

اس کی آنکھوں سے جاری ہے نورِ وفا
اپنی تقدیر کرنے فروزاں چلو

उसकी आंखों से जारी है नूरे वफ़ा
अपनी तक़दीर करने फ़रोज़ां चलो

Incessantly comes out the light of faith from her eyes
And to lit up, thy fate find her O! Lover

مصحفِ رخ سے تو آج پردے ہٹے
اے سہیل آج تازہ ہو ایماں چلو

मसहफ़े रूख़ से तो आज परदे हटे
ऐ सुहैल आज ताज़ा हो ईमां चलो

From pious Quran like face, curtains have been removed
So for refreshing faith and belief gaze that center

Ye aarzū bhī baḌī chiiz hai magar hamdam
Visāl-e-yār faqat aarzū kī baat nahīñ

آج اس لب پہ تعجب ہے سوالات نہیں
اس کا ہے ساتھ مگر اصل میں یہ ساتھ نہیں

आज उस लब पे तअज्जुब है सवालात नहीं
उसका है साथ मगर अस्ल में ये साथ नहीं

Strange that those lips miss questions
Although she is here yet it is not a real company

اب وہ مل جائے گا یہ دل میں یقیں جاگ اٹھا
ہے سبب یہ کہ کچھ امید ملاقات نہیں

अब वो मिल जाएगा ये दिल में यक़ीं जाग उठा
है सबब ये कि कुछ उम्मीदे मुलाक़ात नहीं

Now she will meet awakened in me trust
The reason, there is no hope of in heart altogether

نشۂ یار سرایت ہے میری رگ رگ میں
اب میرے دل میں تمنائے خرابات نہیں

नश्शाए यार सरायत है मेरी रग रग में
अब मेरे दिल में तमन्नाए ख़राबात नहीं

The intoxication of the beauty of beloved perpetually runs in me
So now in my heart, there is no anxiousness for the tavern

آپ نے دیکھ کے ان دیکھا کیا مجھ کو مگر
مصلحت ایسا کراتی ہے کوئی بات نہیں

आपने देख के अन्देखा किया मुझको मगर
मसलिहत ऐसा कराती है कोई बात नहीं

Thou ignored me in assembly though sensed my presence
But forget about it expedience sometimes becomes the reason for that

جس سے جل تھل ہوا عالم میری آنکھیں ہیں سہیل
یہ سماں دل نے بنایا ہے یہ برسات نہیں

जिससे जलथल हुआ आलम मेरी आंखें हैं सुहैल
ये समां दिल ने बनाया है ये बरसात नहीं

That which inundated the whole world are my eyes
The heart has caused this scene to appear it is nor rainy season

73

ravish-ravish hai vahī intizārkā mausam
nahīñ hai koī bhī mausam bahār kā mausam

ہے خاص رنگ میں روئے نگار کا موسم
اسی کو کہتی ہے دنیا بہار کا موسم

है ख़ास रंग में रूए निगार का मौसम
इसी को कहती है दुनिया बहार का मौसम

The significant color we see around the environs of the face of the beloved
And it is called by the people spring season

ہمارا یار پہ ہے اختیار کا موسم
وہ لاجواب سرور و خمار کا موسم

हमारा यार पे है इख़्तियार का मौसम
ये लाजवाब सुरूरो ख़ुमार का मौसम

A state prevails of my command over her
Matchless is this season of intoxication and inebriation

وہ یاد آکے ہنساتا ہے اور رلاتا ہے
کسی کے ساتھ کبھی ایک بار کا موسم

वो याद आके हँसता है और रुलाता है
किसी के साथ कभी एक बार का मौसम

The revival of that makes me laugh and cry too
A time spent with someone once

ہوا ہے عشق تو ہے شوقِ خودنمائی اسے
ادائیں مست ہیں آیا سنگار کا موسم

हुआ है इश्क तो है शौके ख़ुदनुमाई उसे
अदाएं मस्त हैं आया सिंगार का मौसम

Fell in love and she develops a passion for self exhibition
Styles are wavering and surely it is a season of self-decoration

حدوں پہ جاکے وہ لوٹے حدوں پہ پھر جائے
ہے امتحانِ نظر انتظار کا موسم

हदों पे जाके वो लौटे हदों पे फिर जाए
है इम्तेहाने नजर इन्तिज़ार का मौसम

It goes to limits comes back goes again
It is a time of trial and test of eyes the season of waiting

کبھی بھی وقت سدا ایک سا نہیں رہتا
یہ جائے گا کہ جو ہے انتشار کا موسم

कभी भी वक्त सदा एक सा नहीं रहता
ये जाएगा कि जो है इंतिशार का मौसम

Never remains time identical to what it is presently
It shall go away, the climate of disorder

سہیل اس سے چمن کسبِ فیض کرتا ہے
ٹھہر گیا ہے یہاں حسنِ یار کا موسم

सुहैल इससे चमन कस्ब-ए-फ़ैज़ करता है
ठहेर गया है यहाँ हुस्ने यार का मौसम

The garden shall absorb the grace of benefit from that
That which sticks around the season of the prime of beauty

उम्र बहत्तर साल छः माह थी। लीजिए तिहत्तर (73 ग़ज़लों के साथ ''बाज़ आफ़रीनी–ए–फ़ैज़'' भी उर्दू अदब की पुरबहार फ़िज़ाओं के हवाले है।

बेहतरीन शायर अशअर अलीग ने कम्पोज़िंग और प्रूफ़रीडिंग का ज़िम्मा लिया जिनका मैं बेहद शुक्रगुज़ार हूँ। वह जितने अच्छे शायर हैं उतने ही सख़्त अपने दुश्मन भी हैं। मैं उनसे कहते कहते थक गया कि उनका कलाम भी मंज़रे आम पर आए लेकिन वह ऐसा न करके गोया कोई कारनामा अंजाम दे रहे हैं।

इस दरमियान उर्दू स्कालर डॉ0 यासिर जमाल से मुलाक़ात हुई उनकी तारीफ़ नहीं करूँगा क्योंकि मेरा तारीफ़ करना कुछ अच्छा शगुन साबित नहीं होता। इफ़्तिख़ार आरिफ़ की शायरी और नए शेअरी रुजहानात के हवाले से उनका तहक़ीक़ी मक़ाला मुकम्मल हुआ है, और इस पर उन्हें डॉक्टरेट की सनद मिल चुकी है। यासिर के मुतअल्लिक़ डॉ0 मसीहुद्दीन ने बताया कि वह राम लाल पर मज़ामीन के मजमुए को तरतीब दे रहे हैं। इस सिलसिले में राम लाल पर मेरा मज़मून दरकार था जो उनको दिया और बात यहां ख़त्म नहीं हुई बल्कि तअल्लुक़ का आग़ाज़ साबित हुई।

मुनफ़रिद और जदीद लब–ओ–लहजे के शायर और साबिक़ आई. ए. एस. डॉ अनीस अंसारी मेरे अदबी सफ़र के आग़ाज़ से ही मेरी हौसला–अफ़ज़ाई करते रहे हैं।' ''बाज़ आफ़रीनी–ए–फ़ैज़' पर उन्होंने बावजूद मसरुफ़ियात के अपनी राय सिपुर्दे क़लम की जो यक़ीनन बहुत जामे है। मैं उनका तहे दिल से बहुत शुक्रगुज़ार हूँ।

सुहैल काकोरवी
लखनऊ 2019

लिए न होता। वह मुझसे जितनी मुहब्बत करते हैं और मेरी शायरी के जितने बड़े मद्दाह हैं उसे बताने से मेरा क़लम क़ासिर है। लेकिन उनकी हर ख़्वाहिश की तकमील के लिए यह क़लम हाज़िर भी है रहता है। इस किताब की अफ़ादियत को देखते हुए बलन्द पाया और मक़बूल तरीन शायर वसीम बरेलवी ने उसकी फ़रोग़ उर्दू कौन्सिल में ख़रीद कराई जब वह उसके वाइस चेयरमैन थे। एक कामयाबी दूसरी कामयाबी की राह हमवार करती है एक ग़ज़ल ऐसी हुई कि जिसके हर शेअर में कोई न कोई हिन्दुस्तानी मुहावरा नज़्म कर दिया। शुरू में दस शेअर हुए और अब उस में छः सौ अशआर हैं। और तक़रीबन एक हज़ार मुहावरे नज़्म हो चुके हैं। "नीला चाँद" नाम से इस किताब को ख़ातिर–ख़्वाह पज़ीराई हासिल हुई और अभी भी हो रही है। इस पर प्रोफ़ेसर शाफ़े क़िदवई की आरा उर्दू और अंग्रेज़ी में शाया हो चुकी है। प्रोफ़ेसर शारिब रूदौलवी भी इसे शाहकार क़रार दे चुके हैं। उर्दू दोस्त साबिक़ गवर्नर उत्तर प्रदेश राम नाईक जी ने इस की इजरा की, जलसे में इस पर मुज़ाकिरा कराने और इस की तशहीर–ओ–तौसीअ करने पर ज़ोर दिया था और जिसमें उन्होंने अपनी शिरकत का यक़ीन भी दिलाया था, जो किताब की तहसीन का जामे अंदाज़ था। अहमद इब्राहीम अलवी, सुबूर उसमानी, प्रोफ़ेसर शाफ़े क़िदवई, हिन्दी के अदीब–ओ–शायर तरूण प्रकाश जैसी मोतबर शख़्सियात में से 'नीला चाँद' को किसी ने शाहकार तो किसी ने कारनामा और किसी ने नादिर–ए–रोज़गार कहा इसके बाद मैं ग़ालिब की ख़िदमत में हाज़िर हो गया। ग़ालिब की ग़ज़लों पर मैं ने शेअ्र कहना शुरू कर दिया। लोगों का हुस्न–ए–ज़न कि इन ग़ज़लों को सोशल मीडिया पर पढ़ कर सानी ग़ालिब का ख़िताब देने लगे जिसका मैं ख़ुद को अहल समझता ही नहीं हूँ, और उसे जसारत समझता हूँ। लेकिन बहरहाल यह रोज़गार की एक नेअमत है जिसे मैंने सर आँखों पर रखा। सौ ग़ज़लों पर ग़ज़लें हुई और "अरज़ियात–ए–ग़ालिब" वजूद में आई। ग़ालिब की मुश्किल तरीन ग़ज़लें निकालीं जो नुस्ख़ा–ए–हमीदिया और नुस्ख़ा–ए–अर्शी में मौजूद हैं। उनका जवाब आसान तरीन अशआर से दिया और उस पर भी मुबस्सिरीन ने हैरत का इज़हार किया और सताइश के फूल बरसाए।

इसके बाद क्या किया जाये? अपने वालिद का क़ौल याद आया कि ग़ालिब के बाद ग़ज़ल के हवाले से अगर कोई ज़िन्दा रहने वाला शायर है तो वह फ़ैज़ अहमद फ़ैज़ है। फ़ैज़ की ग़ज़लों पर भी ग़ज़लें हो गईं। सुबूर हर बार नई राहें सुझाते हैं। मैंने पूछा अब कितनी ग़ज़लें रखी जाएं? तो उन्होंने कहा जितनी फ़ैज़ की उम्र हुई थी। जब रिकार्ड देखा तो फ़ैज़ की

मैं, सेहर गाह–ए–फ़ैज़ में

अपनी शायरी के मुतअल्लिक़ मुझे कभी कोई खुश–फ़हमी नहीं रही और शेअर कहने की कभी कोई शऊरी कोशिश भी नहीं की। बस यूँही जब चाहा कुछ कह लिया और कभी अपने पास रखा तो कभी खो दिया। किसी के सामने पढ़ने से गुरेज़ किया कि खुद पर ही कोई भरोसा नहीं था। जो यह डर बन गया था कि शेअर टाल दिया जाएगा उसकी सबसे बड़ी वजह यह थी कि मेरे चारों तरफ़ आला तरीन उर्दू शेअर–ओ–अदब के माहिरीन का मजमा था। मेरे वालिद मुईनुद्दीन हसन काकोरवी अंग्रेज़ी के उस्ताद और उर्दू के नक़्क़ाद थे, और इसके साथ साथ मुझसे लिखने पढ़ने के मुआमले में कुछ बहुत अच्छी उम्मीद नहीं रखते थे। इसलिए पहला ख़तरा तो यह था कि उन तक अगर मेरी कोई तहरीर या शेअर पहुंचा तो वह उसे हरगिज़ ही लायक़–ए–एतना नहीं समझेंगे। अब उनसे हट कर भला कैसे उनके तअल्लुक़ वाले अदीबों और शाएरों के सामने पढ़ने की जुरअत होती।

मेरी इस ज़ेहनी कैफ़ियत की तब्दीली को एक नई राह मिली जब एक दिन मेरे वालिद के बे–तकल्लुफ़ दोस्त और मायानाज़ मज़ाह निगार प्रोफ़ेसर गुलाम अहमद फ़ुरक़त मेरे घर आए। मैं उस ज़माने में ग्यारहवीं क्लास में पढ़ रहा था और जोश मलीहाबादी की शायरी की रूमानी फ़िज़ा के रंग मेरे ज़ेहन को असीर किए हुए थे। मैंने एक मज़मून उनकी ग़ज़लिया शायरी पर लिखा था। मेरे वालिद उस वक़्त घर पर नहीं थे। मैंने वह मज़मून फ़ुरक़त साहिब को इजाज़त लेकर डरते डरते सुनाया। मज़मून के इख़तेताम पर उन्होंने निहायत ही आला अलफ़ाज़ में दाद दी जो मेरे गुमान से बालातर थी। वो मज़मून श्रीनगर के मोहकमा–ए–इत्तिलाआत के जरीदा ''शीराज़ा'' में शाया हो गया। बस वही मेरे क़लम के हौसले का नुक़्ता –ए–आग़ाज़ था।

इस दरमियान जहां क़दम रखा अल्लाह ने कामयाबी दी और इस दर्जा सरफ़राज़ किया कि मेरी किताब ''आम नामा'' लिम्का बुक आफ़ रिकार्ड में दर्ज हो गई। अभी तक उर्दू शेअर–ओ–अदब के हवाले से ये इम्तियाज़ और किसी को हासिल नहीं है। शेअरी काविश और उस के सफ़हे कहीं इधर उधर बिखर कर मेरी लापरवाही का मातम कर रहे होते अगर मेरे अज़ीज़ भांजे सुबूर उसमानी (आई. आर. एस) का पैहम इसरार उसकी इशाअत के

भी तरमीम शुदा 'अरज़ियाते ग़ालिब'' में शाये हो कर बा–ज़ौक़ क़ारेईन के सामने होगी।

नीज़ जहाने शायरी में एक तवील मसाफ़त के बाद अब यह सिलसिला इस क़दर मरबूत हुआ है कि लखनऊ और बैरूने लखनऊ सुहैल काकोरवी का शुमार एक क़ादिरून कलाम और बलन्द ख़याल शायर के तौर पर किया जाने लगा है। मुझे पूरी उम्मीद है कि यह किताब ''बाज़ आफ़रीनी–ए–फ़ैज़'' भी सुहैल काकोरवी के अदबी सफ़र में कामयाबी की नई मन्ज़िलें तय करेगी।

डॉ यासिर जमाल
लखनऊ

खुसुसिआत मौजूए शेअर बनाए हैं बल्कि उन अशआर में तमाम अहबाब और मुतअल्लिक़ीन का बख़ूबी ज़िक्र किया है, जो अपने आप में एक अनोखा तजुर्बा है। दरअस्ल सुहैल काकोरवी का तअल्लुक़ जिस अर्ज़े आबाई से है उस इलाक़े के लोगों में आम से एक मख़सूस क़िस्म की रिफ़ाक़त व मोहब्बत मिलती है जिसका मुँह बोलता सुबूत यह शेअर है जो सुहैल काकोरवी के इस नादिर तजुर्बे की तर्जुमानी भी है।

फल से मामूर है बहिश्त मगर
क्या वहां आम का है कोई गुज़र?

साफ ज़ाहिर है कि सुहैल काकोरवी अपने इस नादिर तजुर्बे में कामयाब नज़र आते हैं। अदबी हल्क़े में अभी उनके इस मुनफ़रिद व नायाब तख़लीक़ का तज़करा चल ही रहा था कि बाग़–ए–शायरी से दोशे सबा पर यह ख़बर आई कि सुहैल काकोरवी की एक और तसनीफ़ वजूद में आ चुकी है जिसमें एक शेअर में कभी दो और कभी कभी तो तीन मुहावरे इस्तेमाल हुए हैं। अभी तक असातिज़ा के कलामों में चन्द मुहावरों का बर–महल इस्तेमाल नज़र आता है। खुद ग़ालिब के पूरे दीवान में शायद चार या पाँच मुहावरे ही इस्तेमाल किए हैं। सुहैल काकोरवी की तसनीफ़ "नीला चाँद" जिसमें मुख़तलिफ़ ग़ज़लों में तक़रीबन एक हज़ार मुहावरों का इस्तेमाल किया जाना वह भी इस अन्दाज़ के साथ कि शेअरियत मजरूह न हो, अपने आप में कमाल दर कमाल है। मेरी दानिस्त में यह छः सौ अशआर की उर्दू की तवील तरीन ग़ज़ल भी है।

'तशकील–ए–नौ' सुहैल काकोरवी की मुनफ़रिद अन्दाज़े बयान में की जाने वाली फ़िक्र अंगेज़ शायरी की उम्दा मिसाल है। काकोरी जैसे मरदुम ख़ेज़ इल्मो अदब के गहवारे से तअल्लुक़ रखते हुए सुहैल काकोरवी ने शायरी में जिस फ़सीहुल बयानी और सादा कारी का मुज़ाहरा किया है वह उन्हीं का हक़ मालूम पड़ता है। 300 अशआर पर मुश्तमिल "गुल नामा" पर मारूफ़ नाक़िद शम्सुर्रहमान फ़ारूक़ी की आला क़द्र राय और दीगर दानिशवरों की आरा के बाद मेरे लिए मज़ीद कुछ लिखना मुनासिब नहीं है। बस मालूम होता है तो चन्द यह कि अल्फ़ाज़ ब–तौरे ख़िराज लिख कर कलाम पढ़ने की दावत दी जाए। "अरज़ियाते ग़ालिब" में मतबूआ 100 ग़ज़लें हैं। सुहैल काकोरवी ने दीवान–ए–ग़ालिब की मजीद 40 मुन्तख़ब ग़ज़लों पर ग़ज़लें कहीं हैं जो अभी तक ग़ैर मतबूआ हैं। उम्मीद है जल्द ही यह ग़ज़लें

में उनकी कहानियों का ऐसा मजमूआ है जो रिवायात से अलग एक मुनफ़रिद उस्लूब और बयानिये का हामिल है। उनमें बाज़ अफ़साने ऐसे हैं जिनमें खुद ऐतमादी और रजाईयत का पहलू जिस अन्दाज़ मैं नुमायां है यक़ीनन वह दिल को छू लेने वाला है।

तसव्वुफ़ सुहैल काकोरवी की शायरी की बुनियाद रहा है और जिसका तअल्लुक़ फ़रोग़े इन्सानियत है। जिसके ज़रिये उनकी ग़ज़ल को आला तरीन तनाज़ुर हासिल हुआ है। और जिसमें हुस्न बुलन्दियों से अपने जल्वे दिखा रहा है। और इश्क़ की आवाज़ में भी पुर विक़ार आहंग है। फ़ैज़ बेशक अपनी ग़ज़लों में शायरी की बुलन्दियों को छूते नज़र आते हैं और सुहैल काकोरवी जब इन ग़ज़लों की ज़मीन में ग़ज़लें कहते हैं तो बिलाशुबहा उनमें फ़ैज़ान की तरंगें महसूस की जा सकती हैं। फ़ैज़ की शायरी की ग़िनाइयत और उस में नुमायां रूमान की रंगीनी सुहैल काकोरवी की ग़ज़लों में और भी ज़्यादा निखरी हुई मालूम पड़ती है। वह रूमानी मिज़ाज जो फ़ैज़ की ग़ज़लों का इम्तियाज़ है, जब अनासिर तसव्वुफ़ से हम–आहंग होता है तो एक बहुत ही पाकीज़ा और खुशगवार शेअरी फ़िज़ा का एहसास होता है। सुहैल काकोरवी ने यह कारनामा इस किताब में कर दिखाया है।

लफ़्ज़ों को दूर उफ़तादा मअनी के साथ इस्तेमाल करना नई तराकीब तराशना और वही पुराने मौज़ूआत को नए तर्ज़ में पेश करना जदीदियत के ज़ुमरे में तो ज़रूर आता है, लेकिन जदीद तरीन वह है जो इस से क़ब्ल न हुआ हो। सदियों से आम बाग़ों में फल रहे हैं और तमाम दूसरे फलों पर उनको फ़ौक़ियत भी हासिल रही है। शोअरा ने इस पर शायरी भी की है और उनकी खूबियों का बयान नस्र में भी तहरीर किया है। फलों के राजा आम पर सुहैल काकोरवी ने साल 2013 में एक तवील नज्म 'आम नामा' तहरीर कर डाली जो ''लिम्का बुक आफ रिकार्ड 2015'' में दर्ज की गई। दुनिया में किसी भी फल पर इतनी तवील शायरी की यह पहली किताब तस्लीम की गई है, जो उर्दू शेअरो अदब के लिए फ़ख़्र की बात है। 'आम नामा' हिन्दुस्तानी शायरी में एक बेशबहा इज़ाफ़े की नज़र से देखी गई है। तक़रीबन 700 अशआर की यह नज़्म नादिर–ए–रोज़गार हैसियत की हामिल है। इस नज़्म के हर शेअर में लफ़्ज़े 'आम' के साथ सुहैल काकोरवी ने यह भी मलहूज़ रखा कि कैसे छोटी सी बहर के इल्तिज़ाम और मज़मून की अदायगी के साथ शेअरियत बरक़रार रखी जाये। ''आम नामा'' पढ़ कर एक लतीफ एहसास होता है उसकी एक वजह यह भी है कि इस तवील नज़्म में सुहैल काकोरवी ने न सिर्फ़ आम के फ़वाइद, अक़साम और दीगर तमाम

इन्किशाफ़ाते इन्सानी ज़ेहनों से बराहे रास्त वाबस्तगी रखते हैं और यही फ़ैज़ की शायरी का इम्तियाज़ है।

सुहैल काकोरवी फ़ितरी तौर पर शायर हैं। और उनका मिज़ाजे शाएरी ग़ज़ल के बुनियादी मिज़ाज से मुकम्मल तौर पर हम–आहंग है। "अरज़ियाते ग़ालिब" से ग़ालिब की मशहूरे ज़माना ज़मीनों में सुहैल काकोरवी की ग़ज़लें इसलिए भी क़ारईन को पढ़ने का म ावरा दिया जा सकता है, क्योंकि वह आज के बदले हुए पस मंज़र में ग़ालिब को आईन–ए–सुहैल में एक बार फिर देख सकें और इससे शायद अहले नज़र के विजदान को कुछ नए ज़ाविये नज़र आएं। "अरज़ियाते ग़ालिब" की कामयाब और मोतबर नाक़ेदीन के फ़सीलों ने आमादा किया कि फ़िक्री तौर पर ग़ालिब के बाद ग़ज़ल के सबसे क़दावर शायर फ़ैज़ की ग़ज़लों पर ग़ज़लें कहें।

'अरज़ियाते ग़ालिब की बेपनाह मक़बूलियत के बाद सुहैल काकोरवी ने अपनी नई तसनीफ़ के लिए फ़ैज़ का इन्तिख़ाब शायद इसलिए भी मुनासिब समझा क्योंकि ज़हाने शेअ्र–ओ–शायरी में ग़ालिब और इक़बाल के बाद फ़ैज़ की शायरी को सबसे ज़्यादा अहमियत हासिल हुई है। इक़बाल की शायरी के अफ़्कार–ओ–नज़रियात मुख़तलिफ़ ज़हनों की सैर करते हुए जिस मक़ाम तक पहुंचते हैं फ़ैज़ ने अपनी शायरी में अपने अन्दाज़ तख़ातुब के साथ इसी फ़िक्र को आगे बढ़ाया है। इक़बाल से चल कर एक वसीअ तरीन ज़हनी रवैय्ये के साथ नए मुआशरे की तामीर के पैग़ाम की हामिल शायरी जब फ़ैज़ तक पहुँचती है तो असरी तक़ाज़ात के साथ नए फ़िक्री निज़ाम से मरबूत हो कर जदीद शायरी की पहचान बनती है। यही वजह है कि फ़ैज़ को इक़बाल के बाद सबसे बड़ा शायर तस्लीम किया जाता है।

सुहैल काकोरवी का रुहानी व क़ल्बी राब्ता काकोरी की मशहूरे ज़माना ख़ानक़ाह काज़मिया से है। अवध का एक अहम क़स्बा काकोरी यूं भी शेअरो अदब का गहवारा है, और अपनी मुनफ़रिद अदबी और तहज़ीबी शिनाख़्त रखता है। मोहसिन काकोरवी का मशहूरे ज़माना लामिया क़सीदा उर्दू अदब का शाहकार अज़ीम है। ख़ानक़ाह काज़मिया सिर्फ़ रूहानियत का मरकज़ नहीं है, बल्कि यहां इल्म–ओ–हिकमत के ऐसे मोतबर हवाले मौजूद हैं जिन्हें सारी दुनिया में मक़बूलियत हासिल हुई है। सुहैल काकोरवी भी इसी सिलसिले की एक अहम कड़ी हैं, जिनकी अब तक उर्दू, हिन्दी और अंग्रेज़ी में कमोबेश चौदह मुख़तलिफ़ तसानीफ़ मंज़रे आम पर आ चुकी हैं। उनके तख़लीक़ी सफ़र का आग़ाज़ अफ़साना निगारी से होता है। "लौ" (देवनागरी

बाज़ आफ़रीनी-ए-फ़ैज़ और सुहैल काकोरवी

उर्दू शायरी में ग़ालिब के बाद इस उफ़ुक़ मानी-ख़ेज़ पर फ़लसफ़े के हवाले से अल्लामा इक़बाल और जदीद फ़िक्री निजाम के साथ फ़ैज़ की दरख़्शन्दगी बाइस इज़ाफ़ा-ए-रौशनई आलम है। इक़बाल के मक़ाम का भरपूर तअय्युन उनकी नज़्मिया शायरी से होता है जो बहुत से क़ुयूद से आज़ाद हो कर फ़ैज़ के निज़ाम शायरी की पहचान बनती है। यहां अज़मतों की बहेस या कमी व बेशी पर बात करना मक़सूद नहीं बल्कि एक ऐसे शायर का ज़िक्र करना है जिसने तमाम ख़तरात से बेनयाज़ हो कर ग़ालिब से आँखें मिलाईं और सौ ग़ज़लों के साथ ज़मीने ग़ालिब में गुल बूटे खिलाए। ''सुहैल काकोरवी के शेअरी मजमूआ ''अरज़ियाते ग़ालिब'' के बारे में ये अहम ख़यालात दौरे हाज़िर के मारूफ़ो मोतबर नाक़िद शम्सुर रहमान फ़ारूक़ी के हैं।

''अरज़ियाते ग़ालिब' के बारे में पूरे एतिमाद के साथ कहा जा सकता है कि यक़ीनन यह काविश शायरी बराए शायरी नहीं है बल्कि इस किताब में सुहैल काकोरवी बाज़ मक़ामात पर फ़िक्रे ग़ालिब से इतने क़रीब-तर दिखाई देते हैं कि यह गुमान होने लगता है यह शेअर इनका न हो कर ग़ालिब का ही हो। क़ब्ल इस के बाज़ शोअरा ने भी ऐसी कोशिशें की हैं और ग़ालिब की ग़ज़लों की ज़मीन में मुतअदद्दि ग़ज़लें कही हैं। कई शोअरा ने तो उसी काविश में पूरे के पूरे दीवान मुरत्तब कर लिए हैं लेकिन वह बात पैदा न हो पाई जिसका तक़ाज़ा उर्दू शायरी के क़ारेईन करते आए हैं। उर्दू के तमाम दानिश्वर शोअरा और शेअरो अदब के शायक़ीन के दरमियान ''अरज़ियाते ग़ालिब' की मक़बूलियत ने बिला-शुबहा सुहैल काकोरवी के हल्क़-ए-तआरुफ़ को मज़ीद वुसअत अता की। इस कामयाबी ने उन्हें फ़ैज़ अहमद फ़ैज़ की ग़ज़लों पर अशआर कहने की जानिब माएल किया। फ़ैज़ की शायरी फ़न्नी ऐतबार से क्लासिकी रिवायत और तसव्वुफ़ की इस्तिलाहात व अलामात के ज़ेरे साया नई फ़िक्री बसीरत और उस के मफ़हूम से वाबस्ता है। शऊरी या गैर शऊरी तौर पर फ़ैज़ की शायरी भले ही सियासी नज़रियात की हामिल रही हो लेकिन फ़िक्री तौर पर हमेशा मआशरती तबदीली के लिए कोशां रही है। उनकी शायरी के बुनियादी वस्फ़ में तसव्वुफ़ और अक़ाएद की शिद्दत पिनहां है जिसमें हयात व कायनात के हक़ायक़ के

में कामयाब हो गई कि ग़ालिब ही सच्चा आशिक़ है इसके अलावा कोई सच्चा आशिक़ तो क्या आशिक़ के ज़ुमरे ही में नहीं आता। जिसका सुबूत यह है कि ग़ालिब की वफ़ात के बाद उनके माशूक़ ने बनाव सिंघार ही तर्क कर दिया कि अब जब आशिक़ ही नहीं तो तज़ईन–ओ–आराइश किस के लिए। ग़ालिब का शेअर देखें।

हुस्न ग़म्ज़े की कशाकश से छुटा मेरे बाद
बारे आराम से हैं अहल–ए–जफ़ा मेरे बाद

मज़कूरा अशआर और इस क़बील के अशआर ज़ेरे नज़र मजमुए में वाफ़िर तादाद में मौजूद हैं जो अपनी नग़मगी और ग़िनाइयत के सबब जगह जगह क़ारी के दामने दिल को खींचते हैं, मज़ीद अशआर का ज़िक्र तवालत का बाइस होगा, और तवालत की राह क़ारी की दिलचस्पी देर तक बरक़रार नहीं रख सकती, लिहाज़ा उन्हें नज़र अंदाज़ किया जाता है, लेकिन जो बात कहनी मक़सूद है उसके सुबूत के लिए मुंदरजा बाला अशआर काफ़ी हैं। जहाँ तक सख़्त तन्क़ीदी मेयार व मीज़ान पर सुहैल काकोरी के अशआर को परखने और जांचने का सवाल है तो बेऐब ज़ात अल्लाह की है। सुहैल काकोरी का कलाम कलामे इन्सानी है कोई सहीफ़–ए–आसमानी नहीं। चुनांचे यहां इस्क़ाम व इग़लात के वजूद से यकसर इनकार मुम्किन नहीं, लेकिन उनकी तादाद निहायत कम है। यूं भी मशहूर जर्मन फ़लसफ़ी अलबर्ट आइन्स्टाइन ने एक बड़े मआरके की बात कही है। वह कहता है कि "दाग़ धब्बे चाँद में भी हैं लेकिन ख़ुदा ने हमारे सामने उसके रौशन रुख़ को रखा है लिहाज़ा हमें चाहिए कि हम इन्सान की ख़ूबियों पर नज़र रखें, और ख़ामियों से सर्फ़–ए–नज़र करें" राक़िमुल हुरूफ़ आइन्स्टाइन के इस क़ौल पर कारबन्द है।

मैं सुहैल काकोरी को उनके ताज़ा मजमूआ की इशाअत पर खुलूसे दिल से मुबारकबाद पेश करता हूँ और उम्मीद करता हूँ कि हल्क़ा–ए–उर्दू में इसकी ख़ातिर ख़्वाह पज़ीराई होगी।

डॉ0 अनीस अंसारी (मुअज़्ज़फ़)
मुअस्सिस शैख़ुल जामिया
ख़्वाजा मुईनुद्दीन चिश्ती उर्दू, अरबी,
फ़ारसी यूनीवर्सिटी, लखनऊ

और इस पर सुहैल काकोरवी का चुभता हुआ लहजा मुस्तज़ाद है:
लेकिन शायर की क़ादिरूल कलामी का असल मुज़ाहरा दर्ज ज़ैल शेअर में हुआ है जो ग़ालिब के लफ़्ज़ों में 'मअनी आफ़रीनी' की ख़ूबसूरत मिसाल है:

तलब का अपनी यह उनसे जवाब ख़ूब मिला
वह कह रहे हैं कि इन्सां ज़कात दे पिनहां

उश्शाक़ का मसलक यह है कि माशूक़ इज़हारे इश्क़ नहीं करना चाहिए क्योंकि इस तर्ज़–ए–अमल से ख़ुलूस और बेगर्ज़ी पर सवाल खड़े हो जाते हैं, और यह ख़याल किया जाता है कि इज़हार अपनी हवस की तकमील की लिए होता है, जो दुरुस्त भी है। उर्दू के तक़रीबन तमाम क़ाबिले ज़िक्र शोअ्रा ने अदमे इज़हारे इश्क़ के मसलक पर अमल किया है। अल्लामा इक़बाल सुहैल के सिर्फ़ एक शेअर पर इक्तिफ़ा किया जाता है।

दिल ख़ता वार इश्तियाक़ सही
लब गुनहगार इल्तिजा न हुआ

तो यहां तक तो ख़ैर कोई बात न थी क्योंकि यह अक्सर शोअ्रा का मसलक है लेकिन सुहैल काकोरवी ने जो नुदरत पैदा की वह मज़मून आफ़रीनी की निहायत उम्दा मिसाल है, वह यह कि इश्क़ एक बेलौस इबादत है, और इबादत में इज़हार व दिखावा नहीं, जिस तरह ज़कात इस तरह दी जाती है कि देने वाला दाएं हाथ से दे और उस के बाएं हाथ को इल्म न हो। बहुत उम्दा शेअर कहा है। इस का हुस्न बयाँ से बाहर है।

बेग़रज़ और बेलौस इश्क़ की बात निकली है तो यह शेअर भी मुलाहिज़ा फ़रमाएं। इस शेअर के बाद क़ारईने किराम की ज़हमत तमाम।

बेग़रज़ प्यार का जब ज़िक्र वह करते हैं सुहैल
उनके लब पर यह बहुत है मेरा नाम आता है

शेअर में तअल्ली है और क्यों न हो कि तअल्ली और ख़ुद–सताई से हमारे असातिज़ा का कलाम भरा पड़ा है। शायर को हमेशा यह गुमान ही नहीं यक़ीन रहता है कि माशूक़ के तमाम उश्शाक़ के मिनजुमला सिर्फ़ वही एक आशिके सादिक़ है, दीगर चाहने वाले आशिक़ नहीं बल्कि अहले हवस हैं, बल्कि ग़ालिब की माशूक़–फ़रेबी तो अपने माशूक़ को भी यह बावर कराने

इस शेअर में एक दरसे अमल पोशीदा है। आशिक़ का मुतम्माहे नज़र वस्ल नहीं हिज्र होता है कि क्योंकि इश्क़ वस्ल से मर जाता है। (शौक़ ब–मीरद ज़ वस्ल। इक़बाल)

यूं भी:

वस्ल में वस्ल के सिवा क्या है?
हिज्र में हैं हज़ार इम्कानात

(शारिक़ कैफ़ी)

इसीलिए हफ़ीज़ मेरठी ने कहा थाः

ना मन्ज़िलों से मिला वह जो रहगुजर से मिला

अब देखिए हफ़ीज़ मेरठी के ख़याल की तसदीक सुहैल काकोरवी की तराकीब "मन्ज़िले मक़सूद" और नक़्शे क़दम कर रही हैं या नहीं। और यह भी तो है कि आशिक़ के लिए:

मन्ज़िल का निशाँ है हर मन्ज़िल आराम किसी मन्ज़िल में नहीं

एक शेअर और मुलाहिज़ा फरमाएं:

इश्क़ की सारी वफ़ा क़त्ल गहे नाज़ में है
सुन लिया आपने हुक्मे लबे जानां! चलिए

यानी वफ़ा का सुबूत वस्ले जानाँ में नहीं, कूचा–ए–जानाँ में क़ुर्बान हो जाने में है।

इसी लिए तो ग़ालिब ने कहा था:

हाँ वह नहीं ख़ुदा परस्त, जाओ वह बेवफ़ा सही

जिसको हो दीनो दिल अज़ीज़ उसकी गली में जाये क्यों?

कबीर ने किस क़दर आसान और असर अंगेज़ ज़बान में इस हक़ीक़त को बयान किया है, यूं भी असर अंगेज़ी सलासत व आसानी के ज़रिया ज़्यादा मुम्किन है:

प्रेम न बाड़ी ऊपजे प्रेम न हॉट बिकाए
राजा प्रजा जय रुचे सीस दिये लई जाये

यहां तक कह सकते हैं कि ग़ालिब व इक़बाल के तक़रीबन हर शेअर पर उनके दस्तख़त हैं।

सुहैल काकोरी की बिसयार नवीसी उनके तनव्वो, रंगा–रंगी और बूक़लमूनी की शाहिद तो है ही लेकिन उनके मुतनव्वो कलाम से ऐसे अशआर बरामद करने में जिन पर उनके मुनफ़रिद दस्तख़त सब्त हों, उनके नाक़िदीन इम्तिहान में ज़रूर पड़ सकते हैं। लेकिन ज़ख़ामते कलाम से किसी को इस ग़लत फ़हमी का शिकार न होना चाहिए कि सुहैल काकोरवी की शिनाख़्त धुँधली या मद्धम है, इन्होंने कसरते कलाम के बावजूद अपनी इन्फ़िरादियत से कहीं समझौता नहीं किया है। हाँ इतना ज़रूर है कि बिसयार नवीसी शिनाख़्त के लिए ख़तरे की घण्टी ज़रूर है, और इसका ख़ामियाज़ा बड़े–बड़ों को भुगतना पड़ा है। फ़िक्शन में किरि ान चन्द और शेअरो नस्र दोनों के मर्दे मैदाँ अहमद नदीम क़ासमी इसकी ज़िन्दा मिसालें हैं। और तो और बिसयार नवीसी के ख़सारे से तो हमारे ख़ुदा–ए–सुख़न जनाब मीर भी न बच सके और लोगों ने उनको सिर्फ़ बहत्तर नश्तरों का शायर कह दिया।

लेकिन ये भी एक हक़ीक़त है कि मीर का दौर और था और सुहैल काकोरी का अदबी मन्ज़रनामा और। उनकी कमियत को कैफ़ियत की क़ुरबान गाह पर चढ़ाना ग़ैर दानिश मन्दाना अमल होगा। आज जब उर्दू के लिखने वाले तो कुजा, पढ़ने वाले तशवीशनाक हद तक कम होते जा रहे हैं, सुहैल काकोरी का दम बहुत ग़नीमत है, ऐसी ना–गुफ्ता बेह सूरते हाल में जब तलबा तो ख़ैर किस शुमार में हैं, असातिज़ा तक सिर्फ़ सेमीनारों में तहक़ीक़ी मक़ाले लिखने बल्कि लिखवाने तक महदूद रह गए हैं, सुहैल काकोरी का लिखना और मुसलसल लिखते रहना किसी नेअमत से कम नहीं। वह भी ऐसे वक़्त में जब कि उन्हें अपनी तहरीरों की बदौलत न प्रोफ़ेसर बनना है और न कहीं कोई मनफ़अत बख़्श ओहदा मतलूब है, उनकी काविश को इल्म–ओ–अदब के लिए उनके मुख़लिसाना अमल पर ही महमूल किया जा सकता है।

आईए! अब ज़ेरे नज़र तसनीफ़ के आईने में उनकी ख़ुसूसिआते कलाम पर भी एक ताएराना नज़र डालते चलें, उनका एक शेअर है:

याद क्यों आए कोई मन्ज़िले मक़सूद मुझे
जब नज़र मुझको तेरे नक़्शे क़दम आते हैं

बाज़ आफ़रीनी–ए–फ़ैज़ पर मेरी राय

एक मरतबा मोमिन ख़ाँ मोमिन को एक मुशायरे में मदऊ किया गया। मोमिन ने दाई से पूछा कि मुनअक़िद शुदनी मुशायरे के लिए क्या मिसरा तरह तजवीज़ किया गया है, जवाब मिला कि हुज़ूर मुशायरा ग़ैर तरही है। मोमिन ने शायराना तमतराक़ से कहा। भई लुत्फ़–ए–सुख़न गोई तो मिसरा तरह पर गिरह लगाने में है। वरना क़ादिरूल कलामी का इम्तिहान कहाँ। अब जब हम मोमिन के फ़रमूदा की रौशनी में सुहैल काकोरवी की ज़ेरे नज़र शेअरी तसनीफ़ पर नज़र डालते हैं तो बे–इख़्तियार दाद देने को जी चाहता है। क्योंकि न तो सिरक़े का अंदेशा है और न तवारूद का ख़दशा। जनाब सुहैल उस्ताज़ुल असातेज़ा शेख़ इमाम बख़्श के दर्ज ज़ैल शेअर की सच्ची तफ़सीर हैं:

जाँ लड़ा देता है हो कैसी ज़मीने संगलाख
ख़ामा तीशा है तो नासिख़ कोहकन से कम नहीं

और बात सिर्फ़ चंद ग़ज़लों की ज़मीनों में तबा आज़माई तक महदूद नहीं। ब–तमाम व कमाल पूरा मजमूआ तरह पर तसनीफ़ किया गया और वह भी सिर्फ़ शायर वाहिद की ज़मीनों पर तबा–आज़माई पर किसी काफ़िर ही को शक हो सकता है (काफ़िर) और मेरा मुआमला तो ग़ालिब के लफ़्ज़ों में ये है:

आख़िर गुनाहगार हूँ काफ़िर नहीं हूँ मैं

सुहैल काकोरवी कसीरूत तस्नीफ़ हैं। एक दर्जन से ज़ाएद तसानीफ़ उनकी जूलानी–ए–क़लम का बय्यन सुबूत हैं। अक्सर नाक़ेदीन का ख़याल है कि बिसयार नवीसी अदीब के मर्तबे के क़द–ओ–क़ामत के तअय्युन में नुक़्सानदेह साबित होती है। क्योंकि कमियत की भीड़ में कैफ़ीयत की शिनाख़्त गुम हो जाने का अंदेशा दामनगीर रहता है। यही सबब है कि ग़ालिब और इक़बाल ने अपने कलाम का इन्तिख़ाब इतनी सख़्ती के साथ किया कि मतबूआ कलाम से कहीं ज़्यादा हिस्सा ज़ाया कर दिया। यानी इनका मौजूदा शेअरी सरमाया उनके मुस्तरद शुदा कलाम से बहुत कम है। लिहाज़ा आज ग़ालिब व इक़बाल के बेशतर अशआर अपने ख़ालिक़ के मुनफ़रिद उस्लूब के हामिल हैं और ब–यक नज़र पहचान लिए जाते हैं। हम

प्रो0 शारिब रूदौलवी

के नाम

जो तरक़्क़ी पसन्द तहरीक में फ़ैज़ अहमद फ़ैज़ के साथी रहे।

जिनकी शफकतों और मोहब्बतों की तफ्सील तवील है।

मेरे लिए उनका वजूद शजरे सायादार है।

I humbly dedicate the book to
Revered **Professor Sharib Rudaulvi**
Pride of Urdu language and literature
living companion of Faiz Ahmad Faiz
and associate of him in progressive writers
association movement.
I relish his love.

Suhail Kakorvi

MOHIUDDIN HASAN alias SUHAIL KAKORVI

PERSONAL INFORMATION		
Father's Name	:	Late Moinuddin Hasan
Academic Qualification	:	M.A. [English]:
Date of Birth	:	July 7th,, 1950
Languages known	:	Hindi, Urdu, English & Persian

CONTACT INFORMATION		
Postal Address	:	26, Qandhari Lane, Lalbagh, Lucknow 226001
Mobile No.	:	+91 7897185376
Email	:	suhailkakorvi@gmail.com

PUBLISHED BOOKS		
"LAU"	:	Collection Hindi short stories.
"GULGASHT"	:	Collection of poems in Urdu
"NIGAAH"	:	Collection of ghazals in Devnagri.
"NAGHMA-E-TAARE RAGE JAAN"		Collection of Persian poems.
"AAO DEKHO YAHAN MUSTAFA HAIN"		Collection of Naats.
"AAMNAMA"	:	It is a longer poem containing 700 couplets on mango. There are five ghazals in Urdu edition and 6 in Hindi edition, articles on the work and about author. Names of persons of different walks of life have been used in couplets, with the names of varieties of mango, its nutritive value, its consumption in market and names of some famous soft drinks have also been included therein. ***It has been featured in "Limca Book of Record 2015".***
"EFFULGENCE"	:	Collection of English Poems.
"BLUE MOON"		Blue Moon (Neela Chand) is the latest artistic creation of the author. When in Urdu poetry, we find rare use of idioms and proverbs; he has composed number of ghazals containing number of shers using number of idioms and proverbs in each sher. The book is simultaneously in Hindi, Urdu & English on every page.
"ARZIYATE GHALIB"	:	Hundred Ghazals following the rhyme of selected Ghazals of Ghalib.
"TASHKEEL-E-NAU"	:	Collection of Ghazals following the rhyme of Ghazals of different poets.
"GULNAMA"	:	Collection of about 19 different Ghazals having "Gul" (flower) as the end- rhyme.

AWARDS & HONOURS

- Hindi Urdu Sahitya Award Committee.
- All India Meer Academy.
- Kalashree.
- Saqib Memorial Society.
- Book Fare 2015.
- Hamari Association, Dubai.
- Bhartiye Kalamkaar Society.
- Award from "NAGRIK SURAKSHA KOR LUCKNOW" 2017.

RADIO & TALKS :

- Programs Avadh Panch, Aaina, Saraswati, Hastakshar etc.
- Script of the documentary produced by Lucknow Doordarshan and telecast from DD World on famous Urdu poet Majaz Lakhnawi.
- Mushaira's and poetic symposiums and read papers in the seminars related to the Urdu topics.
- Short Stories, Poems, Humorous talks on Radio.

Pratishthaa Publishing House
सारे सपने पूरे होंगे

House Number 3/470, Sector H, Near Paharpur Chauraha
Jankipuram, Lucknow, UP-226021
Contact-8707551183
www.pratishthaa.com

P-ISBN ::978-93-89221-32-9

Title	:	Baaz Afreeni-e-Faiz
Poet	:	Suhail Kakorvi
Compiled by	:	Dr. Yasir Jamal
Composing	:	Ashar Alig
Layout Design	:	Dr. Mufeed Ahmad (#9335221278)
Copies	:	200
Price	:	350/-

(First Edition, 2019)

Printed In India
by
Pratishthaa Club Ventures LLP

9 789389 221329

फ़ैज़: एक नवसंरचना

सुहैल काकोरवी

Retelling of Faiz

Suhail Kakorvi

بازآفرینیٔ فیض

سہیل کاکوروی

بازآفرینیِ فیض

سہیلؔ کاکوروی

फ़ैज़ः एक नवसंरचना

सुहैल काकोरवी

Retelling of Faiz

Suhail Kakorvi



Pratisthaa Publishing House
www.pratishthaa.com
kindle amazon Google Play Flipkart